Presented by: Rana Jabir Abbas

RUBAIAAT

COLLECTION FOR OUR CHILDREN

COMPILED BY:
ENGR. NAZAR ABBAS

15-4-2000

jabir.abbas@yahoo.com

طالب دعاء برائے مرحومین
سید جبار حسین و سیدہ کنیز حسینا
سید واجد حسین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حمد باری تعالیٰ

وہ اگر چاہے تو قطرے کو سمندر کر دے　　چشمہ چشم کے ہر اشک کو گوہر کر دے
وہ گداؤں کو نوازے تو شہنشاہ بنیں　　اور چاہے تو یتیموں کو پیمبرؐ کر دے

اے خدا تجھ کو ہی زیبا ہے بڑائی تیری　　بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
جاگنے والے کو محروم دو عالم رکھا　　سونے والے سے کہا ساری خدائی تیری

حاجت روائی کر میری اے رب دوسرا　　صدقہ نبیؐ کی روح کا، کر رنج سے رہا
معبود تیرا بندہ ہے آفت میں مبتلا　　تیرے سوا کس سے کہوں دل کا مدعا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

★★★★★

یا رازق العباد و یا خالق النجوم　　یا دافع البلاء و یا کاشف الغموم
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی العموم　　گردش میں آجکل ہے میرا بکت نحس و سوم
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

★★★★★

جز پنجتن کسی سے تولا نہ چاہیئے　　غیر از خدا کسی کا بھروسہ نہ چاہیئے
اک در پہ بیٹھ کر ہے توکل کریم پر　　اللہ کے فقیر کو پھیرا نہ چاہیئے
راحت خدا نے دی تو کیا تو نے شکر کب　　ایذا بھی چار دن ہو تو شکوہ نہ چاہیئے
کہتے تھے فاطمہؑ سے علیؑ گھر میں جو ہو دو
خالی کبھی فقیر کو پھیرا نہ چاہیئے　　کپڑے سفید پہنے جو قاسم تو بولی ماں　　اتنی بھی سادگی نئے دولھا نہ چاہیئے (انیس)

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

کچھ نہیں اس کے سوا مفہوم رحمان و رحیم　　پھول ہیں لاکھوں مگر دامن معطر کچھ کا ہے
یوں اگر سمجھے نہ کوئی اس کو یہ سمجھایئے　　آب زمزم سب کی خاطر آب کوثر کچھ کا ہے

یا الٰہی تیرا جواب نہیں　　تیری رحمت کا کچھ حساب نہیں
ہے درود و سلام ان پہ سدا　　مثل جس کا کوئی جواب نہیں
راستہ دین حق کا دکھلانے　　مثل قرآں کوئی کتاب نہیں
مہر سے تو نے ہم کو خلق کیا　　نعمتوں کا تیری حساب نہیں
سیدہ پر رہے کرم کی نگاہ
غمِ دنیا سے دل میں تاب نہیں

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حمد از میرزا دبیر

پروانے کو دھن شمع کو لو تیری ہے　　عالم میں ہر اک کو تگ و دو تیری ہے
مصباح، نجوم و آفتاب و مہتاب　　جس نور کو دیکھتا ہوں ضوء تیری ہے

---

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعت رسولِ کریمؐ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

●●●●●

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے — جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفےٰ کو دیکھ کر — وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

فرشتہ در پہ بصد احترام آتا ہے — خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے
کلیم ہوں گے تمہیں کیا کلیم سے نسبت — تمہارے گھر پہ خدا کا کلام آتا ہے

تصور آپ کا اے رحمۃ اللعالمینؐ آیا — تو مایوسان رحمت کو بھی بخشش کا یقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قرباں اس کو کر دوں گا — اگر ملک سلیماںؑ بھی میرے زیر نگیں آیا

*****

یہ مانا حسن یوسفؑ زمانے سے سوا ٹھہرے — محمدؐ کے مقابل میں کوئی کیسے بھلا ٹھہرے
تقابل حضرت یوسفؑ کا کیسا ختمی مرسلؐ سے — وہ محبوب زلیخا تھے یہ محبوب خدا ٹھہرے

*****

میرے سرکار نے خالق سے جو پایا پایا — عرش والوں کو بھی ایسا کوئی پایا نہ ملا
لطف ایسا تھا کہ دنیا رہی زیرِ سایہ — وہ لطافت تھی کہ ڈھونڈے سے بھی سایہ نہ ملا

●●●●●

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو — ہم جس میں بس رہے ہیں وہ تمنا تمہی تو ہو
جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر — اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں مثال وہ تمنا تمہی تو ہو

*****

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴ معصومؑ

طالب زر کو زر و لعل و گوہر دیتے ہیں — جیب و دامن گل امید سے بھر دیتے ہیں
آل اطہر کا تو اے نوری یہی ہے دستور — ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

محمدؐ کے گلشن کی زہراؑ کلی ہے — جو آغوش عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بہار نبوت — شمیم گل باغ جنت علیؑ ہے

★★★★★

باغ جنت پہ خدائے ازلی لکھا ہے — ڈالی ڈالی پہ علیؑ اور ولیؑ لکھا ہے
سبز پتوں پہ حسنؑ اور کلی پر زہراؑ — سرخ پھولوں پہ حسینؑ ابن علیؑ لکھا ہے

●●●●●

پوچھو رسول پاکؐ سے توقیر میکدہ — کی حضرت خلیلؑ نے تعمیر میکدہ
دست خدا سے پھر ہوئی تطہیر میکدہ — ساقی علیؑ ہیں شاہ رسلؐ میر میکدہ

چودہ طبق میں بس یہی میخانہ ایک ہے
چودہ پلانے والے ہیں پیمانہ ایک ہے

طلب نمازوں میں دن رات جس کی کرتے ہو — وہ سیدھی راہ در پنجتن سے ملتی ہے
کبھی رسولؐ سے ملتی ہے فاطمہؑ سے کبھی — کبھی کسی کو در بوالحسنؑ سے ملتی ہے
حسنؑ حسینؑ سے اور بعد کے زمانے میں — ولیء عصر امام زمنؑ سے ملتی ہے
خدا بھی جب نہیں دیتا حسینؑ دیتے ہیں — یہ بات بزم رسولؐ زمن سے ملتی ہے

مجاھدین قیام و قعود کو جعفر
متاع ہوش حسینؑ و حسن سے ملتی ہے

★★★★★

ایک بار درود جو نبیؐ پر بھیجے — حسنینؑ و بتولؑ و علیؑ پر بھیجے
ادنیٰ ہو بشر یہ پاوے رتبہ اعلیٰ — دس بار درود حق اسی پر بھیجے

●●●●●

بعد احمدؐ ہیں علیؑ و فاطمہؑ، پھر ہیں حسنؑ و حسینؑ — اور ان کے بعد سیدہ سجاد کا نام آتا ہے
باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ ہوں رضاؑ ہوں کہ تقیؑ — ایک کے بعد یوں ہی ایک امام آتا ہے
سلسلہ نور نقیؑ سے حسن عسکریؑ تک پہنچا — اور پھر حجت قائمؑ کا مقام آتا ہے

صاحب الامرؑ سے دنیا کبھی خالی نہ رہی
ان کے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ　　ہم ان کے در کے گدا ہیں جن کو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
محمدؐ مصطفٰےؐ کی سیرت ، علیؑ کا انداز عارفانہ　　بتولؑ کا صدق خلق و عصمت حسنؑ کا ایثار مخلصانہ
جہاد شبیرؑ ، عزم زینبؑ ، وفائے عباسؑ ، صبرِ عابدؑ　　علوم باقرؑ ، شعور جعفرؑ ، عروج ہے کاظمانہؑ
رضاؑ کی صولت ، تقیؑ کی حکمت ، نقیؑ کا عرفاں ، حسنؑ کی عزت
یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

★★★★★★★★★★★★★★

اگر اے مرد مومن فکر ہے کچھ روز محشر کی　　تو چاہت کر پیمبرؐ کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی
دل ظلمت زدہ کو نور سے پر نور کرتی ہے　　عقیدت ۵ کی ، ۱۲ کی ، ۱۴ کی ، ۷۲ کی

●●●●●

یہ رباعیاں مدینے میں جمع کی ـــــ جنوری ۲۰۰۰

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں　　حسنؑ کو نورشہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ　　کمال صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچ تن　　محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ

●●●●●

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدۂ تر میں　　تو قدرت کے کرشمے دیکھ اہل بیت کے گھر میں
زمانے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں　　خدا نے پانچ میں ۱۲ میں ۱۴ میں ۷۲ میں

★★★★★

ملکوں کی فتوحات سے ہوتا کیا تھا　　پارینہ ملوکیت کا جذبہ کیا تھا
ہوتا نہ اگر تذکرۂ آل نبیؐ　　اسلام کی تاریخ میں رکھا کیا تھا

★★★★★ شعر ★★★★★

یہ شان ولا اے دل ناکام نہیں　　اب تک بھی اخوت کی روش عام نہیں
عترت سے محبت کا ہے دعوی لیکن　　آپس میں محبت کا کہیں نام نہیں

ــــ نجم آفندی ــــ

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قصیدہ مقبل

کچھ محبت کے بھی آداب ہوا کرتے ہیں — بارہا اس لئے بھی ذکر وفا کرتے ہیں
کروٹیں لیتا ہے سیلاب محبت دل میں — صرف اگر نام محمدؐ کا لیا کرتے ہیں
خوان نعمت جو سجا آل محمدؐ کے لئے — ٹکڑوں پر اس کے سبھی آج پلا کرتے ہیں
ایک ہم ہی نہیں ہر ایک یہی کہتا ہے — جب پکارا تو مدد عقدہ کشا کرتے ہیں
گو زباں کٹ گئی آقا کے فضائل نہ رکے — ذکر پاک آج بھی میثم کا سنا کرتے ہیں
سجدہ شبیرؑ کا یا ضرب علیؑ ہے اسلام — جو کچھ وار ہیں اکثر یہ کہا کرتے ہیں
کرتے رہتے ہیں یہاں سجدے جو بے حب علیؑ — وہ کچھ اور نہیں سر کو دھنا کرتے ہیں
صرف اور صرف یہ آقا کا شرف ہے ورنہ — کس کی ہر وقت ملک مدح و ثنا کرتے ہیں
کاش کوثر پہ ابھی ساقی کوثر سے ملیں — پانچ وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہیں
آگیا جب بھی تصور میں در پاک بتولؑ — ہم ستاروں کی طرح سجدہ کیا کرتے ہیں
دیر تک پھرتی ہے نظروں میں حسنؑ کی تصویر — لوگ جب تذکرہ جود و سخا کرتے ہیں
باندھ کر سر سے کفن نصرت حق کی خاطر — یا حسینؑ ابن علیؑ کہہ کے اٹھا کرتے ہیں
یہ سمجھنے کے لئے روح عبادت کیا ہے — محفل سید سجادؑ کیا کرتے ہیں
ہر طرف چرچا بس اب علم حقیقی کا رہے — واسطہ حضرت باقرؑ کا دیا کرتے ہیں
صادق پاک کے نام کا ہے یہ بھی اعجاز — ایک کی مدح میں چودہ کی ثناء کرتے ہیں
مظہر علم خدا خلق محمدؐ کی ادا — غیر بھی بزم سے کچھ لے کے اٹھا کرتے ہیں
ہر مصیبت میں جنہیں یاد خدا رہتی ہے — بس وہی موسی کاظمؑ کی ثنا کرتے ہیں
یاد آئی شب ہجرت کی رضا رب کی — جب کبھی مدح رضاؑ اہل ولا کرتے ہیں
حامل آیہ تطہیر صدا یاد رہیں — اس لئے ذکر تقیؑ صبح و مسا کرتے ہیں
حسن تقریر کی ملتی ہی نہ تھی جن کی مثال — نام لیتے ہی نقیؑ کا یہ کہا کرتے ہیں
کیا ہے اسلام اور اسلام کی شان و شوکت — عسکری میں وہ سب اوصاف ملا کرتے ہیں
حجت آل محمدؐ سے کوئی کہہ دینا — کچھ حدود غم فرقت بھی ہوا کرتے ہیں
خاک ہو جائیں گے ہم ان کو خبر ہونے تک — دیدہ نم سے عریضہ یہ لکھا کرتے ہیں

مدحت آل محمدؐ کی بدولت مقبل
گھیر لیتی ہے عطا جب بھی دعا کرتے ہیں

______طالب دعا______۱۳ جنوری ۲۰۰۰______سنغر یاض______

6

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؑ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی گلی سے ہے

★★★★★

علیؑ کو فاتح بدر و حنین کہتے ہیں   حسنؑ کو نور شہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ   کمال صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

جب انساں کو جکڑ لیتی ہیں ناکامی کی زنجیریں   نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھڑی آئے تو گھبرانا نہیں خاکی   علیؑ کا نام لینے سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

●●●●●

دل سے پکاریئے تو ابھی ہو علاج دل   ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

●●●●●

حب حیدرؑ میں باغ خلد ملا   اور ہوا دل بھی باغ باغ الگ
بغض حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغ الگ

★★★★★

جو مدحت حیدر کو بیکار سمجھتے ہیں   ہم ایسے دماغوں کو بیکار سمجھتے ہیں

قائم ۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء

مصطفے لرننگ سٹی ہیں اور حیدرؑ گیٹ ہے   اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن   وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

★★★★★★★★

حب حیدرؑ کا مزا اہل ولا سے پوچھئے   مصطفےؑ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے
یوں علیؑ کا مرتبہ کیسے سمجھ سکتے ہیں آپ   آئے کعبے میں دوش مصطفے سے پوچھئے

کل ایماں مرتضیٰ رب جانشین مصطفے   شیر حق ناد علیاً کہہ کے کھانا پڑا   پھر بھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور   لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا لانا پڑا

اب کیا بتائیں وسعت دست کرم کو ہم   انگشتری نے جب کے سلیماں بنا دیا   جو بھی مہم ہے رہتی ہے وہ کیوں علیؑ کے ہاتھ   بس اس جلن نے بہتوں کو شیطاں بنا دیا

★★★★★

صبر و قوت کے لئے ایمان و عرفاں کے لئے   لوگ کس کس کی نہ جانے زندگی پڑھتے رہے   لیکن اکثر ہر قدم پر اور ہر ہر موڑ پر   ہم نے یہ دیکھا نبیؐ ناد علیؑ پڑھتے رہے

امیر المومنیں اپنے کو کہلانا تو آساں ہے   پسینے چھوٹتے سن کے لیکن قول ربانی   بحکم حق امیر المومنیں اس دن سے ہیں آقا   نہ تھا جب تک وجود حضرت آدمؑ بھی جسمانی
صراط حق علیؑ ہیں بس سمجھ لے ہر کس و ناکس
کیا تھا کچھ جو چیں و پس تو غچہ کھا گئے ثانی

★★★★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بھید کوئی کیا سمجھے گا یہ راز کوئی کیا پائے گا
در بند رہے گا کعبے کا اور آنے والا آئے گا
یہ بنت اسد ہیں بنت اسد کیا روک سکیں گی دیواریں
معصوم نگاہیں پڑتے ہی دیوار میں در بن جائے گا

دونوں کی نگاہوں میں الفت کے گلے ہوں گے — ہونٹوں پہ تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو — جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

★★★★★

وہ کب ہیں گردشِ دوراں سے ہارنے والے — قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم — نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

●●●●●

ہزار بار جئیں اور ہزار بار مریں — علیؑ علیؑ ہی کیے جائیں گے خدا کی قسم
یہ موت کیا ہے ہماری نظر میں ہے ایک کھیل — غلامِ شاہِ شہیداں کربلا کی قسم

○○○○○

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
سنی زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے — نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامنِ علیؑ میں نے
ہر اک سوال کا لب پہ میرے جواب رہا
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

★★★★★

جنگل پہاڑ کہتے ہیں نادِ علیؑ علیؑ — مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ
حیدرؑ کا نام سن کے میں آیا ہوں دور سے — کشتی کو میری بھر دو محمدؐ کے نور سے

★★★★★●●●●●★★★★★

کیوں ضرورت پر مدد مانگوں کسی ہم جنس سے — کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو
ہم کو حیدرؑ نے پیمبرؐ نے بتایا ہے یہ راز
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

★★★ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ سنعر ★★★

ع سے عین عبادت کا سرانجام ہوا — ل وہ لام کہ جس لام سے اسلام ہوا — ی سے یاد رہوئے ہر شخص کی مشکل میں — صدقے اس نام کے کیا خوب علیؑ نام ہوا

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیزار علیؑ کو مال و زر سے پایا　　طاعت ءالہی میں شام و سحر پایا
اللہ نے تیغ دی نبیؑ نے دختر　　رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

★★★★★

ایمان پایا تو علی کے گھر سے پایا　　رتبہ پایا تو کس بشر سے پایا
طوبی کوثر بہشت آرام ءخلد　　جو کچھ پایا علی کے در سے پایا

★★★★★

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد　　انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد
ہم نے کہا تو موردالزام ہو گئے　　خیبر میں خود نبی نے کہا یا علیؑ مدد
دست یزید عصر میں ہے پھر نظام ءدہر　　ہر ہر قدم ہے کرب و بلا یا علیؑ مدد
چھینی ہوئے غرب نے فیشن کے نام پر　　سیدانیوں کے سر کی ردا یا علیؑ مدد
کہرام ہے خیام صداقت میں آج بھی　　آتی ہے العطش کی صدا یا علیؑ مدد

مشکل نہیں ہے ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
دل سے کوئی کہے تو ذرا یا علیؑ مدد

●●●●●عاشور کاظمی●●●●● ۱۹ فروری ۲۰۰۰●●●●●

جہان والے جسے آفتاب کہتے ہیں　　ہم اس کو عکس رخ بوتراب کہتے ہیں
نہیں جو دوست علی کا خدا کا دشمن ہے　　جناب ءمن یہ رسالت ماب کہتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے　　کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے
سلام کس کو کیا عرش پہ نبیؑ تم نے　　یہ کس کے لہجے میں کس کا جواب آتا ہے

★★★★

علیؑ

آپ ہیں مولود کعبہ آپ باب ءشہر علم ہیں　　آپ ہیں اللہ کی تلوار یا مشکل کشا
یا علی کہہ کر گزر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم　　چپ رہے تو لٹ گئے اس بار یا مشکل کشا

★★★★

شریک کار مصطفے علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ　　امین دین مصطفے علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
بلندیوں کا سلسلہ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ　　فضیلتوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
وہ غازی و سعید بھی مجاہد و شہید بھی　　خدائے دین ءکبریا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

★★★★★

دیکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا　　نور مہر و ماہ کے چہرے کا کم ہو جائے گا
وہ فسردہ خاطری ہو یا تکان ءزندگی　　یا علیؑ کہتے ہی انساں تازہ دم ہو جائے گا

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس زمانے میں بنے گا حیدرِ کرارؑ کون　　شہ پر جبریلؑ تک لے جائے گا تلوار کون
یادگارِ فاطمہؑ بنت اسدؑ کعبے میں ہے　　جوڑ سکتا ہے بھلا ٹوٹی ہوئی دیوار کون

★★★★★

خندق میں ایک ضربِ علیؑ اس طرح چلی　　دونوں جہاں نثار ہیں اس ایک وار پر
تھم تو گئی تھی آ کے پرِ جبرائیل پر　　تیور بدل گئے تھے مگر ذوالفقار

★★★★★

امکاں کی سرحدوں سے تیرا مرتبہ بلند　　تو بھی بلند اور تیرا سلسلہ بلند
ہر اس جگہ پہ اب بھی تیرا اقتدار ہے　　جس جس جگہ ہے پرچم صدق و صفا بلند

★★★★★

اللہ کا گھر سجا سجایا سمجھو　　اب حاصل کونین کو پایا سمجھو
کل ایماں آگیا جب کعبے میں　　اکملت لکم دینکم آیا سمجھو

★★★★★

معراجِ عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریلؑ کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں نادِ علی پڑھتا ہوں

★★★★★

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے　　طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حبِ علیؑ　　کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

★★★★★——————★★★★★——————★★★★★

نجم آفندی

کیا تجھ کو امیرالمومنینؑ سے نسبت　　پہلے پیدا تو کر کہیں سے نسبت
جو کھائی ہیں عمر بھر وہ ایسا تھا امیر　　تجھ کو بھی ہے کچھ نانِ جویں سے نسبت

——————

رہبر کوئی جز فکر خدا ساز نہ لے　　ہاں قرض کسی کے طرز و انداز نہ لے
آقا ہے تیرا علیؑ سا مافوق بشر　　جبریلؑ بھی دے تو پرِ پرواز نہ لے

——————

تکلیف میں دم کسی کا بھرنا کیسا　　غفلت میں کوئی نفس گزرنا کیسا　　ہر سانس میں ہو ورد زباں نام علیؑ　　یہ وقت پڑے پہ یاد کرنا کیسا

——————

حق کی قوت سے کام لینا ہوگا　　ہم دیتے ہیں جو پیام لینا ہوگا　　گرتا ہوں یوں کوئی نہ سنبھلا اب تک　　دنیا کو علیؑ کا نام لینا ہوگا

——————

دل میں تیرے درد کی لے ہے کہ نہیں　　کردار میں ملتی ہے کوئی شے کہ نہیں
ہے حبِ علیؑ سفینۂ نوحؑ مگر　　تیری بھی سفینہ میں جگہ ہے کہ نہیں

نجم

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

★★★★★

میں تولا سے عبادت کا بھرم رکھتا ہوں　　درد دل سوز جگر دیدہ نم رکھتا ہوں
دل کی قوت کے لئے ذکر خدا سے پہلے　　یا علیؑ کہہ کے مصلے پہ قدم رکھتا ہوں

★★ نجم ★★

کیا نام خدا بہ شد و مد کہتے ہیں　　کہتے ہیں تو بے حسب و حد کہتے ہیں
بھولے سے کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد　　دن رات جو یا علی مدد کہتے ہیں

★★ نجم ★★

دعویٰ تو بہت ہے طینت فاضل کا　　دریا ہے بڑا پتہ نہیں ساحل کا
تو فاتح خیبر ہی علیؑ کو سمجھا　　وہ فاتح اعظم ہے دماغ و دل کا

★★★ نجم ★★★

کس برتے پہ تو حیدری کہلاتا ہے　　اپنی ہستی میں کیا جھلک پاتا ہے
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے بس میں　　مغرب سے وہ آفتاب پلٹاتا ہے

★★ نجم ★★

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیر خدا کی شان میں نذرانہ عقیدت از افسر عباس

زباں پہ حسنِ حقیقت کا اعتراف نہیں — حجابِ دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامۂ احرام دل میں بغضِ علیؑ — تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

*****

رک گیا رودادِ اوصافِ علی کہتے ہوئے — کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر — موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

●●●●●

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے — فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حبِ علیؑ — کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

*****

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا — اور جوشِ عقیدت کا اسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآں — معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

●●●●●

متاعِ شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا — وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو — قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

*****

علیؑ مرتضےٰ کا جس کو دیوانہ سمجھتا ہوں — اسی کو عاقل و ہشیار و فرزانہ سمجھتا ہوں
مئے حبِ علیؑ کا جس کو مستانہ سمجھتا ہوں — اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ سمجھتا ہوں
جو خاکی ہو میں اس کو نائبِ نوری نہیں کہتا — فسانے کو حقیقت سے جداگانہ سمجھتا ہوں
مصیبت میں جو کام آئے اسے کہتا ہوں میں اپنا — جو تنہا چھوڑ جائے اس کو بیگانہ سمجھتا ہوں
جو پیغمبر کے بدلے سو گیا تیغوں کی چھاؤں میں — اسے شمعِ رسالتؐ کا میں پروانہ سمجھتا ہوں
علیؑ مرتضےٰ کے ذکر سے زینت نہ ہو جس کی — میں ایسی ہر بھری محفل کو ویرانہ سمجھتا ہوں
وصیِ مصطفےٰ کے حسنِ عالم تاب کا افسر
جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ سمجھتا ہوں

****

نہ گداگری نہ تونگری نہ سکندری نہ قلندری — ہے عزیز مجھ کو جہاں میں فقط اک فریضۂ قنبری
میں خلوصِ قلب و نگاہ سے ہوں فدائے عظمتِ مرتضےٰ — میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

****

تجھے اے علیؑ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا — یہ قیامِ آخرِ شب یہ سجودِ صبح گاہی
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز — کہ نیابتِ محمدؐ ہے عطیۂ الٰہی

●●●●●●●●

خورشید سے ذرہ تک مہتاب سے تا ماہی — حیدرؑ کی وزارت ہے احمد کی شہنشاہی
ہے جس کے مقدر میں کج بینی و گمراہی — لاحق ہے اسی دل کو بغضِ اسد اللہی
مخلوق نہیں جچتی خالق کا نمائندہ — مانگے سے نہیں ملتے اوصافِ ید اللہی
خاصانِ الٰہی کی منزل ہے بہت اعلیٰ — رہ جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

★★★★★

میرے حدود معرفت میرے وسائل شرف　　　کرب و بلاد سامرہ مشہد و یثرب و نجف
نوح سے ہے بلند تر مرتبہ　　ابوالحسن　　ان کے پسر ہیں با شرف ان کا پسر تھا ناخلاف

●●●●●

لب واعظ پہ ہے العظمۃ للہ کا نعرہ　　　مگر دل میں بتان شیطنت کا رقص جاری ہے
تجھے اے دشمن حق ہادی امت سے کیا نسبت　　　وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے
کرم فرما ہمارا ہے قسیم نار والجنۃ
اسی باعث تو ہم کہتے ہیں کہ جنت ہماری ہے

★★★★★

جو مشکلات رسالت کا کار ساز نہیں　　　وہ فرد شاں نیابت سے سرفراز نہیں
کلام پاک میں جس کا کوئی جواز نہیں　　　قسم خدا کی وہ قول شہ حجاز نہیں
خلیفہ ساز خلیفہ سے گر نہیں بہتر
تو پھر خدا کی قسم وہ خلیفہ ساز نہیں

●●●●●

مولا میں انہی کو تو سمجھتا ہوں جہاں میں　　　جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار غلامی
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی　　　پیغمبر اسلام کی شائستہ کلامی

○○○○○

جو آشنائے مقام ابو تراب نہیں　　　حقیقتوں کی تحمل کی اس کو تاب نہیں
عطا کیا ہے خدا نے علیؑ کو ذوق نظر　　　یہ علم وہ ہے جو ممنون اکتساب نہیں
امام کیوں نہ لٹائے کمال کے گوہر
کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

★★★★★

میں سجدہ ریز باب علم ہوں میری نگاہوں میں　　　نہیں جچتا مقام رازی و سینا و فارابی
در علم خدا سے دور رہنے کا نتیجہ ہے　　　زمانے میں حقیقت آشنا ذہنوں کی کمیابی

●●●●●

دیگر شعراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجماں ہوتی ہے ایک　　　بات اک رہتی ہے مخفی داستاں ہوتی ہے ایک

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ختم میں اس نے کہہ کے بحث اس لئے پلٹی زباں   باپ جس کا ایک ہو اس کی زباں ہوتی ہے ایک

(مقبل)

*****

بچپن میں جو ڈرا نہیں اژدر کو دیکھ کر   وہ کیا ڈرے گا مرحب و انتر کو دیکھ کر
شب بھر دعائیں مانگیں کہ پرچم ملے ہمیں   چہروں کے رنگ اڑ گئے حیدرؑ کو دیکھ کر

OOOOO

کروں توصیف کن الفاظ میں آقائے قنبر کی   نرالی شان دیکھی اللہ اللہ زورِ حیدرؑ کی
بلایا اور اکھاڑا پھر اٹھایا تول کر پھینکا   حقیقت کھول کر رکھ دی علیؑ نے باب خیبر کی

*****

علیؑ کا نام نہ لو گے اگر دعاؤں میں   گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاؤں میں
سنو بغور تو محسوس ہونے لگتی ہے   علیؑ کے نام کی سرگوشیاں ہواؤں میں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے   کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح   آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

اے منکر حیدرؑ تجھے حیدرؑ نہ ملے گا   محشر میں شفاعت کو پیمبرؐ نہ ملے گا
در علم کا حیدرؑ ہے نبیؐ علم کا گھر ہے   جو در سے نہ گزرے گا اسے گھر نہ ملے گا

*****

سورج نے تھرتھرا کے کہا یا علیؑ مدد   تارے نے گھر میں آ کے کہا یا علیؑ مدد
پردے میں کون تھا شب معراج اے حضور   خالق نے گھر بلا کے کہا یا علیؑ مدد
ہجرت میں مصطفےٰ نے کہا یا علیؑ مدد   میں کیا بتاؤں طالب نصرت تھا کون کون
خیبر میں کبریاء نے کہا یا علیؑ مدد

جستجو منزل مقصود پہ لا سکتی ہے   دل میں مولا کی فضیلت بھی سما سکتی ہے
کون کعبے میں نئی راہ بنا کر آیا   مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

●●●●●

کسی دیوار میں اک در ہوا ہے   کہ دیدہ زیب یہ منظر ہوا ہے
کہا جبرائیل نے آکر نبیؐ سے   کہ اک لڑکا خدا کے گھر ہوا ہے

*****

حاصل زندگی یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ   جانشین نبیؐ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
تجھ سا آقا جو مجھ کو ملا زندگی بن گئی   یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
تیرے در پر مجھے لائی ہے میری دیوانگی یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ   ہے وظیفہ میرا صبح و شام یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
تیرے دامن سے وابستہ ہوں لاج رکھ لے میری یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ   میرے لب پہ ہو بس تیرا نام اور نکل جائے دم یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

★★★★★

نکیرین کا دل لبھانا پڑے گا   علیؑ کا قصیدہ سنانا پڑے گا   جو ہونا ہے شامل ہماری خوشی میں   جدارِ حرم مسکرانا پڑے گا
چلو ہو تو کچھ جنتیں ساتھ رکھ لو   فقیروں کو دینا دلانا پڑے گا   عجب شان سے ہو گی معراج حیدرؑ   نہ جانا پڑے گا نہ آنا پڑے گا
بچانا ہوا گر دینِ حق شام ہجرت   علیؑ کو پیمبرؐ بنانا پڑے گا   سوئے خلد کیا سوچ کر آ رہے ہو   یہاں داغِ ماتم دکھانا پڑے گا
مجھے بے سہارا سمجھتی ہے دنیا   سرِ وتن اب علیؑ کو بلانا پڑے گا

_____ سنعر _____ از مدینہ منورہ _____ ۱۱ فروری ۲۰۰۰ م _____

مولا ہے تو امیر ہے تو مرتضےٰ ہے تو   اللہ گواہ ہے کہ شیرِ خدا ہے تو
قرباں ہو میری جاں اے شاہِ لافتیٰ   سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

★★★★★

یہ کون سی جناب ہے   بلا کی آب و تاب ہے   اجل بھی آب آب ہے   حرم کا آفتاب ہے
جوان بے نظیر ہے   یہ قدسیوں کا پیر ہے   امیر کیا امیر ہے   نبیؐ کا یہ وزیر ہے
خدا کا انتخاب ہے   یہی تو بوتراب ہے

_____ سنعر _____ ۱۵ فروری ۲۰۰۰ _____

مولود جو وہاں حکمِ قدر سے پایا   کعبے نے شرف علیؑ کے در سے پایا
ہاتھوں پہ لئے نبیؐ یہ کہتے نکلے   لو ہم نے وصی خدا کے گھر سے پایا

★★★★★

جبرائیل نے دیکھا تھا جو تارا پہلے   اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیرِ دنیا میں علیؑ   اللہ نے اپنے گھر میں اتارا پہلے

●●●●●

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے   پر نامِ علی نہ لو تو کب ملتا ہے
اعدادِ محمدؐ و علیؑ کو گن لو   یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا   پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند   نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

○○○○○

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں   ادنیٰ پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے   بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

پتھر پہ علمِ دین کا گاڑا کس نے   للکار کے مرحب کو پچھاڑا کس نے
اصحابِ پیمبر تو سب ہی تھے موجود   بولو بولو درِ خیبر کو اکھاڑا کس نے

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

★★★★

اصحاب نے پوچھا جو نبیؐ کو دیکھا — معراج میں حضرتؐ نے کس کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا — واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

★★★★★

کعبہ کو ید اللہ نے آباد کیا — بت توڑ کے مصطفےٰ کا دل شاد کیا
اللہ رے جلال و اسمِ اعلائے علیؑ — اصنام کو اس نام نے برباد کیا

★★★★★

دیدار دمِ نزع دکھاتے ہیں علیؑ — ایذا سے محبوں کو بچاتے ہیں علیؑ
منظور ہے شیعوں پہ نہ ہو سختیٔ موت — پہلے ملک الموت سے آتے ہیں علیؑ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیدر ہے — قندیل سرہ عرش و بریں حیدرؑ ہے
رکھے کعبہ میں پاس دو سر داش نبیؐ — لو مہرِ نبوت کا نگیں حیدرؑ ہے؟؟؟

؟؟؟؟؟؟

منتظم کعبہ کا آپہنچا صفائی کے لئے — اے بتو اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے
آئے کعبہ کی زمیں پہ جب سے حیدرؑ کے قدم — جائے سجدہ بن گئی ساری خدائی کے لئے
چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ — آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے
دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہیئے تیغ آزمائی کے لئے

★★★★★

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا — پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا درِ خیبر کو بلند — نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

—— دبیر ——

سب کے در دولت سے تم اکراہ کرو — ہاں گھر میں درِ علوم کے راہ کرو
کعبہ درِ حیدرؑ ہے نہ ششدر ہو دبیر — جاؤ بیٹھو بھی اللہ اللہ کرو

—— دبیر ——

رہ جاتا ہوں انگشت بدنداں ہو کر — حیدرؑ کو کہا ابر سخنداں ہو کر
مانا کہ گہر بخش ہے نیساں بھی مگر — وہ دیتا ہے رو رو کے یہ خنداں ہو کر

—— دبیر ——

جبریلؑ نے دیکھا تھا جو تارا پہلے — اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سیر دنیا میں علیؑ — اللہ نے اپنے گھر اتارا پہلے

—— دبیر ——

کہنے سے اذاں کے دین سب ملتا ہے — پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے
اعداد محمدؐ و علیؑ کو گن لو — یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے

—— دبیر ——

حیدرؑ کو جو خالق کا ولی کہتا ہے — شاباش قدریہ ازلی کہتا ہے
کہتے ہیں نصیری تو علیؑ کو اللہ — بندہ اللہ کو علیؑ کہتا ہے

—— دبیر ——

کعبہ کا نشاں علیؑ کے گھر سے پایا — معدن ایماں کا اس گھر سے پایا
پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے — پھر ہم نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

—— دبیر ——

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب تو ہے قبرِ حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذرانہ امیرالمومنینؑ (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے — وہی تو لذت عمر دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکون قلب و جگر — علیؑ کا نام تو گرتوں کو تھام لیتا ہے

بلغ کا تاج سر پہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخٌ گواہ ہے

★★★★★

سلماںؑ سے پوچھئے نہ ابو زرؑ سے پوچھئے
کعبے میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گیتی میں خود رسولؐ سے بعد ان کے عرش پہ
رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیبر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا — افواج محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار — میدان میں جب حیدرؑ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن آل عبا کا ہاتھ — وہ ہاتھ جو ہے مکر و فریب و ریاء کا ہاتھ
آ میں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن — مشکل پڑے تو تھام لے مشکل کشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کدھر کدھر دیکھا — جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پہ یہ علیؑ عرش پر علی العظیم — علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

تجھ کو ملا رسول کا بستر جو یا علیؑ — تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
ہجرت کی شب تھی طلوع اسلام کی سحر — دین خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے — خدا کے اک نور کے ٹکڑے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے
نبیؐ نہ ایسا ہوا نہ ہوگا نہ ایسا پایا وصیؑ کسی نے — فلک پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے زمیں پہ ذکر علیؑ علیؑ ہے

دامادِ رسول کی شہادت ہے آج — معصوموں پہ فاطمہؑ کے آفت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا — خاتون قیامت پہ قیامت ہے آج

اے مومنو لازم ہے تمہیں شور و شین — ماہ رمضاں میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسنینؑ — جنت میں تڑپتے ہیں رسول الثقلینؐ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہ ہار کے — او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؐ پہ حیدرؑ یہ کب کھلا — انگڑائی جب کہ لی شب ہجرت گزار کے
مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا — پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اتار کے
خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا — مظہر یہی ہیں قوت پروردگار کے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخِ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح — یہ نقش رکھ گئی ہے جو زینبؑ ابھار کے
لیلیٰ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہِ زمن — اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوجِ شام — تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجڑ گیا — لیلیٰ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہِ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے — یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار سے
تاریکیاں یہ شامِ غریباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلکِ عزادار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں — بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرأت وہی قدرت وہی حکمت — پیمبر کے وصی بعد از پیمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوشِ نبی پہ دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے مہرِ رسول بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کونین پہ روشن ہے کمالِ حیدرؑ — ہے کون شجاعت میں مثالِ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دیں کونین — خالق کا جلال ہے جلالِ حیدرؑ

ذکرِ علیؑ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا — اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور — سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے — خلد اس کا مقام ہو جائے — یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو — صبح ہو جائے شام ہو جائے
اے خدا انکے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے — جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہو فدا — میرا ان پر سلام ہو جائے
ذرہ خورشید کی طرح چمکے — ان کا جب فیضِ عام ہو جائے — اے خدا ان کے ذکر کے صدقے — زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا — ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں — یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مدِ مقابل کہاں سے لاؤ گے — زمیں سے لاؤ گے یا آسماں سے لاؤ گے
رسولؑ عالمِ انساں میں سب سے افضل ہیں — خدا خدا ہے اگر لامکاں سے لاؤ گے
سوا دو کے نہیں تیسرا کوئی بہتر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاؤ گے

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقیء ماہوش مہ خم غدیر لا　　مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا　　جسکو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ھم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر　　ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر　　پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ھم پر نہیں اثر　　دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم　　روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے　　حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے　　پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

●●●●●

زندگی بھر کی کمائی چھین لی　　سب تمہاری خود نمائی چھین لی　　قابل صد حیف ہے اے بتو　　ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

مصطفےٰ لرننگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں　　اس سے وابستہ پیام کبریا کا فیٹ ہے
لب پہ ہو نام علیؑ اور دل میں بغض پنجتن
وہ اوریجنل ہو نہیں سکتا ڈوپلیکیٹ ہے

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار　　لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الاذوالفقار
اسلحے کے ساتھ ایک لائسنس چاہیئے　　کیا ملا کسکو ملا یہ سب ہو اس سے آشکار
آئی قدرت کی صدا لائسنس پڑھو جبرائیل
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

★★★★★

کشتیء دین کی پتوار سنبھالی جائے　　بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیؑ کی ماں کو　　یہ نہیں مادرِ عیسیٰ کہ نکالی جائے

●●●●●

بھر بھر کے جام الفت حیدرؑ پیا کرو　　مشکل پڑے تو نام علیؑ کا لیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں اونچا ملے مقام　　زہراؑ کے دشمنوں پہ تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں　　جبریل کے ساتھ عرش پہ چڑھتا ہوں
پاتا ہوں نبیؐ کی ہم زبانی کا شرف　　جس وقت کہ میں ناد علیؑ پڑھتا ہوں

★★★★★

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے　　طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے　　اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا　　مولا مولا کا فرق مولا جانے

●●●●●●●●●●●●●●●

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ　　پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ہماری تو ٹل جاتی ہیں ساری مصیبتیں　　جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چمکتا ہے کہاں افلاک پر مہر مبیں ایسا کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

****

ہے افسر دیں تاج سکندر حیدرؑ اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ
ہے تجھ سے دعا میری اے رب غفور جاری ہو میری زباں پہ حیدرؑ حیدرؑ

رک گیا کیوں روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

*****

زباں پہ اصل حقیقت کا اعتراف نہیں ذرا بھی دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علیؑ تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

●●●●●

علی سے اگر لو لگائی نہیں تیرے حق میں ناصح بھلائی نہیں علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت علیؑ اور نبیؐ میں جدائی نہیں

****

جھوم اٹھے کون و مکاں کس کی یہ انگڑائی ہے کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تلک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح آج کعبے کے بھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہے

●●●●●

وہ کب ہیں گردش دوراں سے ہارنے والے قدم قدم پہ علیؑ کو پکارنے والے
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم نبیؐ کے دین کی قسمت سنوارنے والے

*****

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے رات بھر جاگے کل علم کے لئے آج چھونے سے دم نکلتا ہے

●●●●●●●●●●●●●

یکتا ہے جو مداح مدام اس کا ہوں واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دوں گا نیں قنبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں

*****

کریں گے جب کہ نکیرین آ کے مجھ سے کلام کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کہونگا رب ہے میرا ذوالجلال والاکرام محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است و من غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

*****

جو رتبہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا کہتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو — جس سے بھن جائے کلیجہ وہ سزا دو اں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے — مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

*****

کسی کو نگہ پاک باز دیتا ہے — کسی کو نعمت عمر دراز دیتا ہے
بطور خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا — علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

****

زباں سے نام شہ ذوالفقار لیتا ہوں — نبیؑ کا اسم حسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر — میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

در جناں پہ بھی حکم امام چلتا ہے — ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا — وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

*****

نہ باغ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں — نہ مملکت کوئی مانند غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالی سے — بس اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

*****

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں — وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہو نہ سکا — قلندران علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

●●●●●

فضائے گلشن جنت کی سیر چاہتا ہے — اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کر لے کچھ اپنی شر پسندی کا — بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

*****

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد — انسانیت کے رہنما یا علیؑ مدد — ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے — خیبر میں خود نبیؑ نے کہا یا علیؑ مدد

*****

دل کو جان چمن پہ وار کے دیکھ — پھر سے آئیں گے دن بہار کے دیکھ — دور ہوویں گی مشکلیں ساری — پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

*****

حالت عجب تھی خانہء رب جلیل کی — یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی
حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی — آمد ہوئی خدا و نبیؑ کے وکیل کی
آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی
ایسا خوشی سے پھولا کہ دیوار پھٹ گئی

●●●●●

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے — مظہر شان خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام — یکجا کیے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

*****

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؑ آئے ولی آئے کوئی بن کے وصی آئے — خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سبھی آئے
مگر ہر آنے والا اپنے گھر سے آیا ہے — خدائے لم یزل کے گھر سے آئے تو علیؑ آئے

★★★★★

معراج میں گر حیدر کرارؑ کی ذات نہ ہوتی — طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زباں بنتے نہ گر حیدر کرارؑ — ہو جاتی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

●●●●●

قدرت کا جو کاتب ہے علیؑ شیر خدا ہے — روشن ہے زمانے پہ علیؑ دست خدا ہے
دونوں جہاں میں یہی مختار کار ہے — حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے

★★★★★

خورشید سر شام کہاں جاتا ہے — روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؑ — یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

●●●●●

سرور ہیں شہر علم علیؑ اس کا باب ہے — حیدرؑ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؑ کا تذکرہ — اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

★★★★★

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی — میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے — وہاں پر بھی نظر آئی کلائی میرے مولا کی

●●●●●

قطرے کو علیؑ چاہیں تو دریا کر دیں — ادنے پہ کریں مہر تو اعلیٰ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کہتے ہیں کسے — بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

★★★★★

نور حق شان خدا وجہ خدا عین خدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے — ہاتھ درکار تھا صناعیٔ قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو — ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی — نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا
یا علیؑ تم ہی بتا دو کہ تمہیں کیا سمجھوں

ذات واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی — نور واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے
خالق و مالک کونین کا منشا ہو تم — ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
مظہر کن فیکوں پردۂ راز وحدت — تم کو بندہ میں کہوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل — حضرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو براھیمؑ پہ گلزار کیا — موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
انبیاءؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور — ناخدا کہتا ہے کوئی، کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول — تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدرا پہ قدم رکھے محمدؐ نے مگر — تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؐ پہ قدم
علم کہتا ہے نبوت پہ نہیں تم فائز — عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجے میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خورشید — در پہ واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر — اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمہیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی — تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری — ہوئے واجب کا گماں جس پہ وہ امکان ہو تم
انبیاءؑ سارے ہیں تعمیل مشیت کے لئے — حق ہے شاھد کہ مشیت کا تو ارمان ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو — آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غرور — ناخدائی پہ تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لہجہ قرآں ہے تمہارا لہجہ — حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؐ کہ معراج کی شب — عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمہیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی — سب تمہاری رخ ودنمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو — ایک بندے نے خدائی چھین لی

★★★★★

یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گئے — حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پہ تہرے پردے — پھر بھی پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسینؑ، حسنؑ

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوربی زبان کی رباعیاں

اوکی مدح میں چل تو قلم سر سرائے کے قرآن جو پڑھے مثل نبیؐ پھر پھرائے کے
ہم ھو قصیدہ گہہ کے پڑھی ٹر ٹرائے کے پھاٹیں منافقن کے جگر کر کرائے کے
مریمؑ کی پدبی بھاری مگر ٹھور نہ ملل کعبہ میں گئی بنت اسد دھڑ دھڑائے کے
مرحب کو چاری اور سے گھیرے ہیں اس طرح پنجرہ میں جیسی چڑائی رہے پھڑ پھڑائے کے
موڑے پہ کتنا بار بائے اب پتہ چلے چڑھ بیٹھیں تٹوا پہ گڑگڑائے کے
کلہ میں ہاتھ نائی کے اژدر کو دوبی کی ہن
لتا پران جیسے پھاٹے پر پرائے کے

*****

[redacted]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نور حیدرؑ کو یہاں نور جلی کہنے لگے — جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے
کہہ رہے تھے جو بدعت ان پہ حیرت ہے ہمیں — مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علیؑ کہنے لگے

*****

ساقیء ماہوش مہء خمء غدیر لا — پی کر جسے جواں ہو ہر مرد و پیر لا
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا — جس کو کہیں ولائے جناب امیرؑ لا
ہم کو نہ محتسب نہ شیخ جی کا ڈر — ہم پینے والے ہیں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پگڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر — واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجا لا رہے ہیں ہم
روز ازل سے پیتے چلے آ رہے ہیں ہم

*****

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی — کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیمیا لے لی
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں — عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کربلا لے لی

*****

خرد کے باغ کی چن لی کلی کلی میں نے — بجایا دین کا ڈنکا گلی گلی میں نے
قدم قدم پہ پکارا علیؑ علیؑ میں نے — سنیں زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علیؑ میں نے — ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا

●●●●●

محسن نقوی
ہیبت ناد علیؑ میں یہ قرینہ دیکھا — رقص کرتے ہوئے خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نام علیؑ گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پہ پسینہ دیکھا

****

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی تک پہنچا — اس کو مل گئے محمدؐ جو علیؑ تک پہنچا
بوترابی ہوں زمیں نے میری جھولی بھر دی — جب میرا دست دعا ناد علی تک پہنچا

(محسن ____ نقوی ___ اوپر والی رباعیاں)

کعبے کی حرمتوں میں اجالا علیؑ سے ہے — یعنی خدا کے گھر میں اجالا علیؑ سے ہے
اس کو بھی شرک کہہ دو وسیلے کے منکرو — خیرات مانگتا جو فرشتہ علیؑ سے ہے
آکر در علیؑ پہ ستارہ یہ کہہ گیا
روشن مقدروں کا ستارہ علیؑ سے ہے

*****

سنفر — ۲۲ ستمبر ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شعراء کا نذرانہ

وارث نبیؐ کے علم کی تنہا بتول تھیں　　پردہ نشیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسولؐ تھیں

حلق سرور پہ جو شمشیر چلائی ہوگی　　خلد سے فاطمہؑ زہرہ نکل آئی ہوگی
رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہرہؑ کی صدا　　آج ضائع میری محنت کی کمائی ہوگی

مرکز ہر ایک حسن خفی و جلی کا ہے　　باغ جہاں میں ساری مہک اس کلی کا ہے
خود سیدہ ہے باپ نبیؐ اور پسر امامؑ　　کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے

کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے　　ناکام اس میں فکر بشر کی کمند ہے
کی عمر بھر حضورؐ نے تعظیم فاطمہؑ　　بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا　　اس میں حصہ ہے مساوی زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر　　کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شیر کا

کہتے ہیں جس کو شافع محشر وہ فاطمہؑ　　ہے جو حسنؑ و حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ　　بیٹی کی جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہی امت کے واسطے　　آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے

گھر فاطمہؑ زہرا کا عجب شاں کا گھر ہے　　یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے　　مومن کی منافق کی یہ پہچان کا گھر ہے
کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محن میں
اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں

اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا　　دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا　　ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
سانچے میں مشیت کے یہ افراد ڈھلے ہیں
سب چادر تطہیر کے سائے میں پلے ہیں

یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے　　یہ نور کے اجساد اسی گھر میں ملیں گے
جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے　　اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے
مخلوق کی بس آخری سرحد نظر آیا
جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا

ممکن نہیں امت کا قیاس آل نبیؐ پر　　یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
اس گھر کے تو بچے بھی بدل دیتے ہیں اکثر　　انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
فطرس کو پر و بال اسی گھر سے ملے ہیں

اپنے بچوں کے لئے جمع کیا ــــــ طالب دعاء ــــــ سنعر ــــ ، اگست ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسند نشین بزم طہارت ہے فاطمہؑ　　درِ یتیم و تاجِ شفاعت ہے فاطمہؑ
نفسِ نفیس جسم رسالت ہے فاطمہؑ　　اصل و اصول و نخل امامت ہے فاطمہؑ
شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبیح ہیں
مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
مریم بھی اس سے کم ہیں مسیحا سے پوچھ لو　　آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو　　جاؤ مباہلے میں نصاریٰ سے پوچھ لو
زہراؑ سی عورتیں ہیں نہ حیدرؑ سے مرد ہیں
ختم الرسلؐ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے　　بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام تو ہے
جو تم نہ ہوتیں بتا نہ سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو　　تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

★★★★★

تو ہے ایماں کا شرف تولا اللہ کا راز ہے　　دہر میں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
تیرا ایک خطبہ بقائے دین کا ضامن　　تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو ناز ہے

●●●●●

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے　　تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے　　زہراؑ کتاب درد کی آیت کا نام ہے

★★★★★

قندیل عرش، عظمت انساں ہے فاطمہؑ　　شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے　　عصمت سمجھ میں آتی ہے نام بتول سے

★★★★★

تسکین دیں، قرار پیمبرؐ ہے فاطمہؑ　　کوثر ہے آلؑ، منبع کوثر ہے فاطمہؑ
ان سے عطائے خالق کل کا پتہ چلا　　یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

★★★★★

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو ناز ہے　　سیدہؑ وہ صادقہ ہے صداقت کو ناز ہے
سیدہؑ وہ عابدہ ہے عبادت کو ناز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے　　پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
ماں چادر تطہیر کی ہووے مختار　　دردا سر زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

طالب ★★★★★ دعا سنعر ۲۱ اگست ۱۹۹۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

*****

فاطمہؑ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے　　روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے
فاطمہؑ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے　　دین کی دوہری ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہء تطہیر مدارء عصمت　　مخزن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے
یہ وہ معصومہ کونین ہیں جس کی آغوش
تربیت گاہء امامت ہے خدا جانتا ہے
فقر و فاقے میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا　　افتخارء صمدیت ہے خدا جانتا ہے
کم نہیں چادر زہراؑ ورق قرآں سے　　اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا
ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے　　دست زہراؑ ید قدرت ہے خدا جانتا ہے
روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی
مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

●●●●●●●●●●

مریم سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا　　بابا اسے رسولؑ سا خیر الوری ملا　　بیٹا ہر اک شہید رہ کبریا ملا　　شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے رتبے میں انتخاب ہے　　زہرا ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

یہ ہنس کے کہہ رہے ہیں بام و در اللہ کے　　جہاں میں دو محافظ آگئے پیمبرؑ کے
ہے ایک وارث نبیؑ کا ایک وارث ہے زہراؑ　　مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طاہراؑ پر درود و سلام　　بنت خیر الوری پر درود و سلام　　خلقت آسماں و زمیں فاطمہؑ　　مظہر کبریا پہ درود و سلام
مدح خواں جس کا خالق ہے اے مومنو　　راضیہ مرضیہ پر درود　　جس کو خاتونِ جنت بنایا ہے رب نے　　عابدہ زاہدہ پر درود و سلام
اٹھے تعظیم کرنے خدا کے رسولؑ　　عظمت فاطمہؑ پر درود و سلام　　جس کا شوہر دو عالم کا مشکل کشا　　بی بی خیر النساء پر درود و سلام
میری بی بی کے فرزند حسنؑ و حسینؑ　　شوکت سیدہ پر درود و سلام
معرفت سیدوں کو عطا کیجیے
آپکے معجزوں پر درود و سلام

مدینہ ___ سنغر ___ ۷ جنوری ۲۰۰۰

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا　　رتبہ علیؑ ولی کا گھٹایا نہ جائے گا
دل میں نبیؑ نبیؑ ہے زباں پر علیؑ علیؑ　　اس راستے سے ہم کو ہٹایا نہ جائے گا
لوٹی ہے جس نے دولت سرکار فاطمہؑ
حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ

جلوہ نمائے شمع حقیقت ہیں فاطمہؑ　　آئینہ کمال نبوت ہیں فاطمہؑ
یہ مانتے ہیں ان کو رسالت نہیں ملی　　لیکن شریک کار رسالت ہیں فاطمہؑ

*****

لے کر درِ دولت کا سہارا اترا　　پا کر ید قدرت کا اشارا اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف　　تسبیح بنانے کو ستارا اترا

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب فضہ سلام اللہ علیہا

کون خاتوں یہ خیموں سے صدا دیتی ہے   کانپ اٹھتی ہے زمیں عرش ہلا دیتی ہے
قبر زینبؑ پہ لئے بیٹھی ہے فضہؑ پانی   کوئی راہ گیر گزرتا ہے پلا دیتی ہے
اے خدا تیری خدائی کا بھرم رہ جائے   تیرے ہی نام پہ زینبؑ یہ ردا دیتی ہے
ہائے وہ شام غریباں کی اداسی کوثر
یاد آتی ہے تو آنکھوں کو رلا دیتی ہے

★★★★★

بزم نسواں کے لئے حق کی عطا ہے فضہؑ   بحرِ انوار میں کشتیِ وفا ہے فضہؑ
چہرہِ مریمؑ و سارہؑ کی ضیاء ہے فضہؑ   خانہ فاطمہ زہراؑ کا دیا ہے فضہؑ
فضہؑ کی آغوش میں اسلام کی جاگیر رہے
ان کی آغوش میں شبرؑ رہے شبیرؑ رہے
ماجرا کیا ہے خدا جانے یہ قصہ کیا ہے   سورۃ دہر بتائے گی کہ فضہؑ کیا ہے
فضہؑ کی سیرت سے وہی بوئے وفا آتی ہے   جیسے عباس کے پرچم سے ہوا آتی ہے
اپنی آنکھوں سے محمدؐ کا گھرانہ دیکھا   ہیبت عہد یداللہ کا چھانا دیکھا
باقرؑ و عابدؑ و سبطینؑ کا آنا دیکھا   فضہؑ نے پانچ اماموں کا زمانہ دیکھا
پنجہِ صبر سے ہر ظلم کو موڑا تو نے
انقلاب آئے مگر ساتھ نہ چھوڑا تو نے
حد امکاں سے بھی آگے تیری عظمت کا بیاں   لب پہ چالیس برس آیا تو آیا قرآں
عمر بھر خدمت زہراؑ کا تجھے پاس رہا   حسنینؑ کے بعد آغوش میں عباسؑ رہا
عصر عاشور جو رخصت کے لئے آئے امام   در فضہؑ پہ آ کے کہا اماں سلام
سنتے ہی شہ کی صدا دست دعا پھیلائے
کہا موت آجائے مجھے سبط پیمبرؐ بچ جائے

●●●●●

جتنی بار آئے درِ زہراؑ پہ مرسلؐ اور ملک   صرف فضہ ہی نے ہر دستک پہ پوچھا کون ہے

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ ـــــ سبطِ نبیؐ اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی فضائیں ہونے لگیں صلح کن زمانے
نہ مٹ سکیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مٹانے کی
خدا نے ناز اٹھائے ہیں جس گھرانے کے ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی
علیؑ کی جنگ، ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشمِ عنایت جو ہے نظر ہم پر مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

بحکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؑ کے دل کے ٹکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شبیرؑ نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں ہی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونو
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونو

★★★★★

ذہنوں کے حجابات ہٹا کر دیکھو تاریخ کے ابواب اٹھا کر دیکھو
بنیاد میں کربلا کے ہے صلح حسنؑ سوچو سمجھو نظر جما کے دیکھو

جب روح غم و رنج سے گھبراتی ہے تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
ظلمات میں اک چشمۂ حیواں کی طرح چپکے سے حسنؑ کی یاد آتی ہے

تیروں کی زد میں آگیا زہراؑ کا گل بدن سرمایۂ رسولؐ ہے شہزادۂ امنؑ
پوشاک جس کی خلد سے لائے تھے جبرائیلؑ اب اس کے ہی بدن پہ ہے زخموں کا پیراہن
برسے ہیں تیر اتنے لاشِ حسنؑ پہ یوں رنگین ہے لہو میں معصوم کا کفن
کوئی مصطفےٰ سے اس کو کیسے جدا کرے ممکن نہیں ہے اس کے تمثیلِ پنجتن
اک تو ہی تو حسنؑ کا نوکر نہیں امیر
ہر مردِ باوفا کا سرتدار ہے حسنؑ

★★★ سنغر یاض ـــ ۴ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

حسنؑ کی مدح سرائی جو اختیار کرے وہ اپنی دنیا کو عقبےٰ سے ہمکنار کرے
حسنؑ کی شان کو دنیا گھٹائے گی کیسے رسولؐ دوش پہ اپنے جسے سوار کرے
شجاعت اس کی تواریخ سے مسلم ہے یہ مصلحت یہ صلح گرچہ اختیار کرے
جناں کا سید و سردار شہزادۂ حسنؑ لسانِ صدق نبیؐ جسکو آشکار کرے
کہ جس کی شان میں اتری تھی آیۂ تطہیر یہ چار میں جسے ذاتِ احد شمار کرے
اسے شریک نفوسِ مباہلہ دیکھو کہ فتح ان کے قدم پر خدا نثار کرے
درود ذاتِ گرامی پہ وہ عبادت ہے خدائے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے
جزاءِ مدح حسنؑ حق سے مانگ لے ناصر
خدا بقیع کا زائر تجھے شمار کرے

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے جرم مسلماں نے مارا ہے حسنؑ کو ــــ تیروں سے کر دیا ہے ہائے سرخ کفن کو
زینبؑ کے چومے بازو اور رو دیئے حسنؑ ــــ ان بازوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو
بازاروں سے گزرا جو شبرؑ کا جنازہ ــــ پردے سے چلا تیر لگا شاہِ زمن کو
پہلے زہر سے ٹکڑے کر ڈالا جگر کو ــــ امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو

طالب یہ سقیفے کی ہے دوسری سازش
امت نے مار ڈالا زہراؑ کے حسنؑ کو

---

10 APR 2000 31

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ مظلوم کربلا ـــ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں   غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

کوئی مثالِ شہ مشرقین بن نہ سکا   خدا کے نور کا نورِ دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے   خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم   دشت ثبات و عزم ہے دشت بلا و غم
صبر مسیحؑ و جراءت سقراط کی قسم   اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے   سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے   وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جانی کو
مشکلیں جتنی تھیں کاٹی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شہر میں   اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو   لیکن کسی یزید سے رشتہ نہ جوڑنا

*****

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ   دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید   حقا کہ بنائے لاالہ است حسینؑ

*****

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ   حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کٹا دیا سر کو   اسی وجہ سے تو بنیاد لاالہ ہیں حسینؑ

*****

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے   انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و سخا و حلم کا مجمع حسینؑ ہے   مشکل میں خاص و عام کا مرجع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

●●●●●

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا   نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا   اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ   اسلام کو اسلام بنانے والا

****

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی   در گلشن مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار   واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ — زہراؑ کی دعاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ
ہو نطق میں کس طرح نہ حق کا لہجہ — قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شبیرؑ

●●●●●

سمجھی نہیں شبیر کو اب تک دنیا — سمجھے گی نہیں شبیر کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم — سمجھے گی نہ شبیرؑ کو جب تک دنیا

★★★★★★★★★

کیا مرتبہ شاہ حجازی کا ہے — کیا عز و شرف امام غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے — نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

●●●●●

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیئیں — گھوڑے پیئیں سوار پیئیں اور شتر پیئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیئیں — یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیئیں
کافر اگر پیئیں تو نہ تم منع کیجیو
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو

★★★★★

نہ پوچھیے کہ کوئی شاہ مشرقین بنا — بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیر بتولؑ — ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا

●●●●●●●●●

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی — احساس کو حیات تو دل کو نگاہ دی
جب کائنات میں نہ سہارا کوئی ملا — اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

★★★★★

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں — بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

★★★★★

رونق بزم دوسرا ہیں حسینؑ — محرم راز کبریا ہیں حسینؑ
راکب دوش مصطفیٰ ہیں حسینؑ — حسنؑ فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

★★★★★

دولت کے نشے میں نہ صرف وقت کیا کر — اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں — شبیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

★★★★★★

دارین کا سلطان حسینؑ ابن علیؑ ہے — اور منہ بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ — پر کلمہ کی تو پہچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

★★★★★

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی بزم حجاز — اے جہان آدمیت کے نگار دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلیٰ نماز
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے — تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے مرکز حیات شہرت حسینؑ کی　　　　بخشش کا راستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون ومکاں حسینؑ کا جنت حسینؑ کی　　　　ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سر دے کے اس طرح سے سنوارا حیات کو
اپنی طرف جھکا لیا کل کائنات کو

★★★★★

اللہ رے کیا علاج کیے ہیں حسینؑ نے　　　　دین خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخے یہ مصطفیٰؐ سے لئے ہیں حسینؑ نے　　　　راہب کو سات بیٹے دیے ہیں حسینؑ نے
حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مٹی بھی اس حکیم کی خاک ء شفا ہوئی

حسینؑ منی وانا من ال حسینؑ　　　　حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)
اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

★★★★★

بادشاہ کربلا پہ کربلا کو ناز ہے　　　　حور و ملک، جن و بشر، انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفیٰؐ کو ناز ہے　　　　اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیٰؑ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کیے اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے　　　　ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ　　　　نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

●●●●●●

زندہ اسلام کو کیا تو نے　　حق و باطل دکھا دیا تو نے　　جی کے مرنا تو سب کو آتا　　مر کے جینا سکھا دیا تو نے

●●●●●●

خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکے　　　　جناب فاطمہؑ زہراؑ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بنا ڈالے　　　　خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

★★★★★

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے　　　　نہ تھے مگر دل زہراؑ کا چین بن جاتے
نہ ہوتی شرط جو سجدے میں سر کٹانے کی　　　　یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے

10 APR 2000　　

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسینؑ فیض کے دریا بہادیئے تو نے　　نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے
وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا　　فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تو نے
ہوئیں وفاؤں کو بھی سرفرازیاں حاصل　　عجب طریق سے درس وفادیئے تو نے
رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شبیرؑ　　دلوں میں اپنے لئے گھر بسادیئے تو نے
شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا　　حیات و موت کے پردے اٹھادیئے تو نے
ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تو نے

★★★★★

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسالے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سر در رہ معبود نثارے کردی　در گلشن مصطفےٰ بہارے کردی　از ہیچ پیمبرے نہ آید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ کارے کردی (خواجہ معین)

مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا　　اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر ہوا نہ سوال　　کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

★★★★★

خون دل حسینؑ جو تازہ نکل گیا　　دھوکر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے　　زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کا نہ کر سکا　　اور انسداد کفر کشی کا نہ کر سکا
اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ　　اس کا یزید بال بھی بیکا نہ کر سکا

لہو میں غرق جبین نیاز ہوتی ہے　　وجود رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سر کو سجدے میں بتا گئے ہیں حسینؑ　　کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی　　تو روح بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی
عبادت پسر فاطمہؑ کے صدقے میں　　نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں　　تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں　جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
زبان عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

10 APR 2000　35

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمِ قرآں کو ایک روحِ معنی دی ہے — دینِ خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کا لہو تو نے بہا کر شبیرؑ — حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

●●●●●

اس سے اوپر والی تمام رباعیاں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

*****

ہم تم سے کیا کہیں کہ یہ کیا کیا حسینؑ ہے — آقا میرا حسینؑ ہے مولا حسینؑ ہے
بیعت کے طالبو ابھی تو اور آئیں گے — تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پہلا حسینؑ ہے
لاتے ہیں لوگ اس لئے کرب و بلا کی خاک
اپنے کفن پہ سب کو لکھانا حسینؑ ہے

وعدہ وفا ہوا تہِ شمشیر اے خدا — دے دے سند کہ قول کا سچا حسینؑ ہے
آواز دے کے عزمِ خمینی سے پوچھ لو — دنیائے انقلاب کا نعرہ حسینؑ ہے
دہشت کے مارے نام بھی رکھتے نہیں یزید
جیسے پتہ ہے ان کو کہ زندہ حسینؑ ہے

*****

حسینؑ لپٹے ہیں یوں گردنِ رسالت سے — مچلنا آپ کا ٹکرا گیا عبادت سے
نماز میں بھی جو نانا سے کھیلنا چاہا — تو خود نماز لگی کھیلنے عبادت سے

*****

درِ شبیرؑ پہ جینے کا مزہ ملتا ہے — خضرِ دوراں کی قسم آبِ بقا ملتا ہے — اے شرر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت — یہ وہ در ہے جہاں بندے کو خدا ملتا ہے

●●●●●

چشمِ کرمِ شاہ ایک معجزہ ہوں میں — میرا نذیر کوں شہ کی عطا ہوں میں
کہتا رہا فضاؤں میں فطرس یہ دم بدم — آزاد کردۂ شہِ کرب و بلا ہوں میں

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ — وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
جھکا تھا ایک زمانے سے تختِ ذبحِ عظیم — کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

*****

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نذر امام حسینؑ

حسینؑ کلمہ خالق تمام چھوڑ گئے — خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گئے
نبیؐ کا دین خدا کا کلام چھوڑ گئے — یہ کائنات حقیقت امامؑ چھوڑ گئے
ردا کفن کے لئے ڈھونڈتی ہے مقتل میں — بہن کے واسطے بھائی یہ کام چھوڑ گئے
حسینؑ دیکھ کے پانی کو یاد آتے ہیں — دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گئے
ہر ایک آیت حق میں جھک رہے ہیں حسینؑ — لہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گئے
حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب — لہو سے بھر کے شہادت کا جام چھوڑ گئے
حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راہِ خالق میں — جو بچ گئے تھے وہ جلتے خیام چھوڑ گئے
ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا اصغرؑ کی — اسی لئے تو یہ جھولا امام چھوڑ گئے

برہنہ سر جو ہیں زینبؑ تو مضمحل عابدؑ
حسینؑ ایسی اداسی کی شام چھوڑ گئے

★★★★★

خون دلِ حسینؑ جو تازہ نکل گیا — دھو کر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
میدانِ کربلا میں ہمیشہ کے واسطے — زعم یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا — اور اپنا سر رہِ خالق میں بہ آب و تاب دیا
کسی امام سے بیعت کا پھر اٹھا نہ سوال — کٹا کے سر کو جو شبیرؑ نے جواب دیا

ح سے حق نے جس کو بخشا ہے دوام — وہ حسین ابن علیؑ اعلے مقام
س سے سردار ہے وہ بالیقیں — یعنی جنت میں جوانوں کا امام
ی سے یاسین و مزمل کا ہے عکس — پیار کرتے تھے جسے خیر الانام

ن سے نقاش راہ حق شناس
خون سے روشن ہے جس کے صبح و شام

★★★★★

لہو میں غرق جبینِ نیاز ہوتی ہے — وجودِ رب علا کا جواب ہوتی ہے
کٹا کے سجدے میں سر کو بتا گئے ہیں حسینؑ — کہ دیکھو ایسے خدا کی نماز ہوتی ہے

★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلوص والے اسے دل کا چین کہتے ہیں تو اہل فکر شہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کہتے ہیں

★★★★★

نئی جو روشنی مصروف انعکاس ہوئی تو روحِ بندگی سرتا بہ سپاس ہوئی
عبادت پسرِ فاطمہؑ کے صدقے میں نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

★★★★★

جسم قرآں کو ایک روح معانی دی ہے دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہ رگ کے لہو تو نے بہا کر شبیرؑ حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیسوئے ایماں کو سنوارا کس نے یہ پھیر دیا وقت کا دھارا کس نے
اسلام کی نبض ڈوبتی جاتی تھی یہ اپنا لہو دے کے ابھارا کس نے

★★★★★

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسینؑ وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خدائے حسینؑ
بچھا تھا ایک زمانے سے تحت ذبح عظیم کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسینؑ

★★★★★

اس سانحہ کو قید زمین و مکاں نہیں اک درس دائمی ہے شہادت حسینؑ کی
یہ رنگ وہ نہیں جو مٹائے سے مٹ سکے لکھی گئی ہے خون سے امامت حسین کی

((((((()))))))

انسان تو غم کا عادی ہے، فطرت کے لئے غم ہوتا ہے مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے
ہر شخص کا ہے دستور الگ ہاں ہم یہ سمجھتے ہیں شبیرؑ انسان پہ جو احساں کرتا ہے وہ نازش آدم ہوتا ہے

وشوناتھ ماتھر ★★★★★

اے بارِ خدا نوحہ سناتا پھرتا ہر اک کو دلِ زار دکھاتا پھرتا
امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

★★★★★

علامہ نجم آفندی کی رباعیاں

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہ حق ضبط کیا پھر چیخ کر یا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ ملا دنیا کو شہید کربل پھر نہ ملا
لاکھوں گزرے حسینؑ اے بنتِ نبیؑ جیسا ترا حسینؑ تھا پھر نہ ملا

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیشک وجہء نجات ہو جاتے ہیں　　ہاں نازشِ کائنات ہو جاتے ہیں
رازِ غمِ شبیرؑ سمجھ لے جو کوئی　　آنسو آبِ حیات ہو جاتے ہیں

شبیرؑ نے راہِ حق میں کیا کیا نہ دیا　　ہم نے ہی ثبوت کچھ ولا کا نہ دیا
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا　　جب بھائی کو بھائی نے سہارا نہ دیا

ولولہ حیات میں روحِ رواں حسینؑ ہیں
درد کی کائنات میں جانِ جہاں حسینؑ ہیں
فکر و نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی
عزم و عمل کی صبح پر نور فشاں حسینؑ ہیں

سلمان رضا نے لکھوایا ۷ مارچ ۲۰۰۰

شعورِ دینِ خدا ہے حسینؑ کا صدقہ　　نظامِ ارض و سما ہے حسینؑ کا صدقہ
شکستِ ظلم و جفا ہے حسین کا صدقہ　　گداگروں کو گلی بھیک بھی نہیں ملتی
نہ لیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی
حسینؑ عزم کی برنائیوں میں رہتا ہے　　حسینؑ روح کی گہرائیوں میں رہتا ہے
حسینؑ درد کی پہنائیوں میں رہتا ہے　　نظر اٹھا کے تو دیکھو کہاں نہیں ہے حسینؑ
وہاں نبیؐ بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ
حسین ہی سے جہاں کا وقار باقی ہے　　خلوص زندہ ہے دنیا میں پیار باقی ہے
زمیں پہ خانہء پروردگار باقی ہے
وجود رابطہ جسم و جاں حسینؑ سے ہے　　زمیں حسین سے ہے آسماں حسینؑ سے ہے
چڑھا ہوا تھا بہت کفر و شرک کا دریا　　یزید تختِ نحوست سے دے رہا تھا صدا
لرز رہا تھا حرم کانپتا تھا عرشِ خدا　　نہ تھی کہیں بھی زمانے میں چین کی صورت
زمانہ دیکھ رہا تھا حسینؑ کی صورت
علی کا لال اٹھا آستیں چڑھائے ہوئے　　علم جلالتِ اسلام کا اٹھائے ہوئے
شکستِ ظلم کو دی خون میں نہائے ہوئے
جو یوں نہ سبطِ پیمبرؐ شہید ہو جاتا　　تو آج سارا زمانہ یزید ہو جاتا
لہو میں ڈوب کے اسلام کو بچایا ہے　　ہر ایک رسولؐ کے انجام کو بچایا ہے
خدا کے نام کو اور کام کو بچایا ہے
رخِ نفاق کا غازہ اٹھا کے پھینک دیا　　یزیدیت کا جنازہ اٹھا کے پھینک دیا
لہو میں ڈوب کے شکرِ خدا کیا رن میں　　لٹا دیا چمن اپنا بھرا ہوا رن میں

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو تین روز کا پیاسہ گلا کٹا رن میں　　　تو رو کے بنت علیؑ نے یہ دی صدا رن میں
لہو میں ڈوبا ہو دین کا فدائی ہے　　　دھائی ہے میرے مالک دھائی ہے

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رخصت از مدینہ ـــــ ۲۸ رجب سنہ ۶۰ ہجری

گھر سے جب بہر سفر سیدِ والا نکلے		سر جھکائے ہوئے با دیدہ پر نم نکلے
خویش و فرزند کمر باندھ کے باہم نکلے		رو کے فرمایا کہ اس شہر سے اب ہم نکلے

رات سے گریہ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبر شہنشاہِ انام		بہر تسلیم جھکے متصل باب سلام
اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امام		عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امام

یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرت کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

صغراؑ نے کہا تپ کی ہے شدت مجھ کو		پیغام اجل ہے شہ کی فرقت مجھ کو
ہوتا ہے جدا مجھ سے مسیحا میرا		لو صاحبو اب ہو چکی صحت مجھ کو

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہ خاص و عام		اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینہ میں شبیرؑ کا قیام		اب کربلا میں ہوگا ہمارا سفر تمام

اب صبح شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com		http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول   تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ

★★★★

وہ کربلا کہ جہاں نور کبریا مل جائے   جسے حسینؑ کا جلوہ ملے خدا مل جائے
ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسرا مل جائے   اگر حسینؑ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؑ کی سن کر چلی تو ہیں زینبؑ   خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطش سے کاہے کو تڑپیں حسینؑ کے بچے   اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصغرؑ   ملے نہ لاش تو کرتا لہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پردگی زمانے کی   جو لٹ چکی سر زینب سے وہ ردا مل جائے
غریب فضل ہے واجب نہیں ہے حج اس پر
اسے تو کعبے کے بدلے میں کربلا مل جائے

★★★★★

کربلا تجھ کو رگ جاں میں بسا رکھا ہے   ورنہ اس کارگہ زیست میں کیا رکھا ہے
حر صفت کوئی تو آئے گا عزاخانے میں   کچھ یہی سوچ کے دروازہ کھلا رکھا ہے
اور ہوں گے وہ جنہیں خوف ہے گمراہی کا
آل و قرآن کو ہم نے تو بہم رکھا ہے
مجلس شاہ میں اے اشک بہانے والے   ہم نے جنت تیرے اشکوں کا صلہ رکھا ہے

(اشرف عباس) ●●●● سنتر ●●●● ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء

اصول دیں نہ بچاتے جو کربلا والے   ورق ورق یہ کہانی بکھر گئی ہوتی
بچا گیا اسے سجدہ حسینؑ کا ورنہ   نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے   حور و ملک جن و بشر انبیاء کو ناز ہے
اس نواسے پر محمدؐ مصطفےٰ کو ناز ہے   اسکی ہمت پر علیؑ مرتضےٰ کو ناز ہے
سجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا انداز ہے   اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

★★★★★

پر نور جبیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ دیکھیں گے   ہم کرب و بلا کے ذرے میں معبود کا جلوہ دیکھیں گے
شہ حق کی عبادت کرتے ہیں مقتل کی زمیں نورانی ہے   گردن پہ چھری ہے قاتل کی سجدے میں جھکی پیشانی ہے
ایسا نہ ہوا کوئی بندہ کیا لائے گی دنیا مثل تیرا
اسلام کو زندہ جس نے کیا سرورؑ وہ تیری قربانی ہے

★★★★★ شری شرما ★★★★★

نعمت حاصل مبارک جان حاصل تک ہی جا   جس کے مدفن کی ہے دھن اس مرد کامل تک بھی جا
کربلا سے اور آگے منزل شبیرؑ ہے   کربلا تک جانے والے اس کی منزل تک بھی جا

★★★★★ نجم ★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحے کربلا کے

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاشِ جگر گوشۂ بتولؑ

★★★★★

جانے والے کربلا کے کربلا لے چل مجھے — روضۂ شبیرؑ پر دوں گا دعا لے چل مجھے
ہے جہاں گنجِ شہیداں ہے جہاں نہرِ فرات — جس جگہ سید میرا پیاسہ رہا لے چل مجھے
جس جگہ جاگی تھی قسمت حرؑ کی وہ دیکھوں گا میں — عاصیوں پر کیسے ہوتی ہے عطا لے چل مجھے
اس قدر نادار ہوں زادِ سفر کچھ بھی نہیں — دوش پر اپنے بٹھا کر اے ہوا لے چل مجھے
جس جگہ عباسؑ کے بازو قلم ہو کر گرے — اس جگہ میں بھی کروں ماتم ذرا لے چل مجھے
دل الجھ کر آگیا برچھی میں اکبرؑ کا جہاں — دل وہاں میں بھی کروں اپنا فدا لے چل مجھے
جل گئے شامِ غریباں میں جہاں خیمے تمام — جس جگہ ننھا سا ایک جھولا جلا لے چل مجھے
ہائے وہ مقتل جہاں بالی سکینہؑ رات میں — ڈھونڈتی پھرتی تھی سینہ باپ کا لے چل مجھے

سرور و ریحان ہر مجلس میں کرتے ہیں دعا
حق وہیں نوحوں کا ہو گا اب ادا لے چل مجھے

★★★★★

کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کفر سازوں کا یہ سیلاب رکے گا ایک دن — کارواں لالِ امامت کا اٹھے گا ایک دن
نامِ ہندہ کے گھرانے کا مٹے گا ایک دن — ظالم مظلوم کی چوکھٹ پہ جھکے گا ایک دن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے عباسؑ کے پرچم کی قسم کھاتے ہیں — تشنہ لب شاہِ دو عالم کی قسم کھاتے ہیں
تاقیامت جو ہے اس غم کی قسم کھاتے ہیں — تیرے شبیرؑ کے ماتم کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

کربلا تیرے جیالوں کی قسم کھاتے ہیں — سینوں میں ٹوٹتے بھالوں کی قسم کھاتے ہیں
بنتِ زہراؑ تیرے نالوں کی قسم کھاتے ہیں — خونِ اصغرؑ کے اجالوں کی قسم کھاتے ہیں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے صحرا میں لٹا فاطمہ زہراؑ کا چمن — ہائے وہ قاسمِ نوشاہ کا پامال بدن
ہائے وہ شمر کا خنجر وہ اخی کی گردن — ہائے وہ یاس کے ماحول میں مجبور بہن
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

تیرے ہو گئی جب مشکِ سکینہ چھلنی — جھک کے غازی نے کہا شاہِ نجف اور کنی
سینۂ اکبرؑ میں وہ پیوست نیزے کی انی — خلد سے آگئے صحرا میں رسولؑ مدنی
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسرت و یاس کے عالم میں حزیں بی بی — کس تصور سے ہی پھٹنے لگا سینہ بی بی
بعد عباسؑ بھی تھا کیا تیرا جینا بی بی — زخم کانوں جلے کرتے میں سکینہؑ بی بی
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے
بھول سکتا نہیں عرفان قیامت کا سماں — بعدِ عباسؑ جو زینبؑ پہ گرا کوہِ گراں
ناگہاں اٹھنے لگا شاہ کے خیموں سے دھواں — عرشِ اعظم کو ہلاتی ہوئی زینب کی فغاں
کربلا کربلا تیرے عباسؑ کے پرچم کو سلامی دیں گے

★★★ سفر ـــ ۱۵ مارچ ۲۰۰۰ ـــ ۹ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ ـــ ★★★

یا عباسؑ یا عباسؑ

جہاں بھی پانی و مشک و علم کی بات چلی — علیؑ کے لال کے قدموں تلے فرات چلی
وفائے عشق و محبت کی کائنات چلی — دعائے فاطمہؑ زہرا بھی ساتھ ساتھ چلی
علم کے دم سے ہے اب تک حیات پانی کے
جری کی جیت ہوئی اور مات پانی کی
یا عباسؑ یا عباسؑ
وہ ایک مشک جو کوثر سمیٹ کر نکلی — لبوں پہ اپنے سمندر سمیٹ کر نکلی
تبسمِ علی اصغرؑ سمیٹ کر نکلی — جو ایک ضرب سے لشکر سمیٹ کر نکلی
اگر نہ کٹتی یہ آبِ حیات پانی کی — ہر اک نگاہ سے گر جاتی ذات پانی کی
یا عباسؑ یا عباسؑ
سکینہؑ بی بی کے سقے علیؑ کے لال سلام — جری سخی اسدِ شیرِ ذوالجلال سلام
وفا کے آخری حد کے ماہِ کمال سلام — نہیں ہے دونوں جہاں میں تیری مثال سلام
تیرے کٹے ہوئے بازو نجات پانی کی — تیرے بدن کا پسینہ زکواۃ پانی کی
یا عباسؑ یا عباسؑ ــــــــــــ

★★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوز

رن میں جب بانوئے بے کس کی سواری آئی　　لاش اکبرؑ وہ کرتی ہوئی زاری آئی
اٹھ میرے لال یہ مشتاق تمہاری آئی　　دیکھو کس شان سے یہ ماں ہے تمہاری آئی
نہ تو ہودج ہے نہ محمل نہ عماری بیٹا
سر کھلے بلوے میں ہے ماں یہ تمہاری بیٹا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے　　سجادؑ پا برہنہ بہ درد والم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے　　زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

ہے ہے میرے مسافر کرب و بلا حسینؑ　　ہے ہے میرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ　　ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ　　ہے ہے تمام تن تیرا ٹکڑے ہوا حسینؑ
پیاسے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا　　ہے ہے تڑپ تڑپ کے تیرا دم نکل گیا
لے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی　　اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی　　اے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی　　لے اے زمین شمع امامت تجھے ملی
دامن تیرا بھرا میری کھیتی اجڑ گئی　　سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

●●●●●

عزیزو آج یہ نیرنگ ہے زمانے میں　　علیؑ کی بیٹیاں جاتی ہیں قید خانے میں
اٹھائے لاکھ الم تا بہ شام جانے میں　　بندھی ہے ایک رسن بے کسوں کے شانے میں
نہ چین پایا نہ سوکے نہ آب و دانہ ملا
ملا تو شام میں ٹوٹا سا قید خانہ ملا

★★★★★

یہ دن وہ ہیں کہ بے سروساماں ہیں اہل بیت　　ہر دم کے انقلاب سے حیراں ہیں اہل بیت
سر کھلنے سے زیادہ پریشاں ہیں اہل بیت　　بزم عزائے شاہ شہیداں ہیں اہل بیت
آب و غذا کا قحط ہے سونے کی قید ہے
پہلے پہل کی قید میں رونے کی قید ہے

●●●●●

دیار شام میں جس دم حرم تمام آئے　　مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امامؑ آئے
وہ خاص بندے میان ہجوم عام آئے　　زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے
دہائی حق کی شہ مشرقین کو مارا
سپاہ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

::::::::::::::::::::::::::::::

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

عاشور کے دن

اب نہ قاسمؑ میرا باقی ہے نہ اکبرؑ باقی　　اب علمدارؑ سلامت ہے نہ لشکر باقی
بھانجے ہیں نہ بھتیجے نہ برادر باقی　　اک فقط سر میرا باقی اور اصغرؑ باقی
میں نے جو کچھ تیری درگاہ سے پایا مولا
سب تیری راہ میں خوش ہو کے لگایا مولا

جب خاتمہ بخیر ہوا فوجِ شاہ کا　　کوثر پہ قافلہ گیا پیاسی سپاہ کا
گھر لٹ گیا جنابِ رسالت مآبؐ کا　　اور خاک اڑ رہی تھی حال یہ تھا بارگاہ کا
بھائی تھے نے رفیق نہ وہ نورِ عین تھے
دو بہنیں رونے والی تھیں اور ایک حسینؑ تھے

★★★★★

شام غریباں

اٹھ رہا ہے جلتے ہوئے خیموں سے دھواں　　آ رہی ہے کہیں روتے ہوئے بچوں کی صدا
منہ چھپائے ہوئے مغرب کو چلا ہے خورشید　　آخری کرنوں سے درپیش رہا ہے

دین کی نصرت کے لئے علیؑ کا بیٹا　　اپنا گھر بار لئے دشت بلا تک پہنچا
عصر تک وقت شہادت تھا مگر عصر کے بعد　　مرحلہ دین کا زینبؑ کی ردا تک پہنچا

★★★★★

چاند کی کرنیں ہیں بکف مقتل میں　　صرف اجڑے ہوئے خیموں کی حفاظت کے لئے
اک خاتون بھی خیموں میں ہے خاموش کھڑی　　چند بیواؤں اور یتیموں کی حفاظت کے لئے

●●●●●

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سفیرآل محمدؑ ۔ حضرت مسلم بن عقیلؑ

کیا ایلچیٔ شاہ کی مہمانی کی　　کھانا تو کہاں بوند نہ دی پانی کی
ہے قہر نیا عید سے ایک دن آگے　　مسلمؑ کی ستمگاروں نے قربانی کی

جھکے وہ عشق کے سجدے میں مسلمؑ دیندار　　چلا وہ حلق کے بوسے کو وہ خنجر خونخوار
پڑی وہ کوفے میں تمہید کربلا ایک بار　　ملے بتول کے نوحے سن کے وہ در و دیوار
تڑپ رہا ہے تن پاش پاش ہائے غضب
زمیں پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غضب

انساں کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا　　جانکاہ ہے اندوہ والم بے وطنی کا
صدمہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا　　آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا
کانٹوں کا الم سیدِ سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

چلاتے تھے مسلمؑ کے پسر قتل نہ کر　　مظلوم ہیں اور بے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث　　للہ ہمیں بیچ لے پر قتل نہ کر

دل میں جب مسلمؑ بے کس کا خیال آتا ہے　　صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں　　ایلچی پر کہیں ایسا بھی زوال آتا ہے

●●●●●

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباس علمدارؑ

تم کہوگے یہ کہ دریا کے قریں عباسؑ ہیں — میں کہوں گا دل میں مومن کے مکیں عباسؑ ہیں
تشنگی صبر و رضا سقائی اور مشک و علم — جس جگہ مل جائیں یہ سب بس وہیں عباسؑ ہیں

جہاں میں آئے تھے عباسؑ بھی وفا کے لئے — ہوئے تھے خلق فقط شاہِ کربلا کے لئے
علیؑ نبیؐ پہ فدا اور حسینؑ پر عباسؑ — وہ ابتدا کے لئے تھے یہ انتہا کے لئے

چلو سے پانی پھینک کے عظمت بڑھا گئے — الفت کا نقش آبِ رواں پر جما گئے
پر انتہائے عشق تو اس امر پہ ہے اے دوست — پانی چھوا تھا اسلئے شانے کٹا گئے

عباسؑ کے لاشے پر آئے جو شہِ دیں — تھی مشک کہیں لاش کہیں ہاتھ کہیں
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو بھائی — لاشے نے ندا دی کہ سکینہؑ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی — عبرت سے تہِ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر — عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

جب قصد کیا نہر کا سقائے حرم نے — مشکیزہ رکھا دوش پہ اس بحرِ کرم نے
رو رو کے برادر سے کہا شاہِ امم نے — بھائی تمہیں بیٹوں کی طرح پالا ہے ہم نے
مرنے کو نہ جاؤ کہ نشانی ہو علیؑ کی
توڑو نہ ضعیفی میں کمر سبطِ نبیؐ کی

خاموش انیس اب کہ نہیں طاقتِ گفتار — کر عرض کہ یا حضرتِ عباسؑ علمدار
آقا تو میرا آپ سا ہو کل کا مددگار — اور ہوے غلام ایسی مصیبت میں گرفتار
تم عقدہ کشا ہو پسر عقدہ کشا ہو
خادم کا جو مطلب ہے اب جلد روا ہو

●●●●●

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر بر ہوتا — عباس کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی — ورنہ در کوفہ درِ خیبر ہوتا

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے — بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یہاں تک کہ قتل اکبرؑ و اصغر بھی ہو چکے — گودی میں جو پلے تھے وہ مٹی میں سو چکے
گرتے تھے شہ ہر تن پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر

★★★★★

48

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب کہ مارے گئے دریا کے کنارے عباسؑ — اور لب تشنہ ہی دریا کو سدھارے عباسؑ
شہ نے فرمایا ھے میرے پیارے عباسؑ — اب نہیں جینے کے ہم غم میں تمہارے عباسؑ
سچ تو یہ ہے کہ تمہیں ہاتھ سے کھویا میں نے
زندگانی کا مزا ہاتھ سے کھویا میں نے

★★★★★★★★

پہنچی یہ سکینہؑ کو خبر جب کہ کسی سے — دریا پہ لڑائی ہوئی عباسؑ علیؑ سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے — رو رو کے تب کہنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباسؑ
کیا جانئیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباسؑ

●●●●●

جب سنا شمر نے سقائے حرم آتا ہے — قوت بازوئے سردار امم آتا ہے
ہاتھ میں تھامے ہوئے مشک د علم آتا ہے — نہر پر گوہر دریائے کرم آتا ہے
دی صدا فوج کو ہاں غازیو ہشیار رہو
اب علمدارؑ کی آمد ہے خبردار رہو

★★★★★

عباسؑ علیؑ یوسفؑ کنعان علیؑ ہے — شمشاد قبا پوش گلستان علیؑ ہے
شبیرؑ کا دل روح حسنؑ جان علیؑ ہے — شوکت سے دلاور کے عیاں شان علیؑ ہے
ہاتھ اس کے نہ کیوں کر رہے میدان وغا کا
فرزند زبردست ہے وہ دست خدا کا

★★★★★

اقلیم شجاعت کا شہنشاہ ہے عباسؑ — اور وارث تیغ اسدؑ اللہ ہے عباسؑ
فرزند محمدؐ کا ہوا خواہ ہے عباسؑ — خورشید سپر کرم وجاہ ہے عباسؑ
کس شوق سے صدقے ہوا فرزند نبیؐ پہ
قربان علمدار حسینؑ ابن علیؑ پہ

●●●●●

جو پتھر پر علم گاڑے اسے کہتے ہیں حیدرؑ — علم گاڑے جو پانی پر اسے عباسؑ کہتے ہیں
الٹ دے ایک حملے میں جو گیتی صورت حیدرؑ — مثال فاتح خیبر اسے عباسؑ کہتے ہیں
جری صفدر علمدار حسینی باوفا غازی
ہو جس میں اس قدر جوہر اسے عباسؑ کہتے ہیں

★★★★★

علم بدوش کہ رخ پر جلال آیا ہے — کسی کی تشنہ لبی کا خیال آیا ہے
حسینؑ روکئے مقصد بدل نہ جائے کہیں — علیؑ کے شیر کو رن میں جلال آیا ہے

سنعر★★★★★ ۱۴ اگست ۱۹۹۹★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ کے حسن کا ایک شاھکار ہے عباسؑ
جہانِ رزم کا ایک تاجدار ہے عباسؑ
حسینؑ کہتے تھے بھائی غلام بن کے رہا وفا کے ملک کا پروردگار ہے عباسؑ

★★★★★★★★★★★★

کل عرب و عجم دے شرفا دی توقیر دا نام عباسؑ اے
حمزہؑ عمرانؑ تے جعفرؑ دی تصویر دا نام عباسؑ اے

★★★★★★★★★★

شہؑ پہ عباسؑ نے جب پیاس کی شدت دیکھی رو کے فرمایا بہت ہم نے مصیبت دیکھی
سب عزیزوں کی رفیقوں شہادت دیکھی اور کملائی ہوئی آپ کی صورت دیکھی
پانی ہم لائیں گے دریا کی اجازت دیجئے
سوکھے ہوئے ہونٹوں کا تصدق ہمیں رخصت دیجئے

●●●●●

ہاشمی خواب ہیں عباسؑ اک وفا کی کتاب ہیں عباسؑ جس علیؑ کا کوئی جواب نہیں اس علیؑ کا جواب ہیں عباسؑ

★★★★★★★★

علیؑ کی مثل تھی جو تیغ آزمائی میں کہے یہ کون کہ مارے گئے لڑائی میں
جہاد کر تا وہ پہنچا تھا جانب ساحل تھکا تھا شیر تو نیند آگئی ترائی میں

پہنچی خبر جو خیمے میں عباسؑ مر گئے سیدانیوں کے سنتے ہی چہرے اتر گئے
بچوں سے رو کے بالی سکینہ یہ کہتی تھی اب کیا ملے گا پانی چچا جان مر گئے
شانے قلم ہوئے تو نہ تھا دل پہ کچھ الم مشکیزہ چھد گیا تو علمدار مر گئے
شہ بولے یہ بہن سے کہ زینبؑ غضب ہوا جن پر تھا ہم کو ناز وہ عباسؑ مر گئے
اب تک پلٹ کے آئے نہ نہر فرات سے عمو کو میرے دیر ہوئی گھاٹ پر گئے
کرب و بلا میں اکبرؑ و اصغرؑ کی شکل میں
سب فاطمہؑ کے ہار کے موتی بکھر گئے

★★★★★

پہرہ لگا ہوا ہے دلِ کائنات پہ لہرا رہا ہے کس کا پھریرا فرات پہ
پانی کسی پہ پھر نہ کوئی بند کر سکا قبضہ کیا ہے شیر نے جب سے فرات پر

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علم عباسؑ کا

ہوشیار دوستوں کی وفا کا علم ہے یہ　　ارمانِ قلبِ شیرِ خدا کا علم ہے یہ
جھکنے نہ پائے کرب و بلا کا علم ہے یہ　　محبوبؑ کبریا کی دعا کا علم ہے یہ
زینبؑ کی آرزو ہے ذرا دیکھ بھال کے
عباسؑ کا علم ہے اٹھانا سنبھال کے

طوبیٰ بلند اور نہ عرشِ بریں بلند　　ہے آج جتنا یہ علمِ شاہِ دیں بلند
ہو لاکھ انقلاب کا غوغا کہیں بلند　　کہتا ہے یہ علم کہ رہیں گے ہمیں بلند
لہرا رہا ہے آج بھی یہ کائنات میں
تختِ یزید ڈوب چکا ہے فرات میں

سجدے سے دور ہو تو نہ اس کے قریب آؤ　　سائے میں اس کے دل کی نجاست نہ لے کے جاؤ
حق سے غرض نہیں ہے تو کیوں جوشِ غم دکھاؤ　　پہلے نماز پڑھ لو تو آ کر علم اٹھاؤ
پرچم ہے دستِ ظلم کے سجدہ تراش کا
اے بے نمازیو یہ علم ہے نماز کا

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے　　رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیرِ کفن کانپ رہا ہے　　ہر قصرِ سلاطینِ زمن کانپ رہا ہے
شمشیر بکف دیکھ کے حیدرؑ کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

★★★★★

رخصت طلب حسینؑ سے عباسؑ ہوتے تھے　　حضرت لپٹ لپٹ کے برادر سے روتے تھے
تھا عشق اس کو فاطمہؑ کے نورِ عین سے　　عباسؑ کی وفا کوئی پوچھے حسینؑ سے

●●●●●

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک عباسؑ مجاہد تھے وفاداروں میں

★★★★★

ایک عباسؑ ء مجاہد تھے وفاداروں میں — تیر کھا کر بھی جو ہنستے رہے تلواروں میں
دیکھ لو دیکھ لو اصغرؑ کو زمانے والو — پھر ہنسے گا نہ کوئی تیروں کی بوچھاڑوں میں
کوئی زنداں میں سکینہؑ کو ذرا ڈھونڈ تو لے — کھو گئی ہے میری بچی ان ہی دیواروں میں
دیکھو ان میں کوئی بیٹی تو نہیں زہراؑ کی — ننگے سر آئی ہیں کچھ بی بیاں بازاروں میں
اے مسلمانو ذرا خوف ء خدا تو کر لو
ننگے سر لے کے نہ جاؤ انہیں بازاروں میں

★★★ سنغر ۱۵ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور

آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور کہتے تھے یہ شبیرؑ کہ عباسؑ دلاور — تم نہر پہ ہو جب سے گئے قلب ہے مضطر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
واپس نہیں آؤ گے جو پانی نہ ملے گا کیا یہ ہے ارادہ — اے جان نہ پاؤ گے پھر تم ہمیں آکر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
اک بار مجھے آ کے ذرا شکل دکھا دو کچھ حال سنا دو — بے چین ہے فرقت میں تیری سبط ء پیمبرؐ آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
دریا سے چچا میرے ابھی لائیں گے پانی سب پائیں گے پانی — کہتی ہے یہ بچوں سے سکینہؑ لئے ساغر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
غربت میں جو منہ موڑ لیا تم نے بھی ہم سے مرجائیں گے غم سے — مرجائے گی رو رو کے بھتیجی بھی تڑپ کر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
جلتی ہے زمیں لو بھی ہے اور دھوپ کڑی ہے آفت کی گھڑی ہے — سایہ کرو اس حال میں کچھ تو میرا آکر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور
کیا ہم سے کسی بات پہ تم روٹھ گئے ہو وہ بات بتا دو
پہلے تو کبھی دور نہیں رہتے تھے دم بھر آجاؤ برادر عباسؑ ء دلاور

★★★ سنغر ۱۵-۳-۲۰۰۰ ★★★

jabir.abbas@yahoo.com

غازی علمدارؑ یا حسینؑ — عباسؑ ء علمدار یا حسینؑ

غازی علمدار یا حسینؑ عباسؑ ء علمدار یا حسینؑ — پیاسے حسینؑ ہیں زینبؑ بے چین ہیں بھائی کی ہے غمخوار یا حسینؑ
قیدی بنایا در در پھرایا عابد کی ہے یہ پکار یا حسینؑ — زینبؑ کے خیمے میں پانی نہیں ہے بچے ہیں سب بے قرار یا حسینؑ
تیروں سے اصغرؑ نیزوں سے اکبرؑ بستر پہ عابدؑ بیمار یا حسینؑ — عون و محمدؑ بہت ہیں کم سن کیسے چلے گی تلوار یا حسینؑ
عابدؑ کے پیروں میں دوہری ہے زنجیر کیسے چلے گا بیمار یا حسینؑ

★★★★★

پہنچی خبر جو خیمے میں عباسؑ مر گئے

10 APR 2000

پہنچی خبر جو خیمے میں عباسؑ مر گئے — سیدانیوں کے سنتے ہی چہرے اتر گئے
بچوں سے رو کے بالی سکینہؑ یہ کہتی تھی — اب کیا ملے گا پانی چچا جان مر گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شانے قلم ہوئے تو نہ تھا دل پہ کچھ الم　　مشکیزہ چھد گیا تو علمدارؑ مر گئے
شہ بولے یہ بہن سے کہ زینبؑ غضب ہوا　　جس پر تھا ہم کو ناز وہ عباسؑ مر گئے
اب تک پلٹ کے آئے نہ نہرِ فرات سے　　عمو کو میرے دیر ہوئی گھاٹ پر گئے
کرب و بلا میں اکبرؑ و اصغرؑ کی شکل میں
سب فاطمہؑ کے ہار کے موتی بکھر گئے

___●●●●●___

فرماتے تھے عباسؑ علمدار نہ رونا
اے میری سکینہؑ میری غمخوار نہ رونا

بی بی کے لئے لاتا ہوں دریا سے میں پانی　　سقائی کو جاتا ہے علمدارؑ نہ رونا
تم ڈیوڑھی پہ بیٹھو میری غمخوار سکینہؑ　　سمجھا کے میں جاتا ہوں وفادار نہ رونا
ننھا سا جگر پھونکتا ہے بی بی کا ہماری　　پانی ابھی لاتا ہے وفادار نہ رونا
بچوں کے ساتھ کھیلو یہیں اے میری پیاری　　بہلائے انہیں رکھنا خبردار نہ رونا
تم دیکھتی رہنا میرے اس سبز علم کو　　چھپ جائے جو نظروں سے علمدارؑ نہ رونا
للہ چلی آنا نہ تم لاش پہ میری　　ہو جائے گا مرنا میرا دشوار نہ رونا
بس اتنا سمجھ لینا کہ مارے گئے عمو　　چپ رہنا خدارا میری غمخوار نہ رونا
چھن جائیں گے کانوں سے گوہر بعد ہمارے　　ماریں گے طمانچے یہ جفاکار نہ رونا
بی بی ذرا دیکھو دریا پہ ہیں پہرے　　چل جائے جو تجھ پہ کہیں تلوار نہ رونا
آئے گی اگر رونے کی آواز تمہاری
تڑپوں گا میں ساحل پہ سزاوار نہ رونا

___★★★★★___

مارا گیا دریا پہ جو شیدائے سکینہؑ
مقتل سے صدا آتی رہی ہائے سکینہ

شہ سے کہا عباسؑ نے ڈر ہے مجھے آقا　　دریا پہ کہیں روتی نہ آجائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
لاشے سے صدا آتی تھی ہم بھی نہ پئیں گے　　جب تک تجھے پانی نہیں مل جائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہ

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عباسؑ عباسؑ عباسؑ پانی لاؤ

کانوں میں العطش کی آواز آرہی ہے — اور اس پہ فوجِ اعداء یہ ظلم ڈھا رہی ہے
ان کو دکھا دکھا کے پانی پلا رہی ہے — بچے ہیں شہ کے پیاسے اعداء کو یہ بتاؤ

عباسؑ عباسؑ عباسؑ پانی لاؤ

الفت کی آگ دل میں پیہم لگی ہوئی ہے — روضہ تمہارا دیکھیں یہ حسرتِ دلی ہے
زائر بنے تمہارا یہ خواہش ذکی ہے — آنکھوں کی تشنگی کو تم دید سے بجھاؤ

عباسؑ عباسؑ عباسؑ پانی لاؤ

*** سنعر *** ۱۵ مارچ ۲۰۰۰ *** ثوبیہ کی ڈائری سے لکھا ***

یا عباسؑ یا عباسؑ

جہاں بھی پانی و مشک و علم کی بات چلی — علیؑ کے لال کے قدموں تلے فرات چلی
وفائے عشق و محبت کی کائنات چلی — دعائے فاطمہؑ زہرا بھی ساتھ ساتھ چلی

علم کے دم سے ہے اب تک حیات پانی کی
جری کی جیت ہوئی اور مات پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

وہ ایک مشک جو کوثر سمیٹ کر نکلی — لبوں پہ اپنے سمندر سمیٹ کر نکلی
تبسمِ علی اصغرؑ سمیٹ کر نکلی — جو ایک ضرب سے لشکر سمیٹ کر نکلی
اگر نہ کہتی یہ آبِ حیات پانی کی — ہر اک نگاہ سے گرجاتی ذات پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

سکینہؑ بی بی کے سقے علیؑ کے لال سلام — جری سخی اسدِ شیر ذوالجلال سلام
وفا کے آخری حد کے ماہ کمال سلام — نہیں ہے دونوں جہاں میں تیری مثال سلام
تیرے کٹے ہوئے بازو نجات پانی کی — تیرے بدن کا پسینہ ذکواۃ پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

حمایتِ شہِ مظلوم میں فنا عباسؑ — ثبات و جراءت و غیرت کی انتہا عباسؑ
جنابِ زینبؑ بے کس کا آسرا عباسؑ — لب فرات فقط تو نے یہ لکھا عباسؑ
ہماری تشنہ لبی ہے فرات پانی کی — حیات پیاسوں کی ٹھہری وفات پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

میری حیات کا سامان ناصرِ شبیرؑ — بدلتا رہتا ہے جو کائنات کی تقدیر
فرات و مشک و علم جس کی حشر تک جاگیر — میں اور یہ میری تنظیم اس کے در کی فقیر
بہے گی چشمِ اذاں سے فرات پانی کی — چلے گی مجلس و ماتم میں بات پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

کلامِ فاطمہؑ زہرا کی ہیں دعا عباسؑ

حسینیت کا سہارا پیمبری کا بھرم وہ چھا گیا سرِ صحرا مثالِ ابرِ کرم ہوئے ہیں ہاتھ قلم پھر بھی نہ جھک سکا علم کیا ابر کو جینا سکھا گیا عباسؑ

جری دلیر علمدار با وفا عباس

جو زور بازوئے شبیرؑ کربلا میں رہا جو پہرہ دار حرم تاجدارِ اہلِ وفا فرات جس کی شہادت پہ آب آب ہوا خموش رہ کے جہاں کو رلا گیا عباسؑ

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

ابھی تو ساحلِ دریا پہ ہیں وہی پہرے ابھی تو اصغرؑ بے شیر بھی نہیں سوئے ابھی تو جاگ رہے ہیں خیام میں بچے نجانے کس لئے مقتل میں سو گیا عباس

جری دلیر علمدار با وفا عباس

رسن پہن کے یہ کہتی تھی رو کے بنتِ علیؑ تمہارے بعد کوئی دل میں آس بھی نہ رہی جلے خیام بھی جاگیر فاطمہؑ بھی لٹی غضب کہ چھن گئی سر سے ردا عباس

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

کروں شجاعت عباسؑ کس طرح سے بیاں نہ میرے پاس وہ دل ہے نہ میرے پاس وہ زباں
یہی بہت ہے کہ مقتل میں ہو کے نوحہ بجاں ہر ایک شہید نے گرتے ہوئے کہا عباسؑ

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

لکھا ہے یہ رخ تاریخ پر بحرف جلی وفا کی رسم تو عباسؑ نوجواں سے چلی زمانے بھر کا سہارا حسین ابن علیؑ حسینؑ ابن علیؑ کا ہے آسرا عباسؑ

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

کریں گے حشر میں ناصر حسینؑ کا ماتم جری کے ساتھ شہِ مشرقین کا ماتم
علم کے ساتھ سکینہؑ کے بین کا ماتم لبِ فرات پہ پیاسا جو سو گیا عباسؑ

جری دلیر علمدار با وفا عباسؑ

سنعر ۱۵ مارچ ۲۰۰۰

آئے ہیں آئے ہیں آئے ہیں

جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

قوت دستِ حیدرؑ دکھادوں گا میں آج لڑنے کے جوہر دکھادوں گا میں
جنگِ خیبر کا منظر دکھادوں گا میں اور رن میں اڑتے ہوئے سر دکھادوں گا میں

خونِ اعدا سے رن ہم نے نہلائے ہیں

جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

کانپتے ہیں میرے ڈر سے دشت و دمن میں ہوں تصویر عزمِ حسینؑ و حسنؑ
میری رگ رگ میں ہے جوشِ خیبر شکن فوجِ باطل تو کیا ہے الٹ دیں گے رن

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسماں میری دہشت سے تھرائے ہیں
جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

میں علمدار ہوں فوج کی آس ہوں | میں جری ہوں بہادر میں عباسؑ ہوں
روک لے کوئی میں دریا کے پاس ہوں | مجھ کو کہتے ہیں سقہ میں دریا کے پاس ہوں
ساتھ مشکِ سکینہؑ بھی ہم لائے ہیں
جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

ہوں علیؑ کی جوانی کوئی روک لے | ہوں سکینہؑ کا چاچا کوئی روک لے
کیسے تشنہ دہانی کوئی روک لے | لے کے جاؤں گا پانی کوئی روک لے
ہم سکینہ کے دل کی دعا پائے ہیں
جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

اے میرے شیر تم سے ہے نامِ وفا | تم کو کہتی ہے دنیا امامِ وفا
نوجوانوں کا لے لو سلامِ وفا | تم کو شہ نے دیا یہ انعامِ وفا
سارے عالم میں تیرے علم چھائے ہیں
جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں | جا کے کہہ دو کہ دریا پہ ہم آئے ہیں

سنعر ۔۔۔ ۱۵-۲-۲۰۰۰ء

زینبؑ لپٹ کے روئی عباسؑ کے علم سے
سیدانیاں تھیں مضطر چہرے تھے زرد غم سے

لپٹی ہوئی علم سے کہتی تھی بنتِ زہراؑ | اس وقت بے کسی میں عباسؑ بچھڑے ہم سے
بچی نے ماں سے پوچھا کیوں اتنا رو رہی ہو | عمو نہیں ملیں گے پھر کیا نہ آ کے ہم سے
بابا چچا کہاں ہیں لائے ہو کیوں علم کو | یہ پوچھتی تھی بچی لپٹی شہِ امم سے
عباسؑ مر گئے ہیں سن کر خبر یہ شہ سے | تصویرِ یاس و حسرت ہر بی بی تھی الم سے
الفت کی اور وفا کی زندہ مثال بن کر | مشکِ سکینہؑ اب بھی ہے منسلک علم سے
بھائی سے بھائی بچھڑے جس وقت اس کی حالت
دردآشنا سے پوچھا یا پھر انیسِ غم سے

سنعر ۔۔ ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ ۔۔ ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ

فوج اب قریب آئی اے حسینؑ کے بھائی

جب لاشہ فرزندِ نبیؐ ہو گیا پامال | اس وقت عجب حال میں تھی فاطمہؑ کی آل
تاریخ نے کچھ اس طرح لکھا ہے وہ احوال | سب بی بیوں میں ایک تھا بی بی کا برا حال
بے چینی سے آتی تھی درِ خیمہ پہ ہر بار | بچوں کو سمیٹے ہوئے کہتی تھی دل فگار

10 APR 2000
56

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاتح شام بی بی زینب سلام اللہ علیہا

نوحے

غربت میں ماں جائے کا ہاتھ بٹایا زینبؑ نے — بارِ شفاعت دوش بدوش خود بھی اٹھایا زینبؑ نے
بھولے بھالے بچوں کو بھائی پر قربان کیا — ماں کی کمائی تا نہ لٹے خود کو لٹایا زینبؑ نے
قید میں بھی شہزادی کو اہلِ ولا پہچان گئے — ہندسے خود کو زنداں میں لاکھ چھپایا زینبؑ نے
اکبرؑ کو بیٹے کی طرح پالا تھا اٹھارہ برس — ہاتھوں سے مجبور اُہائے اس کو گنوایا زینبؑ نے
بنتِ علیؑ کے چہرے پر تا نہ پڑے غیروں کی نظر — بازاروں میں بالوں سے منہ کو چھپایا زینبؑ نے

قیدی بن کے سر ننگے راہ میں پڑھ پڑھ کے خطبے
کہہ نہ سکا جو شہ کا سر وہ کھایا زینبؑ نے

ـــــ سنعر ـــــ ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ ـــ ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ ـــــ

تڑپ کر یاس و حسرت نے پکارا زینبؑ اے زینبؑ

تڑپ کر یاس و حسرت نے پکارا زینبؑ اے زینبؑ — تیرا ماں جایا مرنے کو سدھارا زینبؑ اے زینبؑ
علیؑ اکبرؑ نے باہیں ڈال دیں گھوڑے کی گردن میں — شقی نے زور سے نیزہ جو مارا زینبؑ اے زینبؑ
اسی نے چاند سے سینے پہ ظالم کی سناں کھائی — جو تھا لیلیٰؑ کے جینے کا سہارا زینبؑ اے زینبؑ
علی اکبرؑ نے ہچکی لے کے دم توڑا تو شہ بولے — بصارت لے گیا آنکھوں کا تارا زینبؑ اے زینبؑ
وفائے حضرت عباسؑ یہ بولی نہ گھبراؤ — ابھی ہے شیر سا بھائی تمہارا زینبؑ اے زینبؑ
رضا پائی نہ جب عباسؑ نے لڑنے کی مولا سے — تڑپ کے رہ گیا دریا کا دھارا زینبؑ اے زینبؑ
شجاعت حضرت عباسؑ کی گھٹ گھٹ کے یہ بولی — بہت مجبور ہے بھائی تمہارا زینبؑ اے زینبؑ
ہوا کہرام سب اہلِ حرم سر پیٹ کر روئے — دمِ رخصت جو سرورؑ نے پکارا زینبؑ اے زینبؑ
جلالت ثانیٔ زہراؑ کی پردہ بن گئی رخ کا — یزید بے حیا نے جب پکارا زینبؑ اے زینبؑ
کہا شہ نے نہ یہ پوچھو کلیجہ منہ کو آتا ہے — لحد میں کیونکر اصغرؑ کو اتارا زینبؑ اے زینبؑ
برائے بددعا زینبؑ نے جس دم ہاتھ پھیلائے — گلوئے شہ نے حسرت سے پکارا زینبؑ اے زینبؑ

بہن گھبرائی جب ناصر سکوتِ شہ نے فرمایا
نہیں اب کوئی بھی ناصر ہمارا زینبؑ اے زینبؑ

★_★_★_★_★

نورِ حق نورِ پنجتن زینبؑ — پیاسے شبیرؑ کی بہن زینبؑ
رکھ کے ہاتھوں پہ فاطمہؑ کی ردا — لائی ہیں بھائی کا کفن زینبؑ
بھائی چھوٹے تو اس طرح چھوٹے — سر کہیں ہے کہیں ہے تن زینبؑ
ایک چادر تھی اور کئی لاشے — دیتی کس کس کو تم کفن زینبؑ

بے کسی کہہ رہی ہے خیموں کی — چھوڑ کر آئی ہے وطن زینبؑ
بھائی کی لاش سے کوئی پوچھے — تیری چادر ہے یا کفن زینبؑ
لاش دولھا کی ہے سرِ میداں — قید میں ساتھ ہے دولھن زینبؑ
قلبِ شبیرؑ کا سہارا نہیں — بھائی عباسؑ اور نہیں زینبؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھا اصغرؑ کا حلق خون میں تر　　ننھا کرتا بنا کفن زینبؑ　　کہہ رہی ہے رسولؐ کی آواز　　کربلا میں ہیں پنجتن زینبؑ
خون شبیرؑ میں نظر آیا　　خاک پر خون پنجتن زینبؑ　　سر کھلے آپ نیزے پر بھائی　　دیکھا کوفے میں یہ چلن زینبؑ
جاؤ گی کس طرح مدینہ تک　　دور زنداں سے ہے وطن زینبؑ　　اب تو اکبرؑ ہیں اور نہ ہیں عباسؑ　　سونا سونا پڑا ہے رن زینبؑ
تیرے قدموں پہ سر جھکائے ہوئے
مومن اور ساری انجمن زینبؑ

★★★★★★★★★★★★★★★★

گھبرائے گی زینبؑ

گھبرائے گی زینب گھبرائے گی زینبؑ　　بھیا تمہیں گھر جا کے کہاں پائے گی زینبؑ
کیسا یہ بھرا گھر ہوا برباد الٰہی کیا آئی تباہی　　اب اس کو نہ آباد کبھی پائے گی زینبؑ
بے پردہ ہوئی قید بھی خواہر نے اٹھائی اور موت نہ آئی　　کیا جانیئے کیا کیا ابھی دکھ پائے گی زینبؑ
پوچھیں گے جو سب لوگ کہ بازو پہ ہوا کیا یہ نیل ہے کیسا　　کس کس کو نشاں رسی کے دکھلائے گی زینبؑ
پھٹ جائے گا بس دیکھتے ہی گھر کو کلیجہ یاد آؤ گے بھیا
دل ڈھونڈے گا تم کو　　تو کہاں پائے گی زینبؑ

●●●●● سنعر ●●●●●

زینبؑ کا تھا بیاں غم اٹھانے کو رہ گئی
کنبے کے ساتھ قید میں جانے کو رہ گئی
گودی میں پال پال کے جن کو بڑا کیا　　صحرا میں ان کی قبر بنانے کو رہ گئی
بانو کے اشک پوچھوں کہ کبراؑ کا ساتھ دوں
ایک　ایک کا میں رنج　بٹانے کو رہ گئی
سب میرے چاند ہنسلیوں والے گزر گئے　　میں قید ہو کے شام میں جانے کو رہ گئی
جنگل میں کٹ گئی میری کھیتی ہری بھری
میں بد نصیب خاک اڑانے کو رہ گئی
بھائی کو دوں کہاں سے کفن بے ردا ہوں میں　　میت پہ خالی اشک بہانے کو رہ گئی
اکبرؑ تو خلد میں گئے دولھا بنے ہوئے
اب یاں میں کس کا بیاہ رچانے کو رہ گئی
بازو بندھے نقاب چھنی در بدر پھری　　کنبے کا نام اپنے مٹانے کو رہ گئی
منزل پہ سارے قافلے والے پہنچ گئے
اس عمر میں میں روگ اٹھانے کو رہ گئی
ایسی بھی شادیاں ہوئی ہوں گی جہان میں　　قاسمؑ بنے کی یاد زمانے کو رہ گئی
کیا جا کے اب کہوں گی جو پوچھے گی باپ کو　　صغراؑ کو میں یہ شکل دکھانے کو رہ گئی

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عاشور کا منظر ہے اور زینبؑ

عاشور کا منظر ہے اور زینبؑ   کفار کا لشکر ہے اور زینبؑ
اسباب لٹ چکا ہے اور خیمے بھی جل چکے ہیں   اور ظلم و ستم کی صورت آہوں میں ڈھل چکے ہیں
ایک لاشہ بے سر ہے اور زینبؑ
بھائی کی لاش رن میں عریاں پڑی ہوئی ہے   اور ہمشیر سر برہنہ بے آسرا کھڑی ہے
افسوس کی چادر ہے اور زینبؑ
نانا کی قبر چھوٹی ہائے وطن بھی چھوٹا   اور وہ گھر جو فاطمہؑ کا کل تک بسا ہوا تھا
اجڑا ہوا وہ گھر ہے اور زینبؑ
قاسمؑ کی لاش دیکھی اور اکبرؑ کی لاش دیکھی   اور عباسؑ باوفا کی اصغرؑ کی لاش دیکھی
اب لاشِ برادر ہے اور زینبؑ
شعلے بھڑک رہے ہیں گلزارِ پنجتن میں   اھلِ حرم کے بازو باندھے ہیں اک رسن میں
اسلام کا لشکر ہے اور زینبؑ
پھیلے ہوئے ہیں ہر سو ویرانیوں کے سائے   زینبؑ کی ایک جاں ہے کس کس کے غم اٹھائے
بیمار ہے لنگر ہے اور زینبؑ
کوفے کی شہزادی سر پر ردا نہیں ہے   یہ حال ہے کہ کوئی پہچانتا نہیں ہے
دربارِ ستمگر ہے اور زینبؑ
نامحرموں کی نظریں پڑتی ہیں جب حرم پر   شرم و حیا سے زینبؑ بے چین ہر قدم پر
ہر گام ایک لشکر ہے اور زینبؑ
محشر خلوص دل سے کر ذکر پنجتن کا   لکھ اپنے آنسوؤں سے نوحہ شہ زمن کا
پھر تیرا مقدر ہے اور زینبؑ

★★★★ سنغر ★★★★ ١٦ مارچ ٢٠٠٠ ★★★★

زینبؑ نے کئے بین یہ مرقد سے لپٹ کر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

ہم آئے ہیں بازاروں میں درباروں میں ہو کر   اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا
میں اتنی تھی مجبور بے کس و رنجور گم ہو گئی زنداں میں امانت تیری دختر
اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا
پرسے کے لئے آئی ہوں بھیا میں لحد پر   اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا
کس جا پہ ہے تربت علی اصغرؑ کی بتادو آواز سنادو   ہو کوئی تو صورت کہ جو ٹھہرے دل مادر
اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا
وہ میرا وفادار وہ جرار وہ غمخوار ہم سب کا نگہ دار   کس جا ہے میرا عباسؑ دلاور

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

عباسؑ کو بتادوں کہ سکینہؑ نے قضا کی پیاسی ہی سدھاری   تم ساتھ چلو مجھ سے نہ سنبھلے گا یہ سن کر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

کچھ پوچھ تو لو حالِ سفر کیا ہوئی بیداد بتلائے گا سجادؑ   بیٹھا ہے جھکائے ہوئے سر میرا دلبر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

کچھ بولے میں ان کو نہیں پوچھوں گی بھیا وہ دونو تھے فدیہ   تھے عونؑ و محمدؑ علے اکبرؑ سے نہ بڑھ کر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

کوئی نہ انیس اور نہ ہمدم نہ سہارا فریاد خدارا   ہے وقت مدد کیجئے حالات کو بہتر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

ـــــ ۱۱ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ ـــــ سنعر ـــــ

اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ
بھائی سے دمِ صبح بچھڑ جائے گی زینبؑ

سونے دیں سکینہؑ کو کہ پھر سو نہ سکے گی   رونا بھی جو چاہے گی تو پھر رو نہ سکے گی   اصغرؑ سے ملاقات تو پھر ہو نہ سکے گی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

گھبرائے ہوئے لال ہیں سہمی ہوئی مائیں   جی بھر کے میں دے لوں علی اکبرؑ کو دعائیں   لینا ہے ابھی عونؑ و محمدؑ کی بلائیں
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

اے رات بکھر جا تیرے بس میں ہے جہاں تک   مٹ جائیں گے کل آلِ پیمبرؐ کے نشاں تک   باقی ہے یہ منظر علی اکبرؑ کی اذاں تک
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

ہر چند کہ بچوں کی ابھی پیاس ہے باقی   کچھ آنکھ میں حسرت ہے تو کچھ آس ہے باقی   لیکن میرا بھائی میرا عباسؑ ہے باقی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

باقی ہے ابھی آلِ محمدؐ کا سفینہ   بیٹی کے سلانے کو ہے شبیرؑ کا سینہ   جھولا علی اصغرؑ کا جھلاتی ہے سکینہؑ
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

کل کون سنے گا میری یہ آہ و بکا بھی   ہوگا تہ خنجر میرے بھائی کا گلا بھی   بے سر تو کجا سر پہ نہ ہوگی یہ ردا بھی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

اے رات گھڑی بھر کو تو رہنے دے سکوں میں   گھر جائیں گے ناصر میرے اعداء کی صفوں میں
یہ چاند سے چہرے تو نہا جائیں گے خوں میں
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

★★★★★

مندرجہ بالا نوحوں میں لکھتے ہوئے کچھ الفاظ پڑھے نہیں جا رہے تھے ــــ حسب ضرورت اصلاح کر لیجیے ــــ طالب دعا ــ سنعر

10 APR 2000 60

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاتح شام _ علیؑ کی شیر دل بیٹی زینبؑ _ ثانیِ زہراؑ

زینبؑ نے کہا بھائی سے میں چھوٹ گئی — پردیس میں تقدیر مجھے لوٹ گئی
فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو — پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے — پانی نہ دمِ ذبح میسر ہوئے — ماں چادر تطہیر کے ہوئے مختار — دردا سرِ زینبؑ پہ نہ چادر ہوئے

****

بے دینوں کا خاتمہ شبیرؑ نے کیا — اسلام زندہ صبر کی شمشیر نے کیا
کچھ کام شبیرؑ کے اصغرؑ بے شیر نے کیا — باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیر نے کیا

*****

اس طرح طے منزل صبر و رضا زینبؑ نے کی — امت جد کے لئے حق سے دعا زینب نے کی
کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا — ابتدا شبیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

*****

ہر ملک میں اسلام ہے زینبؑ کے سبب سے — شبیرؑ کے پیغام کی تاثیر ہے زینبؑ
زینبؑ جو نہ ہوتیں تو اسلام نہ ہوتا — اس دین کی ایک کاتبِ تقدیر ہے زینبؑ

●●●●●

آ گئی شام غریباں لٹ گئی اس کی ردا — گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا
اے مسلمانو کس کے سر کی چادر چھین لی — ہائے جس بی بی کا چہرہ باپ نے دیکھا نہ تھا

*****

ہو گئی بے آسرا تو بھائی بھی مارے گئے — جلتے خیموں میں کہرام تھا آتی تھی رونے کی صدا
بیٹیاں ہیں سر برہنہ اور شام کا لمبا سفر — ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

●●●●●

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ — اسیر و مضطرب و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ — یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشمِ تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلائے معلیٰ سے لٹ کے آئی ہوں

*****

لکھا ہے کہ پیدا ہوئی جو دختر حیدرؑ — گھر ہو گیا خاتون قیامت کا منور
فضہ نے کہا احمدؐ مرسل سے یہ جا کر — گھر میں میری بی بی کے تولد ہوئی دختر
ہووے یہ نواسی تمہیں یا شاہ مبارک
زینبؑ کی ولادت کرے اللہ مبارک
تشریف نبیؐ گھر میں ید اللہ کے لائے — دیکھا کر زینبؑ کو بس اور آنسو بہائے
پھر گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے — اور پیار سے پھر درد کے کلمے یہ سنائے
آ اے جگر سید لولاک میں صدقے
اے نوحہ گر پنجتن پاک میں صدقے

*****

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثانیٔ زہرا۔ زینب سلام اللہ علیہا

نوحہ

زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی　　کون ہے بیڑا پار لگا کر ساحل پر مرجانے والی
گھر کے اندر ہوتے ہوئے چلنا پھرنا سیکھ رہی ہے　　نو نو میل مسلسل بی بی پیدل چل کر آنے والی
نازک دل مضبوط ارادے عورت ذات جگر مردانہ　　زینبؑ بن کے جانے والی غازیؑ بن کے آنے والی
بن چادر اسلام کی خاطر گھر سے باہر جانے والی
زہراؑ کی وہ فاتح بیٹی غم سے نہ گھبرانے والی

*****

زہرا تیرے گلشن میں بے وقت خزاں آئی　　بازار میں سر ننگے کیوں بنت علیؑ آئی　　غازی ہے نہ اکبر ہے قاسم ہے نہ اصغر ہے　　زینب کی نہ چادر ہے ہم بھول نہیں سکتے شبیرؑ کی تنہائی

*****

نوحہ

اے آفتاب چھپ جا زینبؑ جو بے ردا ہے　　زہراؑ کی لاڈلی کا محمل میں سر کھلا ہے
زینبؑ کے سر سے ایک دن سرکی ذرا سی چادر　　گم ہو گیا تھا سورج پھر آج کیا ہوا ہے　　لوگو حیا کرو تم ناموس مصطفےٰؐ کا　　نوک سناں پہ شہ کا سر یہ کہہ رہا ہے
بچ جائے تیرا پردہ زینبؑ کسی طرح سے　　نیزہ پہ تیرا بھائی قرآں سنا رہا ہے　　کیا ہو گیا ہے تم کو اے کلمہ پڑھنے والو　　بازار شام کا ہے اور آل مصطفےٰؐ ہے
رخصت کے وقت بھائی نے کہہ دیا بہن سے　　کشتی کا ناخدا اب بیمار کربلا ہے

زہراؑ کی تربیت کا کرشمہ کہیں اسے　　عصمت کا آئینہ یا کیا کہیں اس
زینبؑ کچھ اپنی ماں سے مشابہ ہے اس قدر　　زہراؑ کہیں کہ ثانیٔ زہرا کہیں اسے

*****

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زنداں میں آئی خواب میں زینبؑ کے یوں بتولؑ
ماتھا بھرا تھا خوں میں سر پر ردا نہ تھی
زینبؑ پکاری کس کے لہو سے جبیں ہے لال
تم پر تو آفتِ سفرِ کربلا نہ تھی
زینبؑ سے بولی فاطمہؑ کچھ یاد تو کرو
کس دکھ میں کس جگہ میں شریک بکا نہ تھی
اشتر سے تو گری تھی جو میت پہ بھائی کی
کیا بال کھولے لاش پہ خیرالنساء نہ تھی
یثرب سے تابہ ماریہ اور واں سے تا بہ شام
زینبؑ حسینؑ سے کہیں زہراؑ جدا نہ تھی
چھوڑ آئی میرے بچے کو جنگل میں بے کفن
قابل کفن کے لاش مسافر کی کیا نہ تھی
زینبؑ نے عرض کی میں کفناتی کس طرح
اماں خدا گواہ کہ سر پر ردا نہ تھی

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زینبؑ
اسیر و مضطر و بیتاب و نوحہ گر زینبؑ
منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر زینبؑ
یہ رو رو کہتی تھی ہر دم بچشم تر زینبؑ
بہن حسینؑ کی ہوں فاطمہؑ کی جائی ہوں
میں کربلاء معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے
مہار اونٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے
وہ خاص بندے میانِ ہجومِ عام آئے
زباں پہ حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے
دہائی حق کی شہِ مشرقین کو مارا
سپاہِ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
سجادؑ پا برہنہ بادرد و الم چلے
پیچھے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ کے دلارے ــــ عون و محمدؑ

فضہؑ نے کہا عونؑ و محمدؑ گئے مارے دریا کے کنارے
ماموں پہ فدا ہو گئے زینبؑ کے دلارے دریا کے کنارے

جب رن میں آئے حیدرؑ و جعفرؑ کے مہ لقا　　اور بے کسوں پہ ٹوٹ پڑی فوجِ اشقیا
ناگاہ اک ضعیفہ کھلے سر برہنہ پا　　خیمے کے در پہ آئی طلبگار و غم زدہ
دیکھا جو آہ بھر کے سوئے نہرِ علقمہ　　نیزوں اچھل کے رہ گیا پانی فرات کا
دو ننھے ننھے لاشے بصد گریہ و بکا　　لاتے ہوئے دکھائی دیئے شاہِ کربلاؑ
سر پیٹنے لگی وہ مصیبت کی مبتلا　　پوچھا جو بی بیوں نے لبِ نہر کیا ہوا

فضہؑ نے کہا عونؑ و محمدؑ گئے مارے دریا کے کنارے
ماموں پہ فدا ہو گئے زینبؑ کے دلارے دریا کے کنارے

سن کر یہ صدا ثانیِ زہراءؑ یہ پکاری اماں گئی واری　　جاتے ہی میرے لاڈلے دنیا سے سدھارے دریا کے کنارے
دیکھیں گے نہ پانی کی طرف آنکھ اٹھا کے وعدہ تھا یہ ماں سے　　ماموں پہ فدا ہو گئے زینبؑ کے دلارے دریا کے کنارے
خیمے میں ابھی لانے کی جلدی نہیں لوگو اکبرؑ سے یہ کہہ دو　　بچوں کو میرے بھائی کا صدقہ تو اتارے دریا کے کنارے
اچھا ہے کہ سوتے رہیں منہ خاک پہ رکھ کے سائے میں علم کے　　عباسؑ کے قدموں میں رہیں لال ہمارے دریا کے کنارے
یاد آ گئے مسلمؑ کے پسر بے کس و مضطر برپا ہوا محشر　　قاتل نے جو سر عون و محمدؑ کے اتارے دریا کے کنارے
گھر لوٹا ہے زینبؑ پہ قیامت کی گھڑی ہے خاموش کھڑی ہے　　سنتا نہیں کوئی تو کسے جا کے پکارے دریا کے کنارے

ساحر حرمِ شاہ میں کہرام بپا ہے زینبؑ کی صدا ہے
میں لٹ گئی پردیس میں ہے ہے میرے پیارے دریا کے کنارے

فضہؑ نے کہا عونؑ و محمدؑ گئے مارے دریا کے کنارے
ماموں پہ فدا ہو گئے زینبؑ کے دلارے دریا کے کنارے

ــــــ سنعر ـ ۱۲ مارچ ۲۰۰۰ ــــــ

★★★★★

اے دلبرانِ جعفرِ طیارؑ الوداع الوداع الوداع الوداع

بنتِ علیؑ یہ بچوں سے کہتی تھی بار بار　　رن کو سدھارو عون و محمدؑ یہ ماں نثار
شیرِ خدا کی بیٹی کے تم دونو شیر ہو　　میداں میں جاؤ فتح میں اب کچھ نہ دیر ہو
جعفرؑ کا افتخار بڑھانا جہاد میں　　نانا کی اپنے شان دکھانا جہاد میں
گھیرے رہیں سپاہ مگر منہ نہ موڑنا　　حیدرؑ کی یادگار ہو میداں نہ چھوڑنا
اب تو یہ آرزو ہے کہ تم رن میں کام آؤ　　سہرے کے بدلے خون بھرے چہرے مجھے دکھاؤ
بچو ضعیف ماموں کو زحمت نہ دیجیو　　لاشیں اٹھائیں بھائی تو جنبش نہ کیجیو

پیاسے جو آؤ گے تو صلہ دے گی تم کو ماں
خود دوڑ کر گلے سے لگائے گی تم کو ماں

64

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا
شبیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ذیجاہ الوداع
اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع
اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

کہہ کے یہ میان سے قاسم نے نکالی تلوار
چاند سا چاند جو چمکا تو ہلالی تلوار
ساری دنیا سے الگ سب سے نرالی تلوار
وار کرنے سے تو جاتی تھی نہ خالی تلوار

آکے زینب سے کہا مادرِ قاسم نے بلاؤ
کہہ دو فرزندِ حسن کو ابھی نوشاہ بناؤ
چادرِ فاطمہ زہراؑ میری بچی کو اڑھاؤ
جمع سب اہلِ حرم بیاہ میں آکر بیٹھو

65

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ　　اے شہیدِ رہِ وفا قاسمؑ　　حسن شبرؑ کا آئینہ قاسمؑ
راس آئی نہ کربلا قاسمؑ
خونِ ناحق بہا تیرا قاسمؑ

رونقِ دشتِ کربلا نہ رہی　　چاند سی رو کی وہ ضیاء نہ رہی　　گھر کی جاں روئے مجتبےٰؑ نہ رہی
اور باقی ہی کیا رہا قاسمؑ
ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ

یوں گیا تو اجل کو دامن میں　　موت بھی تجھ پہ رو پڑی رن میں　　بیکسی دیکھ ماں کے نینوں میں
کون اس کا ہے اب بتا قاسمؑ
ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ

بوند پانی کو لب ترستے ہیں　　طفل بھی پیاس سے سسکتے ہیں　　اشک غم آنکھ سے برستے ہیں
کیسا یہ وقت آ گیا قاسمؑ
ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ

کیوں جدائی ہوئی تیری گھر سے　　کیا تو روٹھا ہے اپنی مادر سے　　خون بہتا ہے دیدہء تر سے
کس خطا کی ہے یہ سزا قاسمؑ

رنگ کیسا حسیں نرالا تھا　　کتنے ارماں سے ماں نے پالا تھا　　کیا خبر تھی وہ مرنے والا تھا
سارے کنبے کا لاڈلا قاسمؑ
ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ

ہو گیا کون پائمال نہ پوچھ　　روزِ عاشور کیا تھا حال نہ پوچھ　　مجھ سے ہاشم کوئی سوال نہ پوچھ
دل کو میرے رلا گیا قاسمؑ
ہائے بیوہ کا آسرا قاسمؑ

___ثوبیہ کی ڈائری سے لکھا ___ ۱۸ مارچ ۲۰۰۰ ___ سنعریاض___

jabir.abbas@yahoo.com

*****

میرے بچے کی آتی ہے مہندی

بیوہ شبرؑ کی رو کر پکاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی　　لوگ کرتے ہیں کیوں آہ و زاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی
کوئی دولہا کی پھپھیوں کو لاؤ ان کی چھوٹی چچی کو بلاؤ　　دیر ہوتی ہے جلد آؤ والی میرے بچے کی آتی ہے مہندی
جا کے کہہ دو یہ شاہِ زمن سے کوئی صغراؑ کا لائے وطن سے　　جائیں اکبرؑ منگائیں سواری میرے بچے کی آتی ہے مہندی
سنتی ہو فاطمہؑ کی خوزادی گھر میں دو بھائیوں کی ہے شادی　　آج جاگی ہے قسمت تمہاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی
جا کے شیرِ خدا کے نواسے کہہ دو دولہا کے چھوٹے چچا سے　　گھر میں شادی کی رسمیں ہیں جاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی قبرِ حسنؑ پر یہ کہنا دیکھ تو جائیں بیٹے کا سہرا　　ان کی فرقت میں آنسو ہیں جاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی

اے وزیر ایک محشر بپا تھا سننے والا ہر ایک رو رہا تھا

ماں جو کرتی تھی یہ آہ و زاری میرے بچے کی آتی ہے مہندی

میرے بچے کی آتی ہے مہندی

سنغر ـــــ ۱۸ مارچ ۲۰۰۰

قتل میں تیرا سہرا ابنِ حسنؑ سجاؤں　　پڑھ کر درود مہندی ہاتھوں پہ میں لگاؤں

شبیرؑ کہہ رہے ہیں قاسمؑ کو پیار کر کے　　فروہؑ حسنؑ کے ارماں دولھا تجھے بناؤں

اکبرؑ سے پہلے مہندی قاسمؑ کو ہے لگائی　　صغراؑ کو کو میں وطن سے کیسے میں بلاؤں

اے کاش دیکھ لیتے وہ بھی پسر کا سہرا　　یادِ حسنؑ میں کیونکر آنسو نہ میں بہاؤں

ہیں سرخ ہاتھ ایسے جیسے کہ خوں ملا ہے　　لوگو تمہیں بتاؤ مہندی کو کیا لگاؤں

سب کہتے ہیں دعا دو وقتِ دعا ہے فروہؑ　　مہندی کے ٹکڑے کیسے سینے سے میں لگاؤں

سب سو گئے براتی رن میں انیس جا کے

پیغام کیسے دے دوں کیسے انہیں اٹھاؤں

★★★★★

نیگ مہندی کا لے لو سکینہؑ لب پہ بیوہ حسنؑ کی یہ لائی　　تیرے بھائی نے مہندی لگائی تیرے بھائی نے مہندی لگائی

پانی ہوتا تو صندل لگاتی سو گئے یوں ہی سارے براتی　　سو نہ جائے تیرا دولھا بھائی نیگ مہندی کا لے لو سکینہ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

صدقہ بھائی کا آ کر اتارو اپنی جاب سے تم کچھ تو وارو　　دو نہ اس طرح بیٹی دہائی نیگ مہندی کا لے لو سکینہؑ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

اتنی شرمندہ صغراؑ سے ہوں میں اس کو کیسے خبر یہ کروں میں　　کتنے کم وقت میں دیکھوں آئی نیگ مہندی کا لے لو سکینہؑ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

جانے کس کی نظر لگ گئی تھی خاک پر مہندی سب گر پڑی تھی　　وہ تو سرورؑ نے جا کر اٹھائی نیگ مہندی کا لے لو سکینہؑ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

دولھا تو لائے ہیں شہ اٹھا کر روک لو در پہ خیمے کے جا کر　　رن میں قاسم نے مہندی لگائی نیگ مہندی کا لے لو سکینہؑ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

تھا حرم میں انیس ایک محشر جب یہ کہتی تھی لاشے پہ مادر

آرزو میرے دل کی بر آئی نیگ مہندی کا لے لو سکینہ

تیرے بھائی نے مہندی لگائی

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رو رو کہتی تھی قاسم کی دولھن چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

ایک دو دن کی میں ہوں سہاگن چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

رن کو میرا اسد ھارا ہے والی مجھ کو چادر اڑھاؤ نہ کالی
ہاتھ کیوں میرے کرتے ہو خالی چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

کل بٹھایا تھا مسند کے اوپر آج بیٹھی ہوں کھولے ہوئے سر
چھین لیتے ہو کیوں میرا زیور چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

رحم آتا نہیں تم کو لوگو کل کی دولھن میرا منہ تو دیکھو
رونمائی تو پہلے مجھے دو چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

آج چوتھی کھلانے کا دن ہے مجھ کو شربت پلانے کا دن ہے
یا کہ بیوہ بنانے کا دن ہے چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

کل کی بیاہی تو ہے آج بیزار میرا سامان ہوتا ہے برباد
میں کروں گی محمدؐ سے فریاد چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

کان میں بولی دولھن کی مادر مر گیا مر گیا تیرا شوہر
کس بھروسے پہ کہتی ہے دختر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

تو کہاں اور کہاں میرا زیور سر چھپانے کو ہوگی نہ چادر
کون کہتی ہے شوہر موئی پر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

آئے نوشاہ کی جب لاش لے کر گھر میں شادی کے برپا تھا محشر

پھر نہ آیا دولھن کی زباں پر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

ـــــ سنعر ـــــ ۱۸ مارچ ۲۰۰۰ ـــــ ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ ـــــ

لاش یہ کس دولھا کی پڑی ہے ہاتھوں میں خوں کی مہندی لگی ہے ٹکڑے ٹکڑے جسم ہے سارا خوں سے بھرا ہے سہرا اس کا

نالاں کناں سہرے کی لڑی ہے

مہکا ہو صندل سے بدن ہے شادی کا جوڑا ہی کفن ہے موت بھی خود جس پہ روتی ہے

ماں نے کتنے ارمانوں سے پھول چنے اپنی آنکھوں سے لاش کے اب ٹکڑے گنتی ہے

صغراؑ سکینہؑ زینبؑ کبراؑ سب کے دل کی ایک تمنا کرب و بلا میں خاک ہوئی ہے

اک چادر میں لاش اٹھا کر خیمے میں جب لائے سرورؑ ماں بھی بننے کی بری ہے

شہ بولے اب سوگ مناؤ چوڑیاں اب دولھن کی بڑھاؤ ہم پہ قیامت کی یہ گھڑی ہے

مر گیا رن میں نازوں کا پالا کیسے میں نے دل کو سنبھالا نبض میری اب ڈوب رہی ہے

نوحہ لکھوں یا سہرا لکھوں بربادی کو شادی کہہ دوں

آنکھوں میں ریحان نمی ہے

*****

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادہ علی اکبرؑ

لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اٹھالائے حسینؑ — نوجواں کو صف اول سے اٹھالائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اٹھالائے حسینؑ — دی صدا لاش پسر آن کے لے جا بانو
چھد گیا برچھی سے اکبر کا کلیجہ بانوؑ

ایک تکبیر سحر سے ایک نماز عصر سے — تاقیامت دین کو حاصل ہے یہ نام و نمود
یادگار عالم اسلام و روح کربلا — صبح اکبرؑ کی اذاں اور شام سرور کا سجود

بیٹا ہوا جب سبط پیمبرؑ پہ فدا — شہ جا کے ہوئے لاشہ دلبر پہ فدا
بانو سے کہا شکر خدا کا ہے مقام — اکبرؑ بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

برچھی کی انی جب لگی اکبر کے جگر میں — اور مر گیا دم توڑ کے آغوش پدر میں
شہ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں — بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تیری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سر اپنا بھی تن پر یہ مجھے بار ہے بیٹا

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا — صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
لاشے پہ کمر پکڑے یہ کہتے ہیں حسینؑ — تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

روتے ہیں نہ فریاد و بکا کرتے ہیں — کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پالا ہے جس کو بر میں — اس بیٹے کو خدا پہ فدا کرتے ہیں

★★★★★

زہراؑ سے کوئی غم پیمبرؑ پوچھے — زینبؑ سے کوئی فراق حیدرؑ پوچھے
پوچھے کوئی سجادؑ سے شبیرؑ کا غم — بانو کے جگر سے داغ اکبرؑ پوچھے

★★★★★

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے — دنیا میں پسر باپ کی زینت کا سبب ہے
اولاد کا ہونا بھی عجب بخشش رب ہے — یہ سچ ہے مگر داغ بھی بیٹے کا غضب ہے
رونے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر
شبیرؑ سے اکبرؑ کو جدا کرتی ہے تقدیر
بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویر پیمبرؑ — اخلاق میں مانند حسنؑ زور میں حیدرؑ
خوش لہجہ و خوش خصلت و خوش وضع سراسر — معشوق جہاں رونق دیں عاشق داور
انصاف سے سب صاحب اولاد بتا دیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی رضا دیں

●●●●●●●●

سنفر ★★★★★ اگست ۱۵ سنہ ۱۹۹۹ ★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بانو کہتی تھی میرے گیسوؤں والے آجا　　علی اکبرؑ میری آنکھوں کے اجالے آجا
شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا　　خواب میں زلف کو مکھڑے سے اٹھانے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

گریہ سجادؑ کا تھا موت اٹھا لے آجا　　مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا
دل ہلا دیتے ہیں زینب کے نالے آجا　　بیکسی پر میری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

★★★★★★★★

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا　　صغراؑ کو دم نزع بہت یاد کیا
ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کہتے تھے حسینؑ　　تم نے علی اکبرؑ ہمیں برباد کیا

●●●●●

امامت کا چاند اور نبوت کا ہالا　　بہتر ستاروں میں ضو بخشنے والا　　چلے لے کے اکبرؑ کو یوں شہ والا　　کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنبھالا

★★★★★★★★

کھا کر سناں جو سینے پہ اکبرؑ گزر گئے　　بولے حسینؑ اے مہ انور کدھر گئے
پیری میں مجھ ضعیف کو برباد کر گئے　　زخم جگر سے تم شفق خوں میں بھر گئے
بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
جنگل بسا دیا مری بستی اجاڑ کے

●●●●●

لگے ہتیار جب اکبرؑ لگانے　　لگا ماں کا کلیجہ منہ کو آنے　　گئی چپکے سے عابد کے سرہانے　　لگیں بیمار کا شانہ ہلانے
اٹھو بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
علیؑ اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

●●●●●

اکبرؑ نے کہا بابا عبث روتے ہو　　کیوں زخمی مجھے دیکھ کے جی کھوتے ہو
شہ نے کہا کس طرح نہ روؤں بیٹا　　اٹھارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

★★★★★

نیزے لچک کے اپنا اثر دیکھتے رہے　　اکبرؑ کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ　　بدلی میں شاہ اپنا قمر دیکھتے رہے
اکبرؑ کی لاش تھی کہیں اصغرؑ کی لاش تھی
بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

مجرئی بانو نے کیا حال بنایا ہوگا　　دل پہ نیزہ علی اکبرؑ نے جو کھایا ہوگا
بانو کہتی تھیں کہ اولاد نہ ہوگی اس کے　　تیر جس نے علی اصغرؑ کے لگایا ہوگا
بیبیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی
سر دربار جو حاکم نے بلایا ہوگا

★★★★★ سنعریاض ★★★★★ ۱۲ فروری ۲۰۰۰ ★★★★★

10 APR 2000
70

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادہ علی اکبر علیہ السلام

کہتی تھی یہ ماں خوں بھری میت سے لپٹ کر

ہائے ہائے علی اکبرؑ ہائے ہائے ہائے علی اکبرؑ

ارمان تھا پہناؤں گی پوشاک شاہانی — افسوس کہ راس آئی نہ تم کو یہ جوانی — کیسا تھا مقدر ہائے ہائے علی اکبر
ہائے ہائے علی اکبرؑ ہائے ہائے ہائے علی اکبرؑ

اتنا تو ذرا ٹھہرو تمہیں دولھا تو بنالوں — بس ایک جھلک سہرے کی صغراؑ کو دکھادوں — بے چین ہے خواہر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

اٹھارہ برس پال کے پروان چڑھایا — وہ گیسوؤں والا ہے میرا خوں میں نہایا — بے چین ہے خواہر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

ماں تیری جدائی میں بھلا کیسے جیئے گی — مر جائے گی صغراؑ جو خبر تیری سنے گی — اب کیا کروں جی کر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

تم ہچکیاں لے لے کے جو دم توڑ رہے ہو — منہ ماں سے ہمیشہ کے لئے موڑ رہے ہو — کیوں روٹھے ہو دلبر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

آئیں جو ہمیں لوٹنے خیمے میں ستمگر — ماں دے گی صدائیں علی اکبرؑ علی اکبرؑ — چھن جائے گی چادر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

ٹھہرو کہ میں اٹھارویں منت تو بڑھادوں — پھر لے کے بلائیں تجھے جینے کی دعا دوں — صدقے ہو یہ مادر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

پہلے تو ایک آواز پہ اٹھ جاتے تھے بیٹا — اب اتنی صداؤں پہ بھی پہلو نہیں بدلا — کیا ہو گیا دلبر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

جب کوئی جواں لاش نظر آتی ہے محشر — ایک آہ سوئے کربلا جاتی ہے محشر
دل روتا ہے کہہ کر ہائے ہائے علی اکبرؑ
ہائے ہائے علی اکبرؑ

—— سنفر —— ۱۹ مارچ ۲۰۰۰ ——

زینبؑ علی اکبرؑ کی جینے کی دعا مانگو — بچ جائے میرا بچہ تم اس کی دعا مانگو
زینبؑ یہ پسر میری آنکھوں کی بصارت ہے — بچ جائیں میری آنکھیں تم اسکی دعا مانگو
رکھتے تھے اٹھاتے تھے میت علی اکبرؑ کی — خیمے تک پہنچ جائیں تم اس کی دعا مانگو
اکبر کہا کرتی تھیں سکینہؑ علی اکبرؑ سے
میرا بھائی بچ جائے تم اس کی دعا کرنا

*****

اکبرؑ تیری بہنا کو تیری یاد ستاتی ہے — ویران حویلی میں بیمار بلاتی ہے
اکبرؑ تیرا وعدہ تھا میں لینے کو آؤنگا — بن تیرے میری بہنا سہرا نہ سجاؤں گا — کپڑے تیری سادی کے ہمشیر بناتی ہے
اکبرؑ تیری بہنا کو تیری یاد ستاتی ہے
زخمی تھا تیرا سینہ کل خواب میں دیکھا تھا — کچھ آگ کے شعلے تھے جلتا ہوا جھولا تھا — اس خواب کی کی صغرا کو تعبیر رلاتی ہے

10 APR 200

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبرؑ تیری بہنا کو تیری یاد ستاتی ہے

خط بھیجا نہ خود آئے کیا بات ہوئی بھیا — میں دیس میں تنہا ہوں پردیس میں ہے کنبہ — دن مجھ کو رلاتے ہیں شب مجھ کو ڈراتی ہے

اکبرؑ تیری بہنا کو تیری یاد ستاتی ہے

بیمار شفا پائے اکبرؑ جو میرا آئے — بن اپنے مسیحا کے گھٹ گھٹ کے نہ مرجائے — دھڑکن تیرے آنے کی بس آس بندھاتی ہے

اکبرؑ تیری بہنا کو تیری یاد ستاتی ہے

سنعر ۲۰ مارچ ۲۰۰۰ء

آنکھیں ترس گئی ہیں اکبرؑ کے دیکھنے کو

لیلیٰؑ کے لب پہ ہردم رہتا تھا ایک نالہ — وہ تھا تو اس کے دم سے گھر میں تھا اک اجالا

اٹ جائیں گے وہ گیسو سب خاک میں لہو میں — یہ دن بھی دیکھنا تھا سہرے کی آرزو میں

پھر عید آئی سب نے پہنے نئے لبادے — آئے نہیں پلٹ کر امت کے شہزادے

خورشید سادہ چہرہ رنگت میں تھا سنہرا — پلکوں کی چلمنوں پر تھا ابروؤں کا پہرا

سنتے ہیں اس کا چہرہ سب خوں میں بھر گیا تھا — کہتے ہیں اس کے دل میں نیزہ اتر گیا تھا

زینبؑ سے ہو کے رخصت جب رن کو وہ چلا تھا

ہر کوئی بڑھ کے اس کے ماتھے کو چومتا تھا

*****

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر

کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

قتل کی زمیں بھا گئی کیوں تم کو میرے لال — دیکھو تو ذرا آ کے میری جان میرا حال — نیزہ تیرے سینہ میں ہے دل میں میرے خنجر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر

کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

ارمان تیرے بیاہ کا زینبؑ کو بہت تھا — سہرا نہ بندھا ہو گئے بے سر میرے بیٹا — بارات کہاں لے گئے آنا تھا تمہیں گھر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر

کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

شبیرؑ ضعیفی میں تیرا داغ اٹھائیں — تیرے بنا پردیس میں ہم ٹھوکریں کھائیں — کیا تم کو گوارا ہے کہ مرجائیں تڑپ کر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر

کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

اے لال یہ سوچا تھا ضعیفی میں سہارا — عباسؑ کا کچھ ہو گا تو کچھ ہو گا تمہارا — دیکھیں گے نظر بھر کے ہمیں کیسے ستم گر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر

کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سینے پہ سناں کھا کے بڑے چین سے سوئے　تیرے لئے ماں روئے بہن روئے پھوپھی روئے　یہ تم کو اجل آئی ہے یا مر گئے سرورؑ

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر
کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

جب شام کو چھا جائے گا مقتل میں اندھیرا　بس اتنا ہے دھیان تمہیں اے میرے بیٹا　تنہائی سے گھبرا کے نہ روئے علی اصغرؑ

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر
کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

یہ کس کی نظر کھا گئی تم کو میرے پیارے　ناموسِ محمدؐ کے ہیں گردش میں ستارے　قسمت میری پھوٹی ہے تو بگڑا ہے مقدر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر
کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

یہ فوجِ ستم ہم کو نہ جانے کہاں لے جائے　قیدی کرے گھر لوٹ لے کیا کیا یہ ستم ڈھائے　چھینی ہے ابھی سر سے ستم گار نے چادر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر
کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

ریحان کہاں تک میں لکھوں قصۂ غمناک　آنکھیں ہیں لہو میری میرے قلب و جگر چاک　خاموش قلم ہو گیا روداد یہ لکھ کر

ماں کہتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر
کیوں خاک پہ سوتے ہو میری جاں علی اکبرؑ

★★★ سنگر ★★★ ۲۰ مارچ ۲۰۰۰ ★★★

بانوؑ نے کہا اے میرے جانی علی اکبرؑ
برباد ہوئی تیری جوانی علی اکبرؑ
جس نے تجھے مارا وہ مسلماں نہ ہوگا　تھے تم تو محمدؐ کی نشانی علی اکبرؑ
اے لال اب آنکھوں سے سجھائی نہیں دیتا　آجاؤ میرے یوسفِ ثانی علی اکبرؑ
دل خوں ہوئے جاتا ہے فرقت میں تمہاری
ماں دے نہ سکی نزع میں پانی علی اکبرؑ

★★★★★

شمع روشن کر کے اشکوں کی روانی کے لئے　رات بھر ماں روئی اکبرؑ کی جوانی کے لئے
کربلا اس واسطے بچوں کو میں لائی تھی کیا　کوئی مر جائے تو کوئی ساربانی کے لئے
کہہ دیا کرتی تھیں زینبؑ سب ہواقعاتِ کربلا
ضد کیا کرتے تھے بچے جب کہانی کے لئے
حیف ہے صد حیف علی اکبرؑ تو ہوں پیوندِ خاک　اور میں زندہ رہوں قرآن خوانی کے لئے
اے فلک داغِ علی اکبرؑ دیا لیلیٰؑ کو کیوں　منتیں مانگیں تھی کیا کیا اس جوانی کے لئے
اکبرِ مہ رو کا مرنا اور ایامِ شباب　کیا اجل تو منتظر تھی اس جونی کے لئے
موجزن ہو سامنے نہرِ فرات اللہ رے ظلم
شاہِ دیں تڑپا کریں ایک بوند پانی کے لئے

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاشِ اکبرؑ اٹھا رہے ہیں حسینؑ
دل کی قوت دکھا رہے ہیں حسینؑ

دو صدا ہو کہاں علی اکبرؑ　ٹھوکریں رن میں کھا رہے ہیں حسینؑ　آہ کرتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں　کس کا لاشہ اٹھا رہے ہیں حسینؑ
لڑکھڑاتے ہیں انبیا کے قدم　جس جگہ مسکرا رہے ہیں حسینؑ　چن کے قاسمؑ کی لاش کے ٹکڑے　اپنے دامن میں لا رہے ہیں حسینؑ
ماں کہاں ہے دولھن کہاں ہے پھوپھی　ساتھ دولھا کے آ رہے ہیں حسینؑ　آنکھ کھولو پدر کا حال ہے غیر　اٹھو اکبرؑ جگا رہے ہیں حسینؑ
جاؤ خیمے میں جاؤ اے زینبؑ　لاش اکبرؑ کی لا رہے ہیں حسینؑ　دل کی راہوں پہ آنسوؤں کے چراغ　کر لو روشن کہ آ رہے ہیں حسینؑ
جس جگہ رکھ رہے ہیں پیشانی　فخرِ کعبہ بنا رہے ہیں حسینؑ　کر کے حجت تمام اعداء کی　زورِ حیدرؑ دکھا رہے ہیں حسینؑ

زلزلے میں ہے کیوں زمیں شاھد
قبرِ اصغرؑ بنا رہے ہیں حسینؑ

___ طالبِ دعا ___ سنعر ___ ۲۰ مارچ ۲۰۰۰ ___

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ارماں بہت تھا میں تیری شادی رچاؤں　اک روز دولھن چاند سی میں بیاہ کے لاؤں　پر لاش پہ روتی ہے تیری کوکھ جلی ماں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

زندہ سا تمہیں دیکھ کے اب کیسے جیئیں گے　سوچا تھا تیرے بیاہ کی پوشاک سیئیں گے　پر تجھ کو کفن بھی نہ ملا ہائے میری جاں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

روتی ہے پھوپھی جس نے تجھے لاڈ سے پالا　تم کیا گئے رخصت ہوا اس گھر سے اجالا　اک باپ ضعیفی میں ہوا بے سر و ساماں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

بیمار بہن تکتی ہے بیٹا تیرا رستہ　پردیس میں آئے تو رہا یاد نہ وعدہ　قتل کیا آباد مدینہ کیا ویراں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پھرتا ہے میری آنکھ میں اب تک وہی منظر　اے جانِ پدر نورِ نظر اے علی اکبرؑ　ہم شکلِ نبیؐ کہتے تھے تم کو شہِ ذیشاں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پیاسے تھے بہت پیاس نہ کس طرح بجھائی　اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائی　تم سوتے ہو ماں جاتی ہے بیٹا سوئے زنداں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

اللہ نگہباں تمہارا میرے پیارے　ہم لوگ رسن بستہ سوئے شام سدھارے　سوتا ہے تیرے ساتھ ہی اصغرؑ ناداں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ریحان یہ کیا خوب لکھا غم کا فسانہ　زہراؑ نے تجھے بخشا ہے لفظوں کا خزانہ　لے ہو گیا بخشش کا تیرا حشر میں ساماں
شاہؑ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھ ماہ کا مجاہد علی اصغرؑ

کھلا یہ راز اے اصغر تیری کہانی سے — کہ کم سنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے
زمانہ آج تک اس کا جواب دے نہ سکا — سوال تو نے کیا تھا جو بے زبانی سے

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے — ہاتھوں پہ رکھ کے فدیہ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہ انور کو لے چلے — چلائی ماں کہاں میرے دلبر کو لے چلے

فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس چراغ سے

علی اصغرؑ کی طفلی کہہ رہی تھی بڑھ کے لشکر سے — الٹ دیں فوج کو کچھ ناتوں ایسے بھی ہوتے ہیں
زباں ہونٹوں پہ پھیریں اور دلوں پر تیغ چل جائے — گھرانے میں علیؑ کے بے زباں ایسے ہوتے ہیں

جب دفن ہوا بعد شہ نیک نہاد — کی فاطمہؑ نے قبر پر آکر فریاد
چھوٹی سی لحد بنا کر اصغرؑ کی وہاں — کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ

مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے — ہاں مرگ علاج دل صد پارہ ہے
اصغرؑ کو لٹا قبر میں کہتے تھے حسینؑ — آرام کرو بس یہی گہوارہ ہے

●●●●●

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خوں کا ٹھکانہ کہیں نہیں

جب کربلا میں لٹ چکیں بانوئے دل حزیں — اور تیر کھا کے اٹھ چکا دنیا سے نازنیں
معصوم کے گلے سے نہ قطرہ گرے کہیں — چلو میں خون لے کے پکارے یہ شاہ دیں

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

چلو میں خون بھر چکے جب شاہ ملک ودیں — تھا قصد پھینکنے کا سوئے عرش یا زمیں
آواز دی ہر ایک نے مولا نہیں نہیں — چہرے پہ خون مل کے پکارے یہ شاہ دیں

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

اکبرؑ نے کھائی دل پہ سناں خون بہہ گیا — شانے کٹا کے شیر ترائی میں سو گیا
قاسمؑ کا لاشہ حیف ہے پامال ہو گیا — اب تیرے خون سے اے میرے مہ جبیں

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

بچے کا حال دیکھ کے روتے تھے اہل شر — جنبش میں تھی زمیں تو لرزتے تھے عرش بھر
پیکاں سے حرملا نے کیا اس کا حلق تر — بولے حسینؑ ڈال کے بچے پہ ایک نظر

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں

★★★★★ سفر ۱۴ اگست ۱۹۹۹ء ★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہزاروں سال نہر علقمہ بہتی رہے لیکن   کلیجہ مادرِ اصغر کا ٹھنڈا ہو نہیں سکتا

●●●●●

تاریخ میں ملتی نہیں اصغرؑ کی مثال   کم سن تھے مگر سختیاں سب جھیل گئے
موت آئی مقابل تو کھلونا سمجھا   ہنستے ہوئے بچوں کی طرح کھیل گئے

******

بے سبب آتے نہیں دنیا میں پیہم زلزلے   یہ زمیں اب تک علیؑ اصغرؑ کے ہلانے میں ہے

******

میرے اصغرؑ کہاں ہو آجاؤ   رات کا وقت ہونے والا ہے
پانی پینے گئے تھے مقتل میں   تیر کھانے گئے تھے مقتل میں
دل جلانے گئے تھے مقتل میں
میرے اصغرؑ یہ کیا کیا تم نے   تیر گردن پہ کھالیا تم نے
موت کا جام یوں پیا تم نے   ہنس کے سب کو رلا دیا تم نے
چل دیئے روٹھ کر ہائے   میں نے کپڑے نئے نہ پہنائے   بال الجھے ہوئے نہ سلجھائے   کون اب ماں کے دل کو بہلائے

*****

ہر اک قدم خرد پہ سنبھالا حسینؑ نے   بخشا نظر کو اجالا حسینؑ نے
جب ظلم سرکشی کی حدوں سے گزر گیا   جھولے سے اپنا شیر نکالا حسینؑ نے

●●●●●

بانو کے شیر خوار کو ہفتم سے پیاس ہے   بچے کی نبض دیکھ کے ماں بے حواس ہے
نے دودھ ہے نہ پانی کے ملنے کی آس ہے   پھرتی ہے آس پاس یہ جینے سے یاس ہے
کہتی ہے کیا کروں میں دہائی حسینؑ کی
بجلی پھری ہے آج میرے نورِ عین کی

*****

قبرِ اصغرؑ سے کہتی تھی بانو   اے لحد ہم یہاں سے چلتے ہیں
تو ہماری طرح سے بہلانا   شب کو اصغر بہت مچلتے ہیں
کھینچتے ہیں گلے سے تیر حسینؑ
منہ سے اصغرؑ لہو اگلتے ہیں

*****

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی اصغرؑ

غربت میں بے کسی کا بادل سا چھا رہا ہے　　سب چل دیئے مجاھد خیموں میں کیا رہا ہے　　ننھا سا اک سپاہی میداں میں آ رہا ہے
ماتھے پہ ہے پسینہ زلفیں بکھر رہی ہیں　　سورج کی گرم کرنیں صدقے اتر رہی ہیں　　اللہ رے گل سا چہرہ کیا تمتما رہا ہے
ننھا سا یہ مسافر دیکھو راہ رضا کا　　تاریخ اسی کو فاتح لکھے گی کربلا کا　　جھولے کو چھوڑ کر جو مقتل بسا رہا ہے
سارے جہاں سے کہہ دو کون و مکاں سے کہہ دو　　یہ روح کارواں ہے ہر کارواں سے کہہ دو　　پیاسا ہے تین دن کا اور تیر کھا رہا ہے

★★★★

قبر اصغر سے کہتی تھی بانو　　اے لحد ہم یہاں سے چلتے ہیں
تو ہماری طرح سے بہلانا　　شب کو اصغر بہت مچلتے ہیں

★★★★★

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم　　نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیل (اقبال)
گلے میں تیر باچھوں میں خون نظر میں سکوں　　عبور کر گئے اصغرؑ مقام اسماعیلؑ (افسر عباس)
کیا ہے کربلا میں اصغر معصومؑ نے جیسے　　ادا کرتے نہ اسماعیلؑ بھی یوں حق فرزندی

★★★★★

سرمایہ دین دولت احساس ہے اصغرؑ　　ہمنام علیؑ جراءت عباسؑ ہے اصغرؑ
شبیرؑ وہ قرآن مصائب ہیں کہ جس میں　　الحمد سکینہؑ ہے تو والناس ہے اصغرؑ
گر سو ہی گیا ہے تو اسے اب نہ جگانا
اے شام غریباں بہت حساس ہے اصغر

●●●●●

آئی ہے تیر بن کے اصغرؑ کی موت ہائے　　شام غریباں آئی پر گھر نہ آئے اصغرؑ
عباسؑ کو بلاؤ اصغر کو جا کے لائیں　　بکھری پڑی ہیں لاشیں اور رات کا اندھیرا
ایسے میں کوئی کیسے ننھی سی لاش پائے
جبریل تھام لے پر ماں دیکھنے نہ پائے

★★★★

حشر تک ڈیوڑھی میں ماں کرتی رہے گی انتظار　　بھیج کر بے شیر کو پانی پلانے کے لئے
لاش اصغرؑ گود میں ہے اور لاشوں پر نظر　　شاہؑ کسے آواز دیں تربت بنانے کے لئے
قبر اصغرؑ خود بنائی فاطمہ کے لال نے　　گور میں جھولے کے عادی کو سلانے کے
مل گئے حیدرؑ کا دل صبر حسنؑ صبر حسینؑ
گردن اصغر سے پیکاں کھینچ لانے کے لئے

_____ سنعر یاض _____ ۱۸ فروری ۲۰۰۰ _____

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحے چھ ماہ کے اصغرؑ کے لئے

لوری سنا کر کہتی تھی مادر　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا　　موند لے آنکھیں اے میرے دلبر　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
آجا رے نندیا نیندیا آجا　　ماں کے لبوں پر تھی یہی لوری　　گھل مل جا خیموں میں آکے　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
پیاس سے اب بے چین نہ ہونا　　تجھ کو ابھی سیراب کروں گی　　پانی گئے ہیں لینے کو سرور　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
سوتے سوتے سے چونک گیا جو　　یاد نے کس کی تجھ کو ستایا　　مجھ کو بتا تو کیوں ہے مضطر　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
مٹھیاں تو نے کیوں باندھی ہیں　　ننھے سے دل میں کیا ٹھانی ہے　　بدل بدلے کیوں ہیں تیور　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
جھولے سے خود کو کیوں ہے گرایا　　مجھ کو تم اے لال بتادو　　کس کی صدا نے کردیا مضطر　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
لے کے بلائیں کہتی تھی بانوؑ　　ہوتا جو بس میں یہ میرے بیٹا　　جان بھی کرتی تجھ پہ نچھاور　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا
چھد گیا ہائے ننھا گلا جب　　شہ نے لٹایا قبر میں کہہ کر　　دیکھ نہ لے اس حال میں مادر　　سوجا اصغرؑ پیارے سوجا

★★★★★★ سنعریاض ★★★★★★ ۱۱مارچ ۲۰۰۰ ★★★★★★

شہ نے یہ خیمے کے در سے دی صدا اصغرؑ چلو　　اب نہیں کوئی ہمارا آسرا اصغرؑ چلو
ہو چکے بے چین تم سن کر ھل من کی صدا　　کیا کریں ناصر نہیں کوئی رہا اصغرؑ چلو
باپ ہے تنہا تمہارا اور دشمن چار سو　　ہو چکی ظلم و ستم کی انتہا اصغرؑ چلو
اب نہ قاسمؑ ہیں نہ اکبرؑ ہیں نہ عباسؑ و علیؑ　　کر چکے سب فرض اپنا اب ادا اصغرؑ چلو
سرخرو کردو ہمیں بیٹا خدا کے سامنے　　حرملہ کے تیر پر رکھ دو گلا اصغرؑ چلو
فرض ہے تم پر بھی بیٹا کچھ تو خدمت باپ کی　　آج کرنا ہے تمہیں یہ حق ادا اصغرؑ چلو
تم کو دینا ہے لہو دین پیمبرؐ کے لئے　　تیر کھالو حلق پر اے مہ لقا اصغرؑ چلو
یہ دکھا دو تم بھی ہو پوتے خدا کے شیر کے　　آج بے خیر سے بڑھ کر معرکہ اصغرؑ چلو
یہ تو سچ ہے تین دن کی پیاس سے تم ہو نڈھال　　مانگ کر دیکھیں گے کوزہ آب کا اصغرؑ چلو

چھوڑ دو اے لال اب آغوش مادر چھوڑ دو
وقت یہ　　ہرگز　　نہیں آرام کا اصغرؑ چلو

★★★★★ ثوبیہ کی ڈائری سے لکھا ★★★★★

روکے کہتی تھی ماں　　تجھ کو ڈھونڈوں کہاں　　اصغرؑ بے زباں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں
اب تو روتے نہیں　　بولتے کیوں نہیں　　سو رہے ہو کہاں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں
قید ہوتی ہوں میں　　کب سے روتی ہوں میں　　بندھ چکی ریسماں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں
پاس دادی کے　　یاشہ کی گودی میں ہو　　کچھ تو دے دو نشاں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں
خیمے جلنے لگے　　شہ مارے گئے　　لو اٹھیں آندھیاں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں
تم بلاتے نہیں　　آپ آتے نہیں　　لو چلا کارواں تجھ کو ڈھونڈوں کہاں

رن سے پلٹو گے کب　　جلتے خیموں میں اب
اٹھ رہا ہے دھواں　　تجھ کو ڈھونڈوں کہاں

★★ ۱۰ مارچ ۲۰۰۰ ★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی

ڈھونڈا تم کو کس کس جا بیٹا پر نہ کہیں مادر نے پایا کوشش ہر ناکام ہوئی
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
خورد و کلاں سب بیٹھے ہیں سہمے چھن گئی چادر جل گئے خیمے ظلم و جفا بھی عام ہوئی
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
شوہر وارث بھائی دلبر روٹھ گئے اس ارض پہ آکر فرقت ہر ہر گام ہوئی
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
کیوں نہیں آئے رن سے اصغرؑ ہم سے تو فرماتے تھے سرورؑ ہو گئے ذبح سبطِ پیمبرؐ نالہ کناں ہے تیری خواہر عرض یہ کیوں ناکام ہوئی
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
یاد میں تیری کرتی ہے زاری سوتی نہیں ہمشیر تمہاری فکر میں بے آرام ہوئی
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
لے گئے ظالم لوٹ کے چادر سر ننگے ہیں ماہِ انور خواہر شاہِ انام ہوئی ......؟
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی
حال ہمارا غم کا سن لو کچھ تو سہارا آکر دے لو پابندِ آلام ہوئی ......؟
آجاؤ اصغرؑ شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی

سنغر ــــ ۲۰۰۰-۳-۱۰م ــــ

ہائے اصغرؑ کیا کروں اے جانِ مادر کیا کروں

تھی یہ بانوؑ کی فغاں دنیا میں رہ کر کیا کروں موت نے برباد کر ڈالا میرا گھر کیا کروں
ہے رگِ جاں کے لئے ہر سانس نشتر کیا کروں حسرتوں کا دل میں اک برپا ہے نشتر کیا کروں
ہائے اصغرؑ کیا کروں اے جانِ مادر کیا کروں
اے میرے نورِ نظر تم کو اگر پاؤں گی میں دیکھ لینا رات بھر سینے سے لپٹاؤں گی میں
سرخ پھولوں سے چمن گلشن کے مہکاؤں گی میں اب نہ بھیجوں گی تمہیں گھر سے باہر کیا کروں
ہائے اصغرؑ کیا کروں اے جانِ مادر کیا کروں
تم سمجھتے ہو یہاں سے اپنے گھر جاؤں گی میں چھوڑ کر تنہا تمہیں بیٹا کدھر جاؤں گی میں
قبر سے ٹکرا کے سر جنگل میں مر جاؤں گی میں پھیر لوں کیوں نہ گلے پر اپنے خنجر کیا کروں
ہائے اصغرؑ کیا کروں اے جانِ مادر کیا کروں
موت نے خود لوریاں دیں نیند لانے کے لئے رن میں آئے زلزلے جھولا جھلانے کے لئے
تم چلے میدان میں کیسے تیر کھانے کے لئے اب تمہیں تربت سے گہوارے میں لا کر کیا کروں
ہائے اصغرؑ کیا کروں اے جانِ مادر کیا کروں

ــــ★★★★★ــــ

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے

شاہ تو آئے جاں ءِ مادر تم نہیں آئے کب سے کھڑی ہوں خیمے کے در پر آنکھوں میں لے کر اشکوں کے ساغر

★★★★★

ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
تم نے اشاروں میں یہ کہا تھا دے دیں رضا قتل کی خدارا کر کے فتح میں آؤں گا لشکر
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
ہنستے ہوئے خیمے سے سدھارے پیش ءِ نظر ہیں سارے نظارے ہو گیا کیا میدان میں جاکر
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
تیر لگا ہے کیا گردن پہ جو نہیں دیکھا ماں کو پلٹ کر کون سی مجبوری تھی اصغرؑ
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
قتل ہوئے جو جور و جفا سے شاہ اٹھا کر لائے وہ لاشے آتے ہیں تنہا رن سے سرور
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
خالی جو پہلو پاؤں گی بیٹا غم سے پھٹے گا میرا کلیجہ رات بھی گزرے گی رو رو کر
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
بعد تمہارے یہ ہوا اصغرؑ چل گیا حلق شہ پہ خنجر جل گئے خیمے لٹ گئی چادر
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے
کس نے انیس ءِ غم کو پکارا بلواؤ آواز دو دوبارہ نوحہ یہی تھا بانوؑ کے لب پر
ننھے مجاھد رن میں جاکر تم نہیں آئے

____۱۰ مارچ ۲۰۰۰____

ام لیلیٰ کہے پیٹ کر سر گور میں میرا بچہ ڈرے گا ننھا لاشہ کروں دفن کیونکر گور میں میرا بچہ ڈرے گا
آہ ننھا کفن میں بناؤں اپنے ہاتھوں سے اس کو پہناؤں خاک میں اس کو کیوں کر لٹاؤں گور میں میرا بچہ ڈرے گا
سر ہے مٹی پہ تکیہ کہاں ہے خاک توشک ہے جھولا کہاں ہے سب تو سب ماں کا پہلو کہاں ہے گور میں میرا بچہ ڈرے گا
لوریاں قبر میں کون دے گا کون سو جاؤ پیارے کہے گا دودھ یہ لال کس کا پیئے گا گور میں میرا بچہ ڈرے گا
دفن کردو یہ ننھے سے جی کو سونپ دیتی ہوں روح ءِ نبی کو دم کرو پڑھ کے نادِ علی کو گور میں میرا بچہ ڈرے گا

____۱۱ مارچ ۲۰۰۰____ سنعر____

اے مومنو جب خون میں ڈوبا ہوا آیا اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ
شبیرؑ نے اک ماں سے اسے کیسے چھپایا اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ
اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ
ہاتھوں پہ جنازہ علی اصغرؑ کا اٹھا کر رخ سوئے فلک کر کے صدا دیتے تھے سرورؑ
اللہ یہی حدیہ آخر ہے ہمارا اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ
چہرے پہ میرے خون ہے میرے غنچہ دہن کا مرجھایا ہے یہ پھول محمدؐ کے چمن کا
اے نانا تیرے دین پہ کرتا ہوں میں صدقہ

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ

سنگدل تھے لعیں بچے پہ کچھ رحم نہ کھایا   پانی کے طلب کرنے پہ خوں اس کا بہایا
اسلام کو اب حشر تلک کر گیا زندہ   اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ

جب رات کو ماں اپنے تصور کو جگاتی   آواز اسے جھولے کی نوحہ یہ سناتی
کیا بھول گئی ہاتھوں پہ سرور کے جو دیکھا
اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ

ماں کہتی تھی اے گود کے پالے علی اصغرؑ   تھی آرزو دیکھوں گی میں سہرا تیرے سر پر
کیوں وقت نے مجھ کو کھ جلی کو ہے دکھایا
اصغر کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ

یاد آ گیا زندان میں جو بھیا کا ہمکنا   سجادؑ سے تب کہنے لگی بالی سکینہؑ   کیا کھا کے ترس دھوپ سے لوگوں نے اٹھایا
اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ
اصغرؑ کا جنازہ اصغرؑ کا جنازہ

*****

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

تڑپ کے مادر اصغرؑ یہ دے رہی تھی صدا   ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے   تو اتنی تیز نہ چل اے ہوائے کرب و بلا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

بلا کی پیاس تھی آئی نہیں تھی نیند اس کو   اٹھا کے لے گئے جھولے سے جب حسینؑ اس کو
نہ جانے کس طرح میداں میں اس کو چین ملا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

جو بس چلے تو میں سانسیں بھی روک لوں اپنی   یہ شور سن کے کہیں کھل نہ آنکھ اس کی
اے میرے قلب دھڑک کر نہ آج اس کو جگا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

فرات اپنی روانی کے شور سے کہہ دے   یہ میرا لال تیرے شور سے نہ اب چونکے
میں اس کی نیند کی خاطر تو کر رہی تھی دعا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

سکینہؑ کوزوں کو آپس میں یوں نہ ٹکراؤ   یہاں سے خیمہ ء سجادؑ میں چلی جاؤ
نہیں ہے تم کو میری مہ لقا یہ بات پتہ
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

گلا ہے زخمی میرے لال کا خیال کرو   قدم زمین پہ اپنے یہ سوچ کر رکھو
جو نیند سے یہ اٹھے گا دکھے گا اس کا گلا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

میں اس کے خون بھرے کپڑے نہیں بدلتی ہوں   میں ماں ہوں بات یہ اچھی طرح سمجھتی ہوں
یہ نیند کچی ہے بھاری ہوا کا جھونکا ہے
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ٹھہر گیا ہے یہ جھولا اسے جھلاؤ نہیں　　　　ہلا کے جھولا میرے لال کو جگاؤ نہیں
یہاں سے گزرے دبے پاؤں سے کربلا کی ہوا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

بس ایک بات سمجھ میں میرے نہیں آئی　　　　ابھی تو پیاس سے حالت تباہ تھی اس کی
بغیر پانی کے کیسے اسے سکون ملا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے
ریحان اعظمی دیکھا ہے جا کے کرب و بلا　　　　جہاں پہ مادرِ اصغرؑ کا تھا کبھی خیمہ
دبی دبی سی ابھی تک وہاں ہے ایک صدا
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

_____ یہ نوحے ثوبیہ نذر کی ڈائری سے لکھے ___ بعض الفاظ پڑھے نہیں جا رہے تھے ___ خود درست کر لیں _____ ۱۱ مارچ ۲۰۰۰ ___

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر یاد جب آجاتا ہے بابا دل میرا پھٹ جاتا ہے بابا

ایک رسن میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گلے بر سر دربار سب اس طرح لائے گئے کوٹھوں سے برساتے تھے پتھر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

بالی سکینہؑ کا غم دل سے نہیں بھولتا سب کے تھے شانے بندھے اس کا بندھا تھا گلا درد سے وہ رہتی تھی مضطر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

میری پھوپھی جان تھیں بلوے میں وہ سر کھلے نیزے سے عمو میرے فرش پہ گر پڑتے تھے ہائے چچا جاں کا سر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

لے کے گئے جب ہمیں بزم ستمگار میں سات سو کرسی نشیں بیٹھے تھے دربار میں تخت پہ بیٹھا تھا ستمگر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

قبر پہ شبیرؑ کی کرتے تھے عابدؑ بکا ہو گئی کیا کیا جفا سینئے شہ کربلا سر پہ کسی کے نہ تھی چادر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

کوفے کے بازار میں مجمع کفار میں ایک تماشا تھا آل ستمگار میں ایسے میں ماں بہنیں کھلے سر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

طوق سے ہرگز نہ تھا بابا میرا سر جھکا ہتکڑی اور بیڑی کا کوئی مجھے غم نہ تھا دیکھا نہیں جاتا تھا منظر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

جب کیا سجادؑ سے آ کے کسی نے سوال گزرا کہاں پر امامؑ آپ کو زیادہ ملال کہتے تھے الشام مکرر

کوفے اور شام کا منظر کوفے اور شام کا منظر

★★★ طالب دعاء سنعر ۱۲ مارچ ۲۰۰۰م ★★★★

الشام الشام الشام

پوچھتا تھا اگر کوئی آکر بہت دکھ اٹھائے کہاں پر رو کے کہتے تھے سجادؑ مضطر

الشام الشام الشام

کہے تم سے کیا شہ کا جانی بہت دکھ بھری ہے کہانی جہاں روئے گا جس کو سن کر

الشام الشام الشام

ہمیں شامیوں نے ستایا گلی در گلی یوں پھرایا کہ سب بی بیاں تھیں کھلے سر

الشام الشام الشام

بیبیاں کہہ رہی تھیں یہ باہم ہائے پردیس میں لٹ گئے ہم کیسا بگڑا ہمارا مقدر

الشام الشام الشام

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک رسی میں بارہ گلے تھے | گرد چہروں پہ اور سر کھلے تھے | شہ کا سر تھا نیزے کے اوپر

الشام الشام الشام

ایک چھوٹی سی بچی تھی ان میں | وہ بھی باندھی گئی تھی رسن میں | ابن حیدرؑ کی معصوم دختر

الشام الشام الشام

ہم جو پابندِ طوق و رسن تھے | ہم تھے گھیرے میں عدو کے خستہ تن تھے | شرم سے تھے ہمارے جھکے سر

الشام الشام الشام

ایک بیمار لاکھوں الم ہیں | پھر بھی اس پر یہ ظلم و ستم ہیں | کتنا غمناک ہے اف یہ خنجر

الشام الشام الشام

ایک چھوٹا سا تھا قید خانہ | جس میں محفوظ تھا سب گھرانہ | بدن خاک تکیہ نہ بستر

الشام الشام الشام

باپ کے ساتھ کرب و بلا میں | کاش مرجاتے راہِ خدا میں | ایسی ذلت سے تھی موت بہتر

الشام الشام الشام

اٹھائی ہے جو میں نے ذلت | خدا کی قسم ہے محبت | صدا روؤں گا یاد کر کر

الشام الشام الشام

سنعر ۱۲۔۳۔۲۰۰۰ء

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

ایک ہی بات سجادؑ کو کھا گئی | سر کھلے ہائے زینبؑ کہاں آ گئی

الشام الشام الشام

طوق کے بوجھ سے سر نہیں تھا جھکا | وجہ شرمندگی اک یہی درد تھا | مجمع اشقیا میں پھوپھی آ گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

تپ رہا تھا بدن اور زنجیر بھی | بے ردا ماں پھوپھی اور ہمشیر بھی | سوچتے تھے نہ کیونکر قضا آ گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

بی بیوں کے گلے ریسماں سے بندھے | گرد آلود بالوں سے چہرے چھپے | شام تک اس طرح بنت زہراؑ گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

وارثوں کے جنازے پہ روئے نہیں | عصرِ عاشور کے بعد سوئے نہیں | نیند رخصت ہوئی آنکھ پتھرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

اک تو زندان اس پر اندھیرا بہت | اور فریاد کرنے پہ پہرہ بہت | موت بھی اس اندھیرے سے گھبرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

سو گئی قید خانے میں وہ غم زدہ | جس کا شامِ غریباں میں دامن جلا | قید خانے کی اس کو زمیں کھا گئی

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

کیسے دفنائیں جکڑے ہیں زنجیر میں   درد لکھے ہیں کیا صرف تقدیر میں   دفن کرنے سکینہؑ کو ماں آگئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

درد ریحان سجادؑ کے میں لکھوں   دل و جاں سے میرے ٹپکتا ہے خوں   روح قرطاس اس غم سے تھرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امامؑ

__________ ***** __________

پردیس میں گھر لٹ گیا بانو کی تھی فریاد اے سیدء سجادؑ

اصغرؑ کے بنا ہو گئی دنیا میری برباد اے سیدء سجادؑ

بچوں کی جدائی میں ہے زینبؑ کا برا حال کبرا بھی ہیں بے حال   لیلیٰؑ کا جگر چھلنی ہے فروہؑ بھی ہے لاچار اے سیدء سجادؑ

اکبرؑ ہیں نہ اصغرؑ ہیں نہ اب شاہء مبیں ہیں ہر سمت لعیں ہیں   تم ہی میرے وارث بھی ہو تم ہی یری اولاد اے سیدء سجادؑ

راتوں کو بھی اکثر جو سکینہؑ نہیں سوتی اٹھ اٹھ کے ہے روتی   آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں شاید ستم ایجاد اے سیدء سجادؑ

پردے ہیں عماری ہے نہ چادر ہے سروں پر خشکی ہے لبوں پر

رسی کی گرہ ہے کوئی بازو نہیں آزاد اے سیدء سجادؑ

***** سنعر ____ ۱۲ مارچ ۲۰۰۰ ____ *****

یارب کوئی مل جائے نہ پہچاننے والا

بازار میں سجادؑ دعا مانگ رہا ہے

میرا بیمار امام میرا بیمار امام   وقت سجادؑ نے کیسے وہ گزارا ہو گا

نام زینبؑ کا جو غیروں نے پکارا ہو گا

لو حسینؑ ابن علیؑ پیاسے ذبح ہونے لگے   کتنا شرمندہ وہ دریا کا کنارا ہو گا

وہ گرا زین سے زینبؑ کی ردا کا ضامن

کون اب فاطمہؑ جائی کا سہارا ہو گا

سر میدان میں جانے تو لگا ہے اصغرؑ   کس طرح تیرے بنا ماں کا گزارا ہو گا

نوک ء نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولاؑ

پھر سکینہؑ کو کسی شخص نے مارا ہو گا

*****

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خونِ عابدؑ بیمار کی آنکھوں سے رواں ہے
سر ننگے حرم دیکھنے کی تاب کہاں ہے

سب اہلِ وطن پوچھتیں یہ کیا ہوا زینبؑ — پیشانیٔ زینبؑ پہ جو پتھر کا نشاں ہے
دکھ اتنے اٹھائے ہیں جھک کر گئی ورنہ — چوبیس برس کا ہی سجادؑ جواں ہے
یہ کیسے مبلغ ہیں سر نیزے پہ ہیں جن کے — آیاتِ قرآنی کا بیاں وردِ زباں ہے

★●★●★●★●★

بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے

ہے دھوپ قیامت کی پرخار ہے یہ رستہ — ماں بہنیں کھلے سر ہیں مجمع ہے لعینوں کا — چہرہ یہ بتاتا ہے کس درد کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
سب لٹتے ہوئے دیکھا گھر جلتے ہوئے دیکھا — اور پیاس سے بچوں کو جاں دیتے ہوئے دیکھا — تقدیر ہے یہ غم کی غم اس کا مقدر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
کچھ شرم کرو لوگو کیوں اس کو ستاتے ہو — قیدی کی طرح اس کو بازار میں لاتے ہو — ماں اس کی ہے شہزادی اور باپ بھی سرورؑ ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
رحمت کی گھٹا بن کر جو کرتا رہا سایہ — پانی کے لئے اس کو کیا سوچ کے ترسایا — دریا ہے غلام اس کا خود مالکِ کوثر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
اس بات پہ خوں اس کا آنکھوں سے نہیں رکتا — نیزے کی انی سے جب زینبؑ کا الٹا پردہ — عابدؑ کی نگاہوں اس شام کا منظر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
یہ صبر کی دنیا ہے شبیرؑ ہے رب اس کا — شہزادہ غم میں نے سوچا ہے لقب اس کا — غم جس کا پڑھے نوحہ سجاد وہ پیکر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے
اشکوں سے میرے مولا کرتا ہے میرا بھیگا — رونے کے لئے کافی بس نام رہا تیرا — ہیں مظہرِ رب حیدرؑ تو درد کا مظہر ہے
بیمار ہے لاغر ہے شبیرؑ کا دلبر ہے

——— سفر ——— ۱۳ مارچ ۲۰۰۰ ———

دشت میں پھیلا ہے خیام کے جلنے کا دھواں — کیسے بیمار نے دیکھا وہ جگر پاش سماں
کون دے پیرا جلے خیموں کا زینبؑ نے کہا — ہائے جب لٹ چکا زینبؑ کے سہاروں کا جہاں
صبر کی دنیا میں شبیرؑ سا صابر ہے کہاں — جس نے ٹوٹی ہوئی کھینچی علی اکبرؑ کی سناں

★★★★★

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمان رضا نے لکھوایا ـــ ۷ا مارچ ۲۰۰۰

دین کی بقا عابدؑ کفر کی قضا عابدؑ   شانِ انما عابدؑ شمعِ ہل اتی عابدؑ
دین کے سفینے کا تو ہے ناخدا عابدؑ   ہائے روزِ عاشورا گھر بھرا جلا تیرا
بھائی نوجواں تجھ سے دشت میں چھٹا تیرا   شیر خوار بھائی بھی رن میں چھٹ گیا تیرا
وقتِ عصر بابا بھی گھوڑے سے گرا تیرا   باپ تیرا سجدے میں قتل ہو گیا عابدؑ
کوہِ غم گرا تجھ پر اے حسینؑ کے دلبر   غش میں تھا پڑا جب تو چھن گیا تیرا بستر
اور یہ ستم تھا کہ بیڑیوں کے تھے لنگر   کس طرح سے چلتا تھا تو اے بیکس و مضطر
ہو گئی جفاؤں کی تجھ پہ انتہا عابدؑ

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا ـ سید الساجدین ـ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکا نا تھا وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

خواب میں آن کے عابدؑ سے یہ سرورؑ نے کہا کہو بیٹا تمہیں ملعون دوا دیتے ہیں
عرض عابدؑ نے یہ کی مانگتا ہوں جب پانی مجھ کو دکھلا کے ستم گار بہا دیتے ہیں

ــــــ دبیر ــــــ

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیمار کربلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدینؑ

گلے کے طوق نے عابد کو کیا جھکا نا تھا
وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

★★★★★

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا
پردیس میں مادر کا رنڈاپا دیکھا
زنداں میں جفائے خار و طوق و زنجیر
عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

●●●●●

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی
پوشاک عزا تن سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت
یہ سب گئے اور بے قراری نہ گئی

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

شہزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خوں میں جب لال کیا
شیر نے یہ کہہ کے عجب حال کیا
تابوت پہ جس کے باپ کے مارے تیر
گھوڑوں کے سموں سے اسے پامال کیا

جب آئی لاش خیمے میں دلھن یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولھا میرے ابن حسنؑ دولھا
بانو پکاری قاسمؑ ذبحاہ الوداع
اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دولھن نے کہ نوشاہ الوداع
اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع

سکینہؑ بنت الحسینؑ

سکینہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی لوگو
جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

●●●●●

نیزہ شیرؑ کو شقی نے مارا
اور تیر سہ پہلو بھی کسی نے مارا
جب شمر کو دیکھتی سکینہؑ کہتی
ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا
بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا
زنداں میں گئی اور تماچے کھائے
اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

★★★★★

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادی سکینہؑ بنت الحسینؑ

لپٹی سموں سے کرتی تھی معصوم یہ بکا — اے ذوالجناح رن میں نہ بابا کو لے کے جا
باقی نہ کوئی مونس دیا اور وطن سے دور — ایسے میں کر نہ مجھ سے شہ دیں کو تو جدا
ڈرتی ہوں جو گیا وہ نہیں آیا لوٹ کر — مقتل میں لے کے جا نہ تو اے اسپ باوفا
آجائیں میرے عمو تو لے جانا شوق سے — روکوں گی پھر نہ تجھ کو یہ اقرار ہے میرا
؟؟؟؟؟ — لیکن قدم بڑھائے نہیں ساتھ ہی کھڑا رہا
مولا سکینہؑ لپٹی ہے پاؤں سے آن کر — دیکھیں تو آپ جھک کے ذرا بحرِ کبریا
اترے فرش پہ کہتے ہوئے شاہِ نامدار — بالی سکینہؑ جانے دے مجھ کو نہ کر بکا
بہلا رہے تھے مولا سکینہؑ کو اس طرح — نکلی ادھر خیام سے زینبؑ برہنہ پا

بچھڑے انیس کوئی کسی کا نہ اس طرح
جس طرح اہلِ بیت سے سرورؑ ہوئے جدا

____★★★★★____ سنعر ____ ۱۹ مارچ ۲۰۰۰ ____★★★★★____

جھکائے بیٹھے ہیں سر کو عابدؑ ہر ایک تصویرِ غم بنا ہے — ربابؑ ایک ایک سے پوچھتی ہیں میری بچی کو کیا ہوا ہے
یہ آخر اتنی خموش کیوں ہے پڑی ہے غش میں کہ سو رہی ہے — وہ ایک خاموش ہو گئے ہے یا ہر ایک خاموش ہو گیا ہے
ہے اس کی گردن ڈھلی ہوئی کیوں پسینہ ماتھے پہ کیوں ہے اس کے — کوئی بتاتا نہیں ہے مجھ کو ہر ایک آنسو بہا رہا ہے
میں ماں ہوں صبر آئے مجھ کو کیونکر کلیجہ آتا ہے منہ کو میرے — جو میرے دل پر گزر رہی ہے کسی کو اس کی خبر ہی کیا ہے
بلاؤ عباسؑ کا بلاؤ وہ خود منا لیں گے اس کو آکر — چچا ہی بہتر سمجھ سکیں گے بھتیجی اب کس لئے خفا ہے

سعید برپا تھا ایک محشر پچھاڑ کھاتی تھی روکے مادر
اب ایک بیمار بھائی اپنی بہن کی میت اٹھا رہا ہے

____ سنعر ____ ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ ____

یہ نیند خاک پہ کیسی اٹھو اٹھو بی بی

پدر جو خواب میں آئے مچل گئی بچی — فضائے قید حرم کی بکا سے ملنے لگی — لپٹ کے باپ کے سر سے جو مر گئی بچی
تو قید خانے میں بانوؑ کی یہ صدا گونجی
فسانہ غم فرقت سناؤ بابا کو — ہوا جو بعدِ شہادت سناؤ بابا کو — سفر کی ساری مصیبت سناؤ بابا کو
لپٹ کے بابا سے خاموش مت رہو بی بی
بہت گلہ تھا سکینہ تمہیں اندھیرے کا — یہ رنج تھا کوئی چہرہ نظر نہیں آتا — یہ غم رہا کہ ہے تاریک قید میں کنبہ
ہمارے غمزدہ چہروں کو دیکھ لو بی بی
یقیں تھا تمہیں لینے کو آئیں گے بابا — تمہیں سکوں ہو میری لٹ گئی دنیا — ہمیشہ تم نے سنایا ہے حالِ دل اپنا
غریب ماں کے بھی دل کی تو کچھ سنو بی بی

10 APR 2000 90

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکھے دلوں کی تسلی تمہاری باتیں تھیں　　دلوں کے زخم کا مرہم تمہاری باتیں تھیں　　ہمارے غم کا سہارا تمہاری باتیں تھیں
ہمارے غم کا سہارا نہ چھین لو بی بی

_____طالب دعا_____سنجر_____۲۹ مارچ ۲۰۰۰_____

ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

ارے دیر ہوئی میرے چچا جاں کو سدھارے　　اکبرؑ و بابا بھی گئے نہر کنارے　　اماں میرا قلب جلا پیاس کے مارے
ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
بابا کا فرمان ہوا اب تو مقدر　　ارے چھین کے لے جائیں گے اعدا میری چادر　　تم شرم سے خیمے میں بھی آئے نہ برادر
ہائے لائے تھے جب لاشہ ء قاسم کو اٹھا کر　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
عباسؑ بہت تجھ سے تھا زینب کو سہارا　　ہائے اب کوئی نہیں عالم غربت میں ہمارا　　ثانیء زہراؑ یہ بکا کرتی ہیں رو کر
ہائے اب کوئی نہیں عالمء غربت میں ہمارے　　ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری
پیٹ کے سر کہتی ہیں فروہؑ میرے عباسؑ　　قتل ہوا ابن حسنؑ میں ہوئی بے آس

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہزادی سکینہؑ بنت الحسینؑ

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا — یہاں سے جاتی ہوں زندانِ شام اے بابا
سنو سکینہؑ سے غم کا پیام اے بابا — ہمارے جل گئے سارے خیام اے بابا
کہاں کہاں ہو نہ جانے قیام اے بابا — ہے وجہِ زیست تمہارا ہی نام اے بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہے سر پہ خاک بھی غم بھی ہے اور بکا بھی ہے — ہے کمسنی بھی مصیبت بھی اور جفا بھی ہے
پھوپھی کے ساتھ رسن میں میرا گلا بھی ہے — ان آفتوں سے گزرنے کا حوصلہ بھی ہے

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

اس ابتدائے مصیبت کی انتہا بھی نہیں — گزر گئی ہے قیامت مگر گلہ بھی نہیں
پھوپھی کے سر پہ کفن کے لیے ردا بھی نہیں — اور آج ہوش میں بیمارِ کربلا بھی نہیں

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

جو پوچھو صبر تو میں فاطمہؑ کی پوتی ہوں — میں اپنے کنبے کی مظلومیت پہ روتی ہوں
تمہیں نہ پا کر بہت دل فگار ہوتی ہو — چچا کے دستِ بریدہ پہ جان کھوتی ہوں

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

سنا ہے شام کا دربار جب بھرا ہوگا — یزید کا سرِ دربار سامنا ہوگا
میرا تو بھائی بھی زنجیر میں بندھا ہوگا — پھوپھی جو پہنچے گی دربار میں تو کیا ہوگا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہمارا کرب و بلا میں قیام ہو نہ سکا — تمہارے دفن کا بھی انتظام ہو نہ سکا
پڑے ہیں خاک پہ کچھ احترام ہو نہ سکا — وہ قوم ہے کہ ادا بھی سلام ہو نہ سکا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ابھی سے شام کے جانے کی ابتدا دیکھو — رسن سے گھٹتا ہے بابا میرا گلا دیکھو
پھوپھی کے سر سے بھی چھن گئی ردا دیکھو — یہ ابتدا ہے تو کیا ہوگی انتہا دیکھو

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

یہ میرا آخری اب تو سلام لو بابا — جو ہو سکے تو گلا آ کے کھول دو بابا
ضرور آنا بلاؤں گی آپ کو بابا — دعا کرو مجھے ایذا نہ اور ہو بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہیں اب بھی پیشِ نظر واقعاتِ کرب و بلا — وہی ہے شمر کا خنجر وہی ہے وہی ہے شہ کا گلا
وہی ہے شام کا دربار اور وہی کوفہ — عروج اب بھی سکینہؑ کی آ رہی ہے صدا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

★★★★ ۱۹ مارچ ۲۰۰۰ ـ سنفر ★★★★

92

10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مادر کا تھا یہ نالا ہائے میری سکینہؑ

مادر کا تھا یہ نالا ہائے میری سکینہؑ — صدمے اٹھائے کیا کیا ہائے میری سکینہؑ — مر کر بھی نہ چین پایا ہائے میری سکینہؑ
بس تین ہی برس کا سن تھا ابھی تمہارا — اس کم سنی میں تو نے اتنی اٹھائیں ایذا — تو رہ سکی نہ زندہ ہائے میری سکینہؑ
حال زبوں پہ تیرے دل ماں کا رو رہا ہے — رسی میں اس طرح سے جکڑا ہوا گلا ہے — مشکل تھا سانس لینا ہائے میری سکینہؑ
ہائے حسرت سے میری جانب رو رو کے دیکھتی تھی — کس طرح کھولتی میں تیرے گلے کی رسی — بازو میرا بندھا تھا ہائے میری سکینہؑ
ہائے بہلاتی تھی جو مادر مت روائے میری جاں — کہتی تھی کیا کروں میں دکھتے ہیں میرے کان — پھٹ جاتا تھا کلیجہ ہائے میری سکینہؑ
ہائے غسالہ نے جو پوچھا کیسے میں نیل تن پر — سر اپنا پیٹ کر یہ چلائی بنت حیدرؑ — کھائے ہیں تازیانے ہائے میری سکینہؑ
ہائے شکوہ نہ جا کے کرنا سرکار دو جہاںؐ سے — دکھیاری بی بیاں یہ لائیں کفن کہاں سے — تیرا کفن تھا کرتا ہائے یری سکینہ
ہائے تابوت پر تمہارے غربت برس رہی ہے — عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ کیا وقت بے کسی ہے — کیسے اٹھے جنازہ ہائے میری سکینہؑ
ہائے تربت عطا بہن کی سجادؑ نے بنائی — پھر کہہ کے یہ لرزتے ہاتھوں سے لاش اٹھائی
ہائے میری سکینہؑ ہائے میری سکینہؑ

_____*****_____

بالی سکینہؑ یہی کرتی تھی رو رو فغاں
ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

ہونے لگی دشت میں شام غریباں عیاں — ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں
ارے جانے کدھر آج سب ناصر و یاور گئے — کیسی قیامت ہوئی قاسمؑ و اکبرؑ گئے
جستجوئے آب میں ثانی حیدرؑ گئے — ننھے مجاھد کے ساتھ سبط پیمبرؐ گئے
ڈھونڈ رہی ہوں مگر ملتا نہیں کچھ نشاں
ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

لشکر کفار میں دھوم ہے کیوں اس قدر — سوچ رہی ہوں یہ آئی ہے کیسی خبر
چاک گریباں کئے روتا ہے سب گھر کا گھر — ہوش کسی کو نہیں کیا کروں جاؤں کدھر
کوئی بتائے مجھے کیوں ہے یہ آہ و فغاں
ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

خیموں کو بے اذن ہی آ گئے سب اہل شر — ظلم کی حد توڑ دی عابدؑ بیمار پر
لوٹ لی سر کی ردا لوٹ کر سب مال و زر — شمر لعیں لے گیا چھین کے میرے گوہر
جا کے دکھاؤں گی میں کانوں سے ہے خوں رواں
ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

پیاسی ہوں یہ لفظ ہی لب پہ لاؤں گی میں — انکی جدائی کا غم کیسے اٹھاؤں گی میں
موت سے پہلے انھیں دیکھ بھی پاؤں گی میں — جب بھی ملیں گے مجھے ان کو بتاؤں گی میں
مارے طمانچے مجھے شمر نے دی جھڑکیاں — ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں
اور انیس حزیں حال کرے کیا رقم — ظلم کی جب سختیاں کھا چکے اہل حرم — آل محمدؐ پہ پھر ٹوٹا نیا اک ستم
بے کس بچوں میں ہے بالی سکینہ ہی کم — کرتی تھی جو دم بدم رو کے بس یہی فغاں
ہیں میرے عمو کہاں ہیں میرے بابا کہاں

93
10 APR 2000

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہلم سید الشہداءؑ

اربعیں کے سوگوارو الوداع　　آخری مجلس ہے یارو الوداع
خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا　　الوداع اے اشک بارو الوداع
اکبرؑ و اصغرؑ علیؑ کی ضامنی　　نوجوانو شیرخوارو الوداع　　کہتے تھے گنجِ شہیداں پر حرم　　فاطمہؑ زہراؑ کے پیارو الوداع
کربلا کی خاک کو سونپا تمہیں　　عرشِ اعظم کے ستارو الوداع　　قبر پہ بیٹوں کی زینبؑ نے کہا　　ماں وطن جاتی ہے پیارو الوداع
دشت سونا پاس بستی بھی نہیں　　بے دیارو بے مزارو الوداع
سر کہیں لاشیں کہیں قبریں کہیں　　بے مکانو بے دیارو الوداع　　قبر سے آواز دیتے ہیں حسینؑ　　لو بہن زینبؑ سدھارو الوداع

★★★★★

10 APR 2000 -

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعیات ابوزر

حق بات پہ اڑ ابوذر کی طرح   اٹھ شیر صفت مالکِ اشتر کی طرح
سرمایہ پرستوں کی خوشامد میں نہ رہ   دولت کو دعا دے نہ گداگر کی طرح

★★★★★

jabir.abbas@yahoo.com

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام علیک یا صاحب العصر والزمان　السلام علیک یا خلیفۃ الرحمان　السلام علیک یا شریک القرآن　السلام علیک یا امام الانس والجان

عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سھل اللہ تعالیٰ مخرجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

★★★★★★★★★★★★

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت　　جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی　　قیامت سے پہلے امام آئیں گے

●●●●●

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا　　غریبوں کی قسمت بنا دیجئے گا
عریضے ہیں کشتی نوح مولا　　تھپیڑے پڑیں تو چھڑا لیجئے گا

★★★★★★★

ختم فرمایئے کب غیب کی مدت ہوگی　　کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن　　آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

●●●●●

نرجس ہیں آج کیا نہ داماں لئے ہوئے　　ایماں لئے ہوئے ہیں کہ قرآں لئے ہوئے
نفس نبیؐ امام مبینؑ حجت خدا　　بخشش کا عاصیوں کا ہیں ساماں لئے ہوئے

★★★★★

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو　　کالے بادل میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود نرجسؑ کی بنی جس کے لئے آج رحل　　وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ہے حلول کا کھلوول ہوئی ہے　　پھلجری اور پڑاکن کا چھڑاوول ہوئی ہے
جے کا آنا تھا او تو آئے گوا کعبہ ماں　　اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

★★★★★

بھنور سے اتفاقاً بچ نکلنے پہ نہ اتراؤ　　سر ساحل پہنچ کر بھی سفینے ڈوب جاتے ہیں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے　　ہمارے دل اسی احساس سے تسکین پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے　　قیامت کے حوالے سے انہیں پہچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں رومی ہوں طوسی ہوں خمینی ہوں　　جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگمگاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاتے ہیں کہ آتے ہیں

★★★★★

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی　　اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دیتا　　کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

10 APR 2000

●●●●●

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳ جمادی الآخر ـ یوم شہادت جناب سیدۃ النساء العالمینؑ

خداوند عالم کی حمد و ثناء کے بعد حضرات محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام

فرمایا ہمارے پیارے نبیؐ اللہ کے رسول نے کہ ــــــــ الفاطمۃ بضعت منی ــ اللہ سلامت رکھے ہمارے ذاکرین کرام کو جو بڑی خدمت کر رہے ہیں ـ میں نے جب بھی کسی ذاکر سے ترجمہ سنا ـ کوئی کہتا ہے ــ فاطمہؑ رسولؐ کے دل کا ٹکڑا ہے ـ کوئی کہتا ہے رسولؐ کے جگر کا ٹکڑا ہے ـ رسول کی پارہ جگر ہے ــــ کہتے سب ہی صحیح ہیں ـ لیکن اگر اس کا سیدھا سادھا ترجمہ کیا جائے تو وہ یہ بنتا ہے کہ فاطمہؑ رسولؐ کا ٹکڑا ہے ــ اب رسول اور رسالت میں کوئی فرق نہیں لہذا مجھے کہنا پڑتا ہے کہ فاطمہؑ رسولؐ نہیں بلکہ رسالت کا ٹکڑا ہے تو اب جتنی دفعہ بھی محمدؐ رسول اللہ کہیں گے تو یہ پاک بی بی فاطمہ کی عظمت کا اقرار ہو تا رہے گا ـ

ابن عباس کی روایت ہے علیؑ بائے بسم اللہ ہوئے ــ تو لوگوں نے نماز میں بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دی مجھے ڈر ہے کہ اب آذان میں کہیں لوگ محمد الرسول اللہؐ کہنا نہ چھوڑ دیں ـ کیونکہ رسول کہیں فرما رہے ہیں الفاطمۃ بضعت منی ــــ کہیں فرما رہے ہیں اولنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ و کلنا محمدؐ

مجھے ذکر کرنا ہے سیدہ طاہرہ کا جن کا نام لینے سے پہلے زبان اور کان کا وضو کر لینا چاہیئے لہذا دیکھتے ہیں کہ امام صادقؑ کیا فرماتے ہیں اس صدیقہ بی بی کے بارے میں ــــ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے نزدیک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نو نام ہیں ــ فاطمہ ـ صدیقہ ـ مبارکہ ـ طاہرہ ـ ذکیہ ـ راضیہ ـ مرضیہ ـ اور زہرا ــــ اور فاطمہ کا مطلب ہے کہ وہ ہر طرح کے شر اور برائی سے الگ اور کٹی ہوئی ہیں ـ اور اگر امیر المومنینؑ نہ ہوتے تو روئے زمین پر قیامت تک ان کا کوئی کفو نہ ہوتا خواہ آدم ہوں یا کوئی اور ـ ہمارے بھائیوں کی کتاب میں ـ یحیی بن کثیر سے روایت ہے حضرت فاطمہؑ نام اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالی نے بی بی سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے چھڑا دیا ہے ـ

اب ایک صحابی نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ بی بی کا نام زہرا کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کا نور خلق کیا تو زرد روشنی سے زمین و آسمان چمک اٹھے اور ملائکہ کی آنکھیں جھپک گئیں اور وہ اللہ کے سامنے جھک گئے اور عرض کی اے پالنے والے یہ نور کیسا ہے ؟ تو ان کی طرف وحی ہوئی یہ نور میرے ہی نور سے پیدا ہوا ہے اسے میں افضل نبیؐ کے صلب سے پیدا کروں گا

پھر اہل مدینہ دیکھا کرتے تھے کہ دن میں تین مرتبہ بی بی کے چہرے سے نکلنے والی روشنی زمین و آسمان میں پھیلا کرتی تھی صبح فجر کے وقت سفید روشنی دوپہر کو زرد روشنی اور مغرب کو وقت سرخ روشنی ـ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب بی بی محراب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں تو آپکا نور اہل آسمان کے لئے اس طرح ظاہر ہوتا تھا جس طرح اہل زمین کے لئے چاند چمکتا ہے ـ

ایک دن امام حسنؑ نے عرض کی اے مادر گرامی آپ سب کے لئے دعا کرتی ہیں مگر اپنے لئے نہیں کرتی ــ تو آپ نے فرمایا اے فرزند پہلے پڑوسی پھر اپنا گھر

10 APR 2000

97

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

، شعبان ـ ولادت شہزادہ قاسم بن حسنؑ

چند سال قبل تہران جانے کا اتفاق ہوا ــــ وہاں ایک پہاڑی پر سر شہزادہ قاسم دفن ہے ـ وہاں کے لوگ بتاتے ہیں کہ واقعہ کربلا میں ایک ایرانی جنرل بھی یزید کی طرف سے امام حسینؑ سے جنگ میں شامل تھا ــــ جس کو یزید نے شمر اور عمر سعد کی امیدوں پر پانی پھیر کر ملک رے کا گورنر بنا دیا تھا ؟

جب شام میں یزید کی کامیابی کا جشن منایا جانے لگا اور اس کی گورنری کا اعلان کیا گیا تو اس نے یزید سے کہا کہ مجھے کچھ انعام چاہیئے جو میں لوگوں کو جا کر دکھاؤں کہ میں فاتح بن کر آیا ہوں ــــ اولاد ابو طالبؑ کے سر سامنے رکھے تھے اور یزید اپنی فتح کے نشے میں مست تھا ـ کہنے لگا جو چاہو اس میں سے نشانی کے طور پر لے لو اس جنرل نے سب کٹے ہوئے سروں پر نظر دوڑائی اور ایک خوبصورت بچے کا سر اٹھا لیا ــــ اور ایران آ گیا ــــ

ملک رے یعنی تہران اس کا دارالخلافہ تھا ــــ وہ روز شراب پیتا اور ایک چھڑی سے شہزادہ قاسمؑ کے سر پر بے ادبی کرتا تھا ایک دن ایک مومنہ بڑھیا نے موقعہ پا کر اس سر کو اس سے لے لیا اور ایک پہاڑی پر جا کر اس کو دفن کر دیا جہاں ایرانی روایات کے مطابق یہ دفن ہے ــــ

یہ وہی شہزادہ ہے جس کے بابا حسنؑ کی ولادت پر رسولؐ اللہ نے بڑی خوشیاں منائی تھیں ــــ اور مسلمانوں میں بچے کی ولادت پر عقیقے کی سنت ان ہی سے شروع ہوئی ــــ

آج اس شہزادے کا مختصراً ذکر کرنا ہے ــــ علمائے کرام سے ایک روایت ہم نے سنی ہے کہ قیامت کے دن تمام زمین پارہ پارہ ہو جائے گی ــــ لیکن کربلا کی زمین بڑے آرام سے اٹھالی جائے گی ــــ اصل مصلحت تو خدا اس کا رسولؐ اور امام جانتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ زخمی کو بڑے آرام سے اسٹریچر پر لے جایا جاتا ہے تاکہ کوئی تکلیف نہ پہنچے ــــ

کربلا میں ایک سے بڑھ کر ایک زخمی ہے ـ میں کس کے زخموں کا ذکر کروں ـ یہ سب زخمی کون تھے ــــ صرف اولاد ابو طالبؑ تھے ـ یہ تو ہمارے خیالات کو ادھر ادھر کرنے کے لئے آمروں کے پلے ہوئے مورخین نے لکھ دیا کہ کربلا میں اٹھارہ بنی ہاشم شہید کر دیئے گئے ــــ حالانکہ بنی ہاشم کی اولاد تو وہ بے شک تھے ـ بنی ہاشم کی تو بہت وسیع اولاد تھی ـ مگر کربلا میں اٹھارہ شہید آل ابی طالبؑ تھے میرے مولا حسینؑ بھی کربلا میں فرماتے تھے "یہ میرے دادا کی اولاد ہیں" ــــ

کربلا میں آج ابو طالبؑ کے اس فرمان کی تعمیل ہو رہی تھی ــــ ایک دن اپنے بھتیجے محمدؐ کو بہت پریشان دیکھا تو گلے سے لگا کر فرمانے لگے ـ محمدؐ فکر نہ کر ـ گھبرا نہیں ــــ پریشان نہ ہو ـ جب تجھ پر یا تیرے دین پر کوئی حرف آئے گا تو تیرے دین کے گرد میری اولاد کی لاشیں پڑی ہوئی ہوں گی۔

اب آپ انصاف سے بتائیں یہ عجیب حادثہ ہے کہ دین اللہ کا پھیل گیا ــــ کلمہ محمدؐ کا پڑھا گیا ــــ اور کنبہ ابو طالب کا کٹ گیا اور اسی پر اکتفا نہیں ہوئی ـ دین بچا اللہ کا کلمہ پڑھا گیا محمدؐ کا اور بہو بیٹیاں قید ہو گئیں بے چارے ابو طالبؑ کی ــــ

ابو طالبؑ کی اولاد کربلا میں شہید ہو گئی کسی کا کلیجہ زخمی ہو گیا ـ کسی کی پیشانی زخمی ــــ کسی کا گلا زخمی ہو گیا ـ مگر ایک زخمی ایسا ہے کہ اس کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں کہاں زخم آئے ــــ تمام شہیدوں میں سب سے زیادہ نازک مزاج شہزادہ "قاسمؑ" ـ چونکہ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے لہذا یتیم بھتیجے کو حسینؑ نے لاڈ و پیار سے پالا تھا کہ دیکھنے میں تیرہواں سال تھا مگر جب کھانا کھانے بیٹھتا تو ماں نوالے کھلایا کرتی تھی ـ باریک سے باریک لباس پہناتے تھے ـ کبھی دھوپ میں نہ نکلنے دیا ـ اکبرؑ و اصغرؑ کی اور بات تھی اور اس یتیم بچے کی اور بات تھی ــــ اتنا نازک مزاج شہزادہ جب میدان کربلا میں جانے لگا تو حسینؑ نے گود میں لے کر گھوڑے پر سوار کیا ــــ اور فرمایا ـ جاؤ بیٹا قاسم خدا حافظ ـ

قاسمؑ میدان جنگ کی طرف لپکے ــــ قمر بنی ہاشم حضرت عباسؑ غازی ساتھ ساتھ کچھ دور چلے ـ قاسمؑ کا جہاد شروع ہوا ـ عباسؑ ریت کے ٹیلے پر کھڑے ہو کر شہزادے کو ہدایت دیتے رہے ــــ بیٹا باگ سنبھال کے رکھنا ـ تلوار مضبوطی سے پکڑے رکھنا ــــ اور شہزادہ لڑتا ہوا فوجوں کے بیچ میں چلا گیا ـ اور ایک وقت وہ آیا کہ گھوڑے سے گرا ــــ مگر قاسم کے گھوڑے سے گرنے کے انداز ہی کچھ اور تھا ــــ ہر گرنے والے نے امام کو پکارا ـ مولا میں گر گیا ــــ مگر قاسمؑ کے بچپن کی ادا یہ تھی کہ جب یہ گرا ہے تو مولا کو نہیں پکارا بلکہ گرتے ہی کہا ــــ اماں میں گر گیا ــــ حسینؑ لاشے پر پہنچے ـ بیٹا قاسم مجھے معاف کرنا میں ذرا دیر میں پہنچا ــــ بیٹا تیری میت تو اٹھانے کے قابل نہیں ــــ

ہمارے امام زمانہ زیارت ناحیہ میں فرماتے ہیں

"میرا سلام ہو اس شہید پر جسکی دائیں طرف کی پسلیاں ٹوٹ کر بائیں طرف آ گئیں ـ اور بائیں طرف کی پسلیاں ٹوٹ کر دائیں طرف آ گئیں"

گویا اتنا نازک شہزادہ زندگی ہی میں گھوڑوں کے سموں سے پامال ہو گیا ـ امام نے لاشوں کے ٹکڑے عبا میں رکھے اور لا کر گنج شہیداں میں علی اکبرؑ کی لاش کے ساتھ گٹھڑی رکھ دی اور دونوں لاشوں کے بیچ میں بیٹھے ــــ ایک ہاتھ قاسمؑ کی لاش پر اور ایک ہاتھ اکبرؑ کی لاش پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھا اور حسینؑ نے بلند آواز سے کہا ــــ وا غربتا ــــ

یا اللہ ـ میں غریب ہو گیا ــــ نہ میرا اکبرؑ رہا نہ میرا قاسمؑ رہا ــــ

انا للہ وانا الیہ راجعون ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ــــ

طالب دعاء ــــ سفیر عباس ــــ یہ مضمون مظلوم کربلا کے شہید بیٹے علی اکبرؑ کے یوم ولادت کے دن ان کو ان کے بھائی قاسمؑ کے ذکر کا ہدیہ کرتا ہوں ★ ★ ★ ★ ۱۱ شعبان ۱۴۲۰ھ ـ ۱۹ نومبر ۱۹۹۹ء

10 APR 2006

98

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۵ شوال ۔ شہادت امام جعفر صادقؑ

بقولے ۲۵ شوال

آج امام صادقؑ کی شہادت کے سلسلے میں اپنے بچوں کی معلومات کے لئے یہ مضمون لکھ رہا ہوں

امام جعفر صادقؑ ہمارے چھٹے امام اور آٹھویں معصوم ہیں۔ آپ کی ولادت کی تاریخ وہی ہے جو آپ کے جد رسولؐ خدا کی ہے۔۔۔ یعنی آپ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ میں جناب ام فروہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ مولائے کائنات امیرالمومنینؑ نے اپنے عہد میں قید ہو کر آنے والی دو شہزادیوں شہربانو اور گیہان بانو کا نکاح امام حسینؑ اور محمد بن ابو بکر سے کر دیا تھا۔ امام حسینؑ کے پوتے امام محمد باقرؑ آپ کے والد تھے اور محمد بن ابی بکر کی پوتی جناب ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر آپ کی والدہ تھیں۔۔۔ آپ نے اپنا بچپن اپنے دادا امام زین العابدینؑ کے سائے میں گزارا۔ جن پر ولید بن عبد الملک نے اتنی سختی کر رکھی تھی کہ وہ اسلام کی سچی باتیں بھی نہ بتا سکتے تھے اور صرف اپنی دعاؤں کی شکل میں دین کی تعلیم دیتے تھے۔ بیمار کربلا کو جب زہر سے سنہ ۹۵ میں شہید کیا گیا تو امام جعفر صادقؑ کی عمر صرف ۱۲ سال تھی۔ ۱۱۴ ہجری میں اپنے والد کے انتقال کے بعد اپ تقریباً ۳۲ سال کی عمر میں امت کے امام بنے۔

خلیفہ ولید آپ کے دادا امام زین العابدینؑ پر اتنی سختی کرتا تھا کہ وہ لوگوں کو اسلام کی سچی باتیں بھی نہ بتا سکتے تھے۔ اور اپنی دعاؤں کی شکل میں دین کی تعلیم دیتے تھے لیکن پھر بھی ولید نے امام کو زہر دے کر شہید کر دیا۔۔۔ ولید کے بعد سلیمان اور پھر عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنا۔ عمر بن عبد العزیز کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے امام علیؑ کو برا بھلا کہنے کی وہ رسم مٹا دی جو ۶۰ سال سے معاویہ کے حکم سے سارے مسلمان ملکوں میں پھیلی ہوئی تھی اور جمعہ کے خطبے میں چوتھے دنیاوی خلیفہ کا نام بھی احترام کے ساتھ ڈالا گیا۔ جو رسم آج بھی چل رہی ہے۔ عمر کے بعد یزید اور پھر ہشام بن عبد الملک خلیفہ بنا۔

ہشام ایک سال حج کرنے مکہ آیا تو امام صادقؑ اور ان کے والد امام باقرؑ بھی حج کرنے مدینہ سے آئے ہوئے تھے۔ ہزاروں حاجیوں کے مجمع میں کم سن امام صادقؑ نے تقریر کی۔۔۔۔۔۔ "سب ہی تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے حضرت رسولؐ کو سچا دین دے کر بھیجا۔ پھر اس نے ہم اہل بیت کو ان کے ساتھ عزت دی۔۔۔ پس سن لو ہم اہل بیت خدا کی پیدا کی ہوئی سب چیزوں سے اونچی شان رکھتے ہیں۔۔۔ اس کے پیارے بندوں میں ہمارا ہی درجہ سب سے بلند ہے۔ جو آدمی ہماری بات مانے گا اس پر خدا کی رحمت ہوگی جو شخص ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا اس پر خدا کا عذاب پڑے گا۔۔۔"

جب بنی امیہ اور بنی عباس آپس میں حکومت کے لئے لڑ رہے تھے تب امام صادقؑ ان سے الگ رہ کر اصلی اسلام کو پھیلانے میں لگے رہے۔ دین کا وہ علم جو امامؑ نے سکھایا آج بھی فقہ جعفریہ کی شکل میں موجود ہے۔ آپ کو اپنے والد امام باقرؑ کا مدرسہ اور وہ ۹۰۰ شاگرد بھی مل گئے تھے جو اپنے وقت کے بڑے بڑے عالم تھے وہ اہل بیت کی تعلیم پھیلانے اور کتابیں لکھنے میں لگے رہتے تھے آپ کے درس میں آپ کے بیس ہزار شاگردوں نے اہل بیت کا علم سیکھا۔ پھر وہ ہر طرف پھیل گئے اور سارے مسلمان ملکوں کو علم سے روشن کر دیا اس کے علاوہ امامؑ نے اپنے چار ہزار شاگردوں کو حضرت رسول خداؐ کی چالیس ہزار حدیثیں یاد کرائیں جو سب کے سب ان حدیثوں کو امام صادقؑ کی طرف سے بیان کرتے تھے۔ پھر ان ہی راویوں نے فقہ جعفریہ پر چار سو کتابیں لکھیں۔ بعد میں ان ہی ۴۰۰ کتابوں سے حدیث کی وہ چار کتابیں بنائی گئیں جو اب بھی ہمارے پاس ہیں۔ جن کا نام اصول کافی۔ استبصار۔ تہذیب الاحکام۔ اور من لا یحضرہ الفقیہ ہے۔

ان چار ہزار حدیثوں کے علاوہ امام نے اور بھی ہزاروں حدیثیں اپنے شاگروں کو یاد کرائی جن سے چار دوسری کتابیں لکھی گئیں جن کا نام وافی۔ بحار الانوار۔ وسائل شیعہ۔ اور مستدرک الوسائل ہے۔ یہی آٹھ کتابیں فقہ اسلامی کا خزانہ ہیں جن کو فقہ جعفریہ کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والوں کو جعفری کہتے ہیں۔

جابر بن حیان آپ کا شاگرد تھا جس کی کتابوں سے طب اور سائنس نے ترقی کی ہے۔

امام نے فرمایا علم میں ۴ باتیں شامل ہیں۔۔۔ انسان اپنے خدا کو پہچانے۔۔۔۔۔ وہ یہ جان لے خدا نے اس کے جسم میں کون کون سی کھلی اور چھپی چیزیں رکھی ہیں۔۔۔۔۔ وہ یہ جانتا ہو کہ خدا نے اسے کیا کچھ کرنے کو کہا ہے۔۔۔۔ وہ یہ سمجھتا ہو کہ کون سا کام اس کے ایمان میں خرابی ڈالتا ہے۔۔۔۔۔۔ جو انسان یہ باتیں جان جائے اس نے علم حاصل کر لیا اور جب وہ ان پر عمل کرے تو سمجھ لو اس کا علم کام کا ہے۔۔۔۔

خلیفہ منصور نے امام کو قتل کرنے کے لئے کئی بار اپنے پاس بلایا مگر وہ یہ کام نہ کر سکا تو اس نے مدینہ کے گورنر محمد بن سلمان کے ذریعے امام کو انگور میں زہر دے دیا جس سے آپ ۱۵ شوال اور بقولے ۲۵ شوال سنہ ۱۴۸ میں شہید کر دیئے گئے اور جنت البقیع میں اپنی دادی خاتون جنت کے قریب دفن کئے گئے۔ اور پھر آپ کے بیٹے امام موسیٰ کاظمؑ امام وقت ہوئے۔۔۔ امام کاظم نے اپنے بابا کا جنازہ اٹھایا مگر ہائے وہ کیسے مسلمان تھے جنہوں نے مظلوم حسینؑ کے بیٹے کو لاش پر رونے بھی نہ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنعر یاض۔۔۔ ۴ جنوری ۲۰۰۰م۔۔۔۔ طالب دعا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

10 APR 2000

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas